سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِیْنَہ

(دعوتِ اسلامی)

اگست 2026ء / ربیعُ الاوّل 1448ھ

جشنِ ولادت مبارک ہو

- شان و اوصافِ مصطفےٰ کا قرآنی تذکرہ 4
- اسلام عزّتِ نفس کا محافظ 19
- حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ 30
- وطن کی رونق مدارس سے ہے 41
- بیٹیوں کو سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تربیت دیں 60

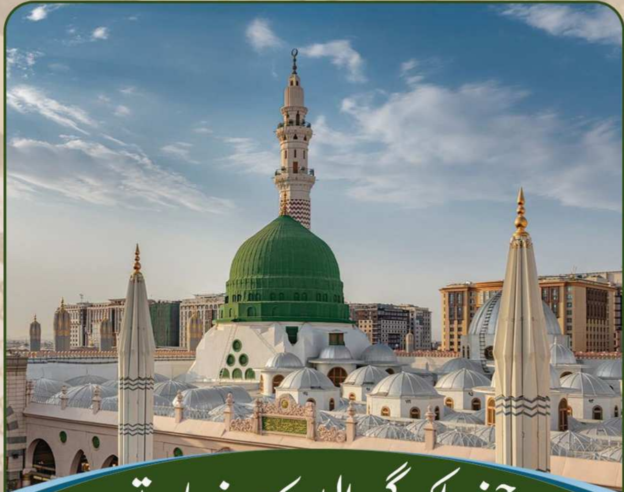

حضورِ اکرم گھر والوں کو دم فرماتے

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُعَوِّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔

(مسلم، ص929، حدیث:5714)

تنگدستی سے بچنے کے لیے

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر روزانہ 500 بار درود شریف

پڑھ لیا کرے گا وہ کبھی محتاج نہ ہو گا۔

(مستطرف، 2/508)

کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ پڑھے گا، تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہی سنتا جانتا ہے۔)

(ترمذی، 5/251، حدیث:3399)

(نوٹ: دُعا کے اوّل آخر ایک ایک بار دُرود شریف پڑھنا ہے۔)

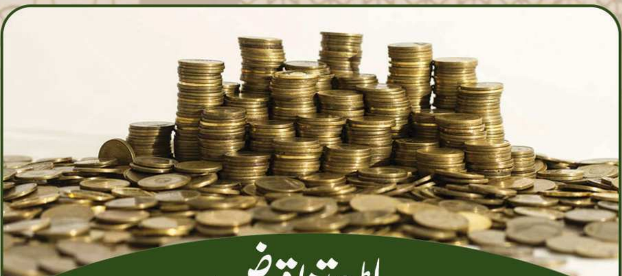

پہاڑ جتنا قرض

ایک مقروض سے مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صیر (صیر ایک پہاڑ کا نام ہے) جتنا دَین (یعنی قرض) ہو گا تو اللہ پاک تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

(دیکھیے: ترمذی، 5/329، حدیث:3574)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ
رنگین شمارہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
اگست 2026ء / ربیعُ الاوّل 1448ھ

جلد: 10 شمارہ: 08

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

چیف ایڈیٹر	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شعبہ ذمہ دار	مولانا بلال حسین عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

آراء و تجاویز کے لیے

+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923103330935
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شعبہ	نمبر	مضمون	مصنف	صفحہ
قراٰن وحدیث	1	شان واوصافِ مصطفےٰ کا قرآنی تذکرہ (قسط:1)	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	4
	2	جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رفاقت	مولانا اعجاز نواز عطاری مدنی	8
فیضانِ سیرت	3	رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اندازِ ایفائے عہد	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	11
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	4	قبر پر جھنڈیاں لگانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	15
دارالافتاء اہلِ سنّت	5	حادثے میں ہلاک شدہ مال کا ذمہ دار کون؟ مع دیگر سوالات	مفتی محمد قاسم عطاری	17
مختلف مضامین	6	اسلام عزّتِ نفس کا محافظ	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	19
	7	رب سے بات کیسے بنے گی؟	حاجی محمد امین عطاری	22
	8	رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خوش کرنے والے اعمال	مولانا ابو بہزاد عطاری مدنی	24
	9	میلاد النبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوشیاں منانا	مولانا ابو شیبان عطاری مدنی	26
تاجروں کے لئے	10	احکام تجارت	مولانا ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	28
بزرگانِ دین کی سیرت	11	حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	30
	12	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	33
متفرق	13	حاجی ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی	35
	14	جنوبی افریقہ اور لیسوتھو کا سفر	مولانا عبد الحبیب عطاری	37
	15	سیرت وشمائل پر رسائلِ امیر اہلِ سنّت	مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی	39
	16	وطن کی رونق مدارس سے ہے	مولانا ابو الحسن عطاری مدنی	41
قارئین کے صفحات	17	آپ کے تأثرات		44
	18	نئے لکھاری	محمد شایان نوید / سید اسید / محمد نعمان	45
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	19	پریشانیاں دور کریں	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی	51
	20	صرف لشکر پر بارش / حروف ملائیے	مولانا سیّد عمران اختر عطاری مدنی	53
	21	میلاد	مولانا حیدر علی مدنی	56
	22	بچوں کو عاشقِ رسول بنائیے	مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	23	بیٹیوں کو سنّتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تربیت دیں	اُمِّ میلاد عطاریہ	60
	24	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد قاسم عطاری	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	25	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤ الدین عطاری مدنی	64

(قسط:01)

شانِ واوصافِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قرآنی تذکرہ

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اشرف، سب سے افضل اور سب سے عظیم ہستی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ تمام انبیاء کے سردار، ساری کائنات کے لیے رحمت اور اللہ کے سب سے محبوب بندے ہیں۔

قرآنِ کریم، جو اللہ کا کلام اور ہر دور کے لیے راہنمائی کا سرچشمہ ہے، اس میں بے شمار مقامات پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تعارف ان الفاظ میں کرایا کہ آپ رحمۃٌ للعالمین ہیں، خاتم النبیین ہیں، سراجِ منیر ہیں اور انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ کے کامل مرکز ہیں۔

اس مضمون میں قرآنِ کریم کی آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مختلف صفات اور مقامات کو یکجا کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت، عظمت اور ادب مزید راسخ ہو۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری کائنات کے لیے رہنما ہیں

حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے رسول ہیں، اللہ کریم نے آپ کو تمام انسانیت کے لیے اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے آخری اور سب سے محبوب پیغمبر ہیں جن کی رسالت پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ (پ22، سبا:28)

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔ (پ9، الاعراف:158)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اللہ درود بھیجتا ہے

اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود بھیجتا ہے اور فرشتے بھی۔ آپ کا ذکر بلند کرنا اللہ کی سنت ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے سب سے محبوب بندے ہیں۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)﴾

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فل علوم اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔(پ22، الاحزاب:56)

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(پ30، الم نشرح:4)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اطاعت فرض ہے

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اطاعت ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ جو حکم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم دیں اسے قبول کرنا اور جس سے روکیں اس سے رکنا ہر مومن پر واجب ہے۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔(پ5، النسآء:59)

﴿وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔(پ28، الحشر:7)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے۔ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیروی ہی اللہ کی بندگی کا عملی مظہر ہے۔

﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا۔(پ5، النسآء:80)

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا(۷۱)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔(پ22، الاحزاب:71)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ساری کائنات کے لیے رحمت ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو اللہ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی رحمت انسانوں، جنّوں، حیوانوں اور کائنات کی ہر مخلوق کے لیے ہے۔

﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ(۱۰۷)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔(پ17، الانبیآء:107)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سب سے آخری نبی و رسول ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم خاتم النبیین ہیں یعنی نبوت کا سلسلہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر ختم ہو گیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: محمّد تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔

(پ22، الاحزاب:40)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم امانتِ الٰہی قرآن کے امین ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قلبِ مبارک پر نازل فرمایا اور اسے امت تک پہنچانے کی ذمہ داری سونپی، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اس امانت کو کماحقہ امت تک پہنچایا:

﴿وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ(۱۹۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ(۱۹۳) عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ(۱۹۴)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے اُسے روح الامین لے کر اُترا تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ۔(پ19، الشعراء:192تا194)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم انسانیت کے لیے عملی نمونۂ کامل ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ مسلمانوں کے لیے مکمل نمونۂ عمل ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیروی ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔

﴿لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔(پ21، الاحزاب:21)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اخلاق کے سب سے اعلیٰ مرکز ہیں

اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاق کو عظیم قرار دیا ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمانہ ہی رہتی دنیا تک کے لیے معیارِ خلق ہیں۔

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ (۴)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے۔(پ29، القلم:4)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے خاص بندے ہیں

معراج کے موقع پر اللہ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "عبد" کہہ کر یاد فرمایا جو اللہ کے ہاں آپ کے بلند اور خاص مقام کی طرف اشارہ ہے۔

﴿سُبۡحٰنَ الَّذِىۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اِلَى الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصا (بیت المقدس) تک۔(پ15، بنیٓ اسرآءیل:1)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بشیر و نذیر ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیک عمل کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور نافرمانوں کو عذاب سے ڈراتے ہیں۔

﴿اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا (۴۵)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔(پ22، الاحزاب:45)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم داعی اِلی اللہ اور سراجِ منیر ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کی طرف بلانے والے اور روشن چراغ ہیں جو تاریکیوں میں راہ دکھاتے ہیں اور آپ تمام انسانیت کے لیے ہدایت کی روشنی ہیں۔

﴿وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيۡرًا (۴۶)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔(پ22، الاحزاب:46)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مومنوں پر مہربان اور ہماری بھلائی کے حریص ہیں

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مومنوں کے ساتھ نہایت مہربان اور رحیم ہیں۔ آپ کو مومنوں کی تکلیف ناگوار گزرتی ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری بھلائی کے لیے بے حد حریص ہیں۔

﴿لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ (۱۲۸)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(پ11، التوبۃ:128)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تکلیف اللہ کو ناپسند ہے

جو لوگ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ نے انہیں دنیا و آخرت میں ملعون قرار دیا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں۔(پ22، الاحزاب:57)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مومنوں کی جانوں سے بھی قریب ہیں

اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے زیادہ قریب اور محبوب بنایا ہے۔

﴿اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔(پ21، الاحزاب:6)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ایمان کا جزو ہے

اللہ اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے بڑھ کر کسی بھی چیز کو عزیز رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﹰاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ(۲۴)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔(پ10، التوبۃ:24)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے

جو شخص اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع کرے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔(پ3، آل عمران:31)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امتوں پر گواہ

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت سے آپ کی امت کو بھی خاص مقام ملا کہ قیامت میں دوسری امتوں کی گواہی دیں گے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے اوپر گواہ و نگہبان ہوں گے۔

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًاؕ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔(پ2، البقرۃ:143)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ثمرۂ دعائے ابراہیمی ہیں

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے خانہ کعبہ تعمیر کرتے وقت دعا کی تھی کہ اللہ اس قوم میں ایک نبی مبعوث فرما، اس دعا کی قبولیت حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورت میں ہوئی۔

﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے۔

(پ1، البقرۃ:129)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بشارتِ عیسیٰ ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کی پہلے ہی بشارت دے دی تھی۔

﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(پ28، الصف:6)

جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی رفاقت

مولانا اعجاز نواز عطّاری مَدَنی*

عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ رَبِیْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰتِيْهِ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ: سَلْنِیْ، فَقُلْتُ: اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ: فَاَعِنِّیْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔(1)

ترجمہ: حضرت ابو فِراس رَبیعہ بن کَعْب اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے خادِم اور اہلِ صُفَّہ میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبیِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے وضو اور دیگر حاجات کے لیے پانی لایا کرتا تھا، ایک دن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم (کے جود و کرم کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا اور آپ) نے مجھ سے ارشاد فرمایا: (اے ربیعہ!) مانگ کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کی: بس یہی۔ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: تو پھر سجدوں کی کثرت کرکے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔

سَیِّدُنا ربیعہ بن کعب کا مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو فراس ہے، اسلمی ہیں، اصحاب صفّہ میں سے تھے، قدیم الاسلام صحابی ہیں، حضور نبیِ کریم رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سفر و حضر کے خاص خادم ہیں، 63 ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔(2)

رسول اللہ کی کرم نوازی کی وجوہات

مذکورہ حدیثِ پاک میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مانگو! کیا مانگتے ہو؟ شارحین نے اس کی کئی وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور نبیِ کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے سَیِّدُنا ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مانگو کیا مانگتے ہو؟ یعنی مجھ سے اپنی حاجت بیان کرو۔

علامہ ابنِ حجر ہیتمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی تم نے جو میری خدمت کی ہے اُس خدمت کے صلے میں، میں تمہیں تحفہ دوں۔ کیونکہ کریموں کی یہ شان ہوتی ہے کہ جو اُن کی خدمت کرتا ہے اُسے اِنعامات سے نوازتے ہیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے زیادہ کریم کوئی نہیں۔(3)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

Go To Index

رسول اللہ کے اِختیارات کی وُسعت

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں اس بات کا صراحتاً بیان ہے کہ حضور نبیِ کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مطلقاً فرمایا کہ "مانگو جو مانگنا ہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے آپ کو زمین و آسمان اور دنیا و آخرت کے تمام خزانوں پر ایسا اختیار عطا فرمایا ہے کہ آپ جسے چاہیں جو چاہیں عطا فرمادیں اسی وجہ سے ہمارے ائمہ کرام نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات میں اس بات کو شمار فرمایا ہے کہ آپ کو اس بات کا اختیار ہے کہ کسی بھی شخص کو کسی بھی حکم کے ساتھ چاہیں خاص فرمادیں۔ چنانچہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دو شخصوں کی گواہی کے برابر فرمایا۔ علامہ نووی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: شارِع یعنی حضور نبیِ کریم رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عام حکم سے جس کو چاہیں خاص فرمادیں۔ جیسے کہ آپ نے حضرت ابوبُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اور اُن کے علاوہ بعض صحابۂ کرام کے لیے چھ ماہ کے بکرے کی قربانی کو جائز فرمایا۔ علمائے کرام نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات میں اس بات کو بھی ذکر کیا ہے کہ اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جنت کا مالک کر دیا ہے کہ آپ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں جتنا چاہیں عطا فرمائیں۔ (4)

فضل و کرم و کمال کے دریا

لمعات التنقیح میں ہے: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطلقاً (بغیر کسی قید و شرط کے) فرمانا کہ "مجھ سے مانگو۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو اپنے خزانوں میں سے ہر اس چیز کے عطا کرنے کا اختیار دیا ہے جو آپ عطا کرنا چاہیں اور یہ بھی اختیار دیا کہ آپ مانگنے والوں میں سے جس کو چاہیں جس چیز کے ساتھ چاہیں خاص فرمادیں، کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فضل و کرم اور کمال کے ایسے دریا ہیں جس کا کوئی ساحل نہیں ہے۔ (5)

تمام کام رسول اللہ کے دستِ اقدس میں

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مطلقاً فرمایا: "مانگو" اور کسی طرح کی کوئی قید نہ لگائی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کام رسول اللہ کے دستِ ہمت و کرامت میں ہیں جو کچھ چاہتے ہیں جس کے لیے چاہتے ہیں اپنے پروردگار کے اِذْن سے عطا فرماتے ہیں۔ (6)

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت ہبہ کر دیں\
نبی مختارِ کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں

مُرافَقَت کا مطلب

حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ مرافقت کا معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی مجھے آپ جنت میں اپنے ساتھ رکھیں، جیسے بادشاہ شاہی قلعہ میں اپنے خاص خادموں کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ (7)

سیّدُنا ربیعہ پر بارگاہِ رسالت کی عطائیں

پیارے اسلامی بھائیو! جب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ربیعہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مانگو تو بظاہر ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے فقط ایک ہی چیز مانگی اور وہ ہے: "جنت میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفاقت۔" لیکن اس ایک چیز کے ضمن میں حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے بہت سی چیزیں عطا ہوئیں۔ چنانچہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ حضور تاجدارِ کائنات، فخرِ موجودات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حسبِ ذیل چیزیں مانگیں: ❁ زندگی میں ایمان پر استقامت ❁ نیکیوں کی توفیق ❁ گناہوں سے کنارہ کشی ❁ مرتے وقت ایمان پر خاتمہ ❁ قبر کے حساب میں کامیابی ❁ حشر میں اعمال کی قبولیت ❁ پل صراط سے بخیریت گزر ❁ جنت میں ربّ کا فضل و بلندیِ مراتب۔ یہ سب چیزیں صحابی نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگیں اور حضور نے صحابی کو بخشیں، لہٰذا ہم بھی حضور سے ایمان، مال، اولاد، عزت، جنت، سب کچھ مانگ سکتے ہیں، یہ مانگنا سنتِ صحابہ ہے۔ حضور کے لنگر سے یہ سب کچھ قیامت تک بٹتا رہے گا اور

Go To Index

ہم بھکاری لیتے رہیں گے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہ) نے حضور سے حضور ہی کو مانگا مگر چونکہ حضور جنت میں ہی ملیں گے، لہٰذا جنت کا بھی ذکر کر دیا۔[8]

کثرتِ سجود کے حکم کی حکمتیں

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث پاک میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کثرت سے سجدے کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔ شارِحینِ حدیث نے اس کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ چند حکمتیں پیشِ خدمت ہیں:

سجدوں کی کثرت قُربِ الٰہی کا سبب

امام نَوَوِی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (سجدوں کی کثرت قُربِ الٰہی کا سبب ہے۔) اِس کی تائید حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک دوسرے فرمان سے بھی ملتی ہے: سجدے کی حالت میں بندہ اپنے ربّ کے سب سے قریب ہوتا ہے۔[9]

سجدے میں عجز و اِنکسار ہے

حَافِظ قَاضِی اَبُو الْفَضْل عِیَاض رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سجدے میں انتہا درجے کی تواضع اور اِنکسار پائی جاتی ہے اور سجدے میں بندہ اللہ پاک کے لیے اپنی عبودیت کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ سجدے میں آدمی اپنے جسم کے سب سے زیادہ قابلِ احترام حصے یعنی اپنے چہرے کو ایک ادنیٰ سی چیز جسے لوگ اپنے پیروں اور جوتوں تلے روندتے ہیں یعنی مٹی پر سر رکھ کر ربِ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حقارت اور اپنی ذات کے اَدنیٰ ہونے کا اِظہار کرتا ہے۔[10]

سجدہ نماز کے علاوہ بھی عبادت

سجدوں کی کثرت کے حکم کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ سجدہ بذاتِ خود ایک عبادت ہے جبکہ قیام اور رکوع نماز میں تو عبادات ہیں لیکن نماز کے علاوہ عبادت نہیں۔[11]

سجدوں کی کثرت کا معنیٰ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان سجدوں کی ادائیگی اِس طرح ہوگی کہ خدا کی رضا حاصل کرنے کے لیے کثرت سے نماز ادا کی جائے۔[12]

علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ نقل فرماتے ہیں: سجدوں کی کثرت کرنے سے مراد یہ ہے کہ کثرت سے نمازیں پڑھ کر سجدے کرو، سجدۂ تلاوت کرو اور سجدۂ شکر بجالایا کرو۔[13]

سجدے میں قربِ الٰہی کی زیادتی:

حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن مسلم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندے کی کوئی خصلت اللہ پاک کو اس سے زیادہ پسند نہیں کہ وہ اللہ سے ملاقات کو پسند کرے اور بندہ خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے علاوہ کسی گھڑی میں اس کا زیادہ قرب نہیں پاتا۔[14]

سجدے سے متعلق بزرگانِ دین کے اَحوال واَقوال

پیارے اسلامی بھائیو! سجدہ ایک عظیم عبادت ہے، بزرگانِ دین سجدوں کی کثرت فرمایا کرتے تھے۔ چند بزرگانِ دین کے احوال پیشِ خدمت ہیں:

روزانہ ایک ہزار سجدے:

حضرت سیِّدُنا علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق منقول ہے کہ آپ ہر روز ایک ہزار سجدے کرتے تھے اور لوگ انہیں "سجّاد" یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا کہتے تھے۔[15]

کسی چیز پر افسوس نہیں ہوتا:

حضرت سَیِّدُنا مسروق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اللہ پاک کے لیے سجدہ کرنے کے سوا دنیا کی کسی چیز کے چھوٹنے پر افسوس نہیں ہوتا۔[16]

---

(1) مسلم، ص199، حدیث:1094 (2) مراٰۃ المناجیح، 2/83 (3) مرقاۃ المفاتیح، 2/615، تحت الحدیث:896 (4) مرقاۃ المفاتیح، 2/615، تحت الحدیث: 896 ملخصاً (5) لمعات التنقیح، 3/172، تحت الحدیث:896 (6) اشعۃ اللمعات، 1/425 (7) مراٰۃ المناجیح، 2/84 (8) مراٰۃ المناجیح، 2/84 (9) شرح مسلم للنووی، الجزء الرابع، 2/206 ملخصاً (10) اکمال المعلم، 2/403، تحت الحدیث:488 (11) مراٰۃ المناجیح، 2/79 (12) اشعۃ اللمعات، 1/425 (13) مرقاۃ المفاتیح، 2/616، تحت الحدیث:897 (14) کتاب الزھد لابن المبارک، ص94، حدیث:279 (15) صفۃ الصفوۃ، الجزء الثانی، 1/76 (16) شعب الایمان للبیہقی، 3/153، حدیث:3178۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ ایفائے عہد

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

رسول اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رحمۃٌ للعالمین حضرت محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ کا ہر گوشہ انسانیت کے لیے مشعلِ راہ اور ہر ادا رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عظیم و جلیل اوصاف میں سے ایک نمایاں وصف "ایفائے عہد" بھی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سچائی، امانت اور ایفائے عہد کا ایسا بلند معیار قائم فرمایا کہ دوست تو دوست، دشمن بھی آپ کی صداقت اور وعدہ نبھانے کے معترف تھے۔ اعلانِ نبوت سے قبل ہی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "الصادق" اور "الامین" کے مبارک القابات سے یاد کیا جانے لگا تھا اور بعد از اعلانِ نبوت بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر حال میں اپنے عہد و پیمان کی پاسداری فرما کر یہ ثابت کیا کہ وعدہ وفائی اخلاقی خوبی کے ساتھ ساتھ ایمانِ کامل اور حسنِ کردار کی روشن علامت ہے۔

عہد اور نبوی تعلیمات

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وعدہ خلافی کو سنگین جرم قرار دیا اور اس کے بھیانک نتائج سے خبردار کیا۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ یعنی اس کا کوئی دین نہیں جو اپنے وعدے کو پورا نہیں کرتا۔(1)

نفاق کی علامات بیان کرتے ہوئے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔(2)

عہد شکنی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ترجمہ: قیامت کے دن ہر وعدہ توڑنے والے کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔(3)

*ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ
(Hadith Research Center)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وعدہ خلافی کے دنیوی نتائج بھی بیان فرمائے۔ چنانچہ فرمایا: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ اِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ ترجمہ: جو قوم بھی نقضِ عہد کی مرتکب ہو، ان میں خانہ جنگی شروع ہو جاتی ہے۔ (4)

تاریخ کا مطالعہ کریں تو اس حدیث کی سچائی واضح نظر آتی ہے۔ جن قوموں نے آپسی معاہدوں کو پاؤں تلے روندا، وہ آپس میں ہی ٹکرائیں اور تباہ ہوئیں۔

ایفائے عہد کے نبوی انداز

ایفائے عہد کے جو انداز حضور نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی میں ملتے ہیں ان کی مثال لانا بھی ناممکن ہے۔ آیئے! ذیل میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ ایفائے عہد کی جھلکیاں ملاحظہ کیجیے:

تین دن تک انتظار: اعلانِ نبوت سے پہلے کا ایک واقعہ ہے جو ایفائے عہد کے سلسلے میں سونے کے حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی الحمساء رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبوت سے پہلے میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایک چیز خریدنے کا معاملہ کیا۔ ادائیگی کی کچھ رقم میرے پاس کم پڑ گئی تو میں نے عرض کیا کہ آپ یہیں ٹھہریں، میں گھر سے بقیہ رقم لے کر آتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منظور فرمالیا۔ لیکن ادھر میں گھر پہنچا تو معاملہ بھول گیا۔ تین دن گزر گئے۔ پھر اچانک یاد آیا تو دوڑتا ہوا واپس آیا۔ دیکھا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تین دن سے وہیں انتظار فرمارہے تھے! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صرف یہ فرمایا: اے نوجوان! تم نے تو مجھ پر بڑی مشقت ڈال دی، میں تین روز سے تمہارے انتظار میں یہیں ہوں۔ (5)

اس واقعے میں سوچنے والے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ نہیں سوچا کہ وہ آدمی خود بھول گیا، لہٰذا میں بھی چلا جاتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ نہیں سوچا کہ معاملہ چھوٹا سا ہے، کوئی بات نہیں۔ بلکہ تین دن تک اسی مقام پر انتظار فرماتے رہے۔ یہ وہ ایفائے عہد ہے جو کسی قانون کی مجبوری سے نہیں، بلکہ اعلیٰ اخلاق کا نتیجہ تھا۔

قریش کے قاصد کو واپس بھیجا: حضرت ابو رافع رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش نے مجھے اپنا قاصد بنا کر مدینہ بھیجا۔ جب میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت کا چراغ جل اٹھا۔ میں نے عرض کیا: ”یارسول اللہ! مجھے مسلمان کر لیجیے، میں اب قریش کے پاس واپس نہیں جاؤں گا۔“

یہ سن کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”میں نہ عہد شکنی کرتا ہوں اور نہ قاصدوں کو قید کرتا ہوں۔ تم ابھی واپس جاؤ۔“ (6)

عہد و پیمان کا دائرہ: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایفائے عہد کا جو درس دیا وہ صرف مسلمانوں سے کیے گئے وعدوں تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفار و مشرکین سے کیے ہوئے وعدے بھی پورے کیے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو مہمات پر بھیجتے ہوئے انہیں یہ تعلیم دیتے:

”اللہ کے نام پر، اللہ کی راہ میں نکلو، جو اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو، (مگر) دھوکہ نہ کرو، وعدہ نہ توڑو، ناک کان نہ کاٹو، بچے قتل نہ کرو۔ (7)

غزوۂ بدر اور وعدے کی پاسداری: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو حُسیل رضی اللہُ عنہ غزوۂ بدر میں شرکت کے لیے نکلے، مگر راستے میں کفارِ قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور پوچھا کہ کیا تم محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ ہو؟ ہم نے کہا: نہیں، ہم تو صرف مدینہ جا رہے ہیں۔ قریش نے ہم سے یہ وعدہ لیا کہ ہم جنگ میں شریک نہیں ہوں گے، اور پھر ہمیں چھوڑ دیا۔ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہم کفار سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں

گے، اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔[8]

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دونوں کو مدینہ واپس بھیج دیا اور انہیں جنگ میں شریک ہونے سے روک دیا۔ غور کیجیے! غزوۂ بدر میں تین سو تیرہ افراد تھے جن کے مقابل ایک ہزار کا لشکر تھا۔ فوجی لحاظ سے ہر تجربہ کار کمانڈر یہی کہتا کہ یہ دو افراد رکھ لو، مگر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس موقع پر بھی وعدہ کو پورا فرمایا۔

صلح حدیبیہ اور ایفائے عہد: 6 ہجری میں صلحِ حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا جو ایفائے عہد کی تاریخ میں ایک بے مثال اور ناقابلِ فراموش باب ہے۔ مسلمانوں نے عمرے کا ارادہ کیا تھا مگر مشرکینِ مکہ نے انہیں روک لیا، اور ایک معاہدہ طے پایا جس کی شقیں بظاہر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ تھیں، مگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ تعالیٰ کی حکمت پر بھروسہ کرتے ہوئے انہیں قبول فرمایا۔

معاہدے کی ایک اہم شق یہ تھی کہ اگر مکہ سے کوئی مسلمان ہو کر مدینہ آجائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا، جبکہ مسلمانوں کا کوئی فرد مکہ جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ یہ شق سننے میں بڑی تکلیف دہ لگتی تھی، اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پریشان تھے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر اپنی بے چینی کا اظہار کیا۔

ابھی معاہدہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ اچانک ایک دل سوز منظر سامنے آگیا۔

حضرت ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہ، جو قریش کے سردار سہیل بن عمر کے فرزند تھے، زنجیروں میں جکڑے ہوئے، ظلم کی جیتی جاگتی تصویر بنے، لڑکھڑاتے قدموں سے کسی طرح رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچ گئے۔ وہ مسلمان ہو چکے تھے اور قریش نے انہیں قید کر کے اذیتیں دے رکھی تھیں۔

ابو جندل کے والد سہیل نے فوری طور پر ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ابھی تو معاہدہ مکمل نہیں ہوا، لیکن وہ نہ مانے، بالآخر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے زبانی معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے حضرت ابو جندل کو واپس کر دیا اور فرمایا: اے ابو جندل! صبر کرو اور اللہ سے اجر کی امید رکھو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں بہت جلد نجات کا راستہ نکال دے گا۔[9]

حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ: صلح حدیبیہ کے بعد حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ مکہ سے نکل کر مدینہ پہنچ گئے۔ قریش نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے انہیں واپس کر دیا، حالانکہ وہ مسلمان تھے۔ ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے راستے میں خود کو آزاد کر لیا اور بحرِ احمر کے ساحل کے قریب ایک مقام پر رہنے لگے۔ رفتہ رفتہ وہاں ان مسلمانوں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی جنہیں مکہ میں ایمان کی وجہ سے اذیتیں دی جا رہی تھیں اور جن پر معاہدے کی پابندی لاگو نہیں تھی کیونکہ معاہدہ صرف انہی کا تھا جو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے۔

قریش کے قافلے جب اس راستے سے گزرتے تو ان کے ہتھے چڑھ جاتے، قریش اس صورتحال سے اتنے تنگ آگئے کہ خود رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آئے اور درخواست کی کہ معاہدے کی اس شق کو ختم کر دیا جائے اور ان لوگوں کو مدینہ بلا لیا جائے۔[10]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں کا اعتراف: حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے بارے میں گواہی صرف آپ کے چاہنے والوں نے نہیں دی، بلکہ آپ کے سخت ترین دشمنوں نے بھی اس حقیقت کا کھلے دل سے اعتراف کیا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی وعدہ نہیں توڑتے۔

جب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسلام کی دعوت مختلف بادشاہوں کو خطوط کے ذریعے بھیجی تو روم کے بادشاہ

Go To Index

ہرقل نے اس موقع پر ابوسفیان کو بلوایا۔ ابوسفیان اس وقت ایمان نہیں لائے تھے اور مکہ کے قریش کے سرکردہ سردار تھے۔ ہرقل نے ان سے کئی سوال کیے اور ان میں سے ایک اہم سوال یہ تھا: کیا وہ (یعنی نبی) وعدوں اور معاہدوں کو توڑتے ہیں؟ ابوسفیان نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر ہرقل نے کہا: انبیاء کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ وعدہ خلافی اور معاہدہ شکنی نہیں کرتے۔[11]

ابوسفیان نے بعد میں اعتراف کیا کہ اس موقع پر اگر مجھے جھوٹ بولنے کی شرم نہ ہوتی تو میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خلاف کوئی نہ کوئی بات کہہ دیتا، مگر سچ یہی تھا جو میں نے کہا۔

اسی طرح صلحِ حدیبیہ کے اگلے سال جب عمرۃ القضاء کا موقع آیا اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکہ تشریف لائے، تو مکّہ کے ایک سردار مکرز بن حفص نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: آپ نہ بچپن میں عہد شکنی کرنے والے جانے گئے اور نہ بڑے ہونے کے بعد، بلکہ آپ تو حسنِ سلوک اور وفاداری کے حوالے سے معروف و مشہور ہیں۔[12]

ایفائے عہد اور معاشرے کی بنیاد

آج کے دور میں اگر ہم معاشرے کی خرابیوں کا جائزہ لیں تو ان میں سے بہت سی خرابیاں کسی نہ کسی طرح وعدہ خلافی سے جڑی ہوئی ملتی ہیں۔

انسانی معاشرہ اعتماد پر قائم ہے۔ اگر وعدے کا اعتبار نہ رہے تو پھر کوئی کسی پر بھروسہ نہیں کرتا، کاروبار رک جاتے ہیں، تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں، خاندان بکھر جاتے ہیں، اور پوری سماجی ساخت ہل جاتی ہے۔

اس حقیقت کو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا تھا۔ آج کی زبان میں کہیں تو "Reputation" اور "Trust" کے بغیر کوئی نظام نہیں چلتا۔

آج کا مسلمان اور ایفائے عہد کا بحران

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے امتی اور عاشق و محب ہونے کے ناطے آج ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ایفائے عہد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نمایاں ترین اخلاقِ کریمانہ میں سے ایک ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف قولاً اس کی تعلیم دی بلکہ اپنی پوری حیاتِ مبارکہ میں اس کا ایسا عملی نمونہ پیش فرمایا جو قیامت تک انسانیت کے لیے مشعلِ راہ رہے گا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وعدہ پورا کرنے کو ایمان، دیانت اور حسنِ اخلاق کی علامت قرار دیا، جبکہ وعدہ خلافی کو نفاق، بدعہدی اور اخلاقی پستی کی نشانی بتایا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس دوستوں اور دشمنوں سب کے نزدیک صدق، امانت اور وفاداری کا اعلیٰ ترین نمونہ سمجھی جاتی تھی۔

لیکن ایک ہم ہیں کہ معمولی سے فائدے، وقتی دباؤ یا ذاتی سہولت کے لیے اپنے وعدوں کو غیر اہم سمجھ لیتے ہیں۔

عصرِ حاضر میں جبکہ وعدہ خلافی، بدعہدی اور اعتماد شکنی مختلف معاشرتی، تجارتی مسائل کی بنیادی وجوہات بن چکی ہیں، سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ پہلو ہمارے لیے خصوصی توجہ کا طالب ہے۔ اگر مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسوۂ حسنہ کو اپناتے ہوئے ایفائے عہد کو اپنا شعار بنالیں تو باہمی اعتماد بحال ہو سکتا ہے، معاشرتی تعلقات مضبوط ہو سکتے ہیں اور ایک مثالی اسلامی معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے وعدوں، معاہدوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کو اپنا نمونہ بنائے اور صدق و وفا کے ان اوصاف کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائے، کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی اسی میں ہے۔

---

(1) مسند احمد، 4/271، حدیث:12386 (2) مسلم، ص50، حدیث:211 (3) بخاری، 4/446، حدیث:7111 (4) مستدرک للحاکم، 2/461، حدیث:2623 (5) ابوداؤد، 4/388، حدیث:4996 (6) سنن ابو داؤد، 3/109، حدیث:2758 (7) مسلم، ص738، حدیث نمبر: 4522 (8) مسلم، ص763، حدیث: 4639 (9) مسند احمد، 31/219، 218 (10) سیرت ابن ہشام، ص434، 435 (11) بخاری، 1/10-11، حدیث:7 ملتقطاً (12) دلائل النبوۃ للبیہقی، 4/321۔

Go To Index

مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت فجر سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں؟

سوال: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا فجر کے بعد؟

جواب: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت کا وقت، رات کا بالکل آخری حِصّہ اور صبح کے شروع کا وقت تھا، یعنی رات جارہی تھی اور صبح آرہی تھی اور یوں رات کو بھی نوازا گیا اور صبح کو بھی مُشَرَّف فرمایا گیا۔

(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1440ھ)

2 پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃُ النّاس پڑھ لی تو......

سوال: اگر فرض نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃُ النّاس پڑھ لی تو اب دوسری رکعت میں کون سی سورت پڑھیں گے؟

جواب: دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد یہی سورۃُ النّاس پڑھیں گے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 6/266، 267-بہار شریعت، 1/548-مدنی مذاکرہ، 9 شوال المکرم 1444ھ)

3 جشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟

سوال: جشنِ وِلادت کے موقع پر ہم اپنے گھروں پر جو جھنڈے لگاتے ہیں انہیں کب اُتاریں؟

جواب: ہوسکے تو 25 صَفَر شریف سے ایک آدھ دن پہلے لگا دیئے جائیں تاکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ کا عُرسِ مُبارک بھی اِس میں آجائے اور پھر بارھویں شریف کا دِن گزار کر ان جھنڈوں کو اُتار کر اِحتیاط کے ساتھ رکھ لیا جائے تاکہ آئندہ سال کام آسکیں۔ اگر ان جھنڈوں کو سارا سال لگا رہنے دیں گے تو پھر ان کی طرف شاید کوئی توجہ بھی نہیں دے گا اور ہوسکتا ہے یہ دھوپ اور ہوا کی وجہ سے شہید ہوکر زمین پر تشریف لے آئیں۔ (مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1440ھ)

4 کیا 12 ربیعُ الاوّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟

سوال: اگر آفس میں کوئی اَرجنٹ کام ہو تو 12 ربیعُ الاوّل کے دِن کام پر جاسکتے ہیں؟

جواب: 12 ربیعُ الاوّل اور عیدین (یعنی عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ) کے دِن مسلمانوں کی اکثریت چھٹی کرتی ہے، اگر کوئی ان دِنوں میں بھی چھٹی کرنے کے بجائے کام کاج کرتا ہے تو یہ منع نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے جو مسلمان غیر مسلموں کے پاس نوکریاں کرتے ہوں وہ انہیں ان دِنوں کی چھٹیاں نہ دیتے ہوں اور انہیں کام کرنا پڑتا ہو تو وہ کام کرسکتے ہیں۔ یوں ہی بعض مسلمان بھی اپنے ملازمین کو ان دِنوں کی چھٹی نہیں دیتے کیونکہ عیدین اور 12 ربیعُ الاوّل کے دِن ان کا کام مزید بڑھ جاتا ہے۔ جیسے بقرہ عید کے دِنوں میں گوشت فروشوں کی چھٹی نہیں ہوتی کہ اس دِن یہ لوگ زیادہ مَصروف ہوجاتے ہیں۔ اِسی طرح جانور بیچنے والے

Go To Index

بیوپاری بھی بقرہ عید کے دِنوں میں چھٹی نہیں کرتے۔ یوں ہی عیدین میں مٹھائیوں اور جنرل اسٹورز والوں کا کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے تو وہ بھی چھٹی نہیں کرتے۔ نیز جو لوگ بچوں کے کھلونے وغیرہ فروخت کرتے ہیں ان کی بھی عیدین وغیرہ کی چھٹی نہیں ہوتی کہ یہ ان کی خاص کمائی کے اَیّام ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1440ھ)

5 قبر پر جھنڈے یا جھنڈیاں لگانا کیسا؟

سوال: میلاد شریف کے موقع پر اپنے مَرحومین کی قبروں پر میلاد شریف کے جھنڈے یا جھنڈیاں لگانا کیسا ہے؟

جواب: میرا مشورہ یہ ہے کہ اس بات کو رَواج نہ دیں، ممکن ہے کہ جھنڈے یا جھنڈیاں بچے وغیرہ اُکھاڑ کرلے جائیں یا پھر بارش اور دھوپ پڑنے سے بوسیدہ ہو کر اُڑ جائیں اور یوں ان کی بے اَدَبی ہو لہٰذا قبر پر میلاد شریف کے جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائے جائیں کہ یہ جب تک تر و تازہ رہیں گے ذِکر کریں گے جس سے مَیِّت کا دِل بہلے گا۔ میری والدۂ مرحومہ کی قبر پر بھی بعض لوگ جھنڈے لگا جاتے ہیں، براہِ کرم! وہ ایسا نہ کریں، ہاں پھول ڈالنا اچّھا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 16 ربیع الاول 1440ھ)

6 مسجد کا چندہ کسی کو ادھار دینا کیسا؟

سوال: کیا مسجد کے پیسے کسی کو ادھار دے سکتے ہیں؟

جواب: مسجد کے پیسے متولی نہ کسی کو ادھار دے سکتا ہے اور نہ خود ادھار لے سکتا ہے (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 16/574) بلکہ وہ مسجد ہی میں استعمال ہوں گے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ابھی ایسے ہی رکھے ہوئے ہیں ہم استعمال کر لیتے ہیں بعد میں مسجد کے چندے میں ڈال دیں گے یا فلاں دُکھیارے کو دے دیتے ہیں کہ وہ وقت پر دے دے گا وغیرہ وغیرہ۔ الغرض کسی طرح بھی مسجد کا چندہ نہ قرض دے سکتے ہیں اور نہ واپسی کی نیّت سے بھی خود استِعمال کر سکتے ہیں۔ البتہ ایڈوانس تنخواہ دے سکتے ہیں لیکن یہ بھی عُرف کے مطابق دی جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 29 شوال المکرم 1441ھ)

7 میت کو تکلیف دینے سے بچایئے

سوال: "مُردے پر مکھی بیٹھ جائے تو اسے پہاڑ کے برابر لگتی ہے" کیا اس طرح کی کوئی روایت موجود ہے؟

جواب: یہ میں نے پہلی بار سنا ہے، اب تک نہ کہیں پڑھا ہے اور نہ علما سے سنا ہے۔ البتہ مُردے کے بال توڑنا بھی منع ہے کہ اس سے بھی میت کو تکلیف ہوتی ہے۔ (دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 9/164) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں ایک حدیث پاک بیان فرمائی ہے: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔ (ابوداؤد، 3/285، حدیث: 3207- دیکھئے: فتاویٰ رضویہ، 9/165)

اللہ پاک ہمیں مرنے کے بعد "پوسٹ مارٹم" سے بچائے کہ اس میں مردے کو چیر اپھاڑا جاتا ہے۔

اسی طرح جب بیرونِ ملک کسی کے عزیز کا انتقال ہو جاتا ہے اور وہ وہاں سے میت منگواتے ہیں تو وہ میت کو چیر کر اس کے اندر سے اوجھڑی اور آنتیں وغیرہ نکال کر اس میں کیمیکل بھر دیتے ہیں اور اس کے بعد میت ان تک پہنچتی ہے۔ لہٰذا میت کو تکلیف دینے سے بچایئے اور جس ملک میں انتقال ہوا ہے اسی میں تدفین ہونے دیجئے۔

(مدنی مذاکرہ، 26 شعبان المعظم 1444ھ)

8 گھر میں خرگوش پالنا

سوال: گھر میں خرگوش رکھنا کیسا ہے؟

جواب: خرگوش حلال جانور ہے، اس کو گھر میں رکھنا، پالنا جائز ہے، لیکن ان کے کھانے پینے کا خوب خیال رکھنا ہوگا، گھر میں بچے ہیں تو بچوں سے بھی ان کی حفاظت کرنی ہوگی تاکہ بچے ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ (مدنی مذاکرہ، 9 شوال المکرم 1444ھ)

9 قضا نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا قضا نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: قضا فرض و وتر واجب بلا اجازت شرعی بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے۔ (دیکھئے: بہار شریعت، 1/510- مدنی مذاکرہ، 9 شوال المکرم 1444ھ)

دارُالافتاء اَہلِسُنّت

مفتی محمد قاسم عطّاری*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

1 مسجد کی چھت پر میلاد والا جھنڈا لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مسجد کی چھت پر میلاد والا جھنڈا لگاسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسجد کی چھت پر میلاد کا جھنڈا لگانا فی نفسہٖ جائز بلکہ بہت مستحسن عمل ہے کہ فی زمانہ یہ دنیا بھر میں اہل سنت کے درمیان رائج ہے، اسے سنیوں کی مسجد ہونے کی علامت سمجھا جاتا اور اچھا گردانا جاتا ہے، اور حدیثِ پاک کے مطابق جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔ نیز شریعت میں اس کی کوئی ممانعت نہیں جو کہ اس کے جواز کے لیے کافی ہے، لہٰذا اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ اہلِ سنت کی شناخت اور محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اظہار کا ایک خوبصورت انداز ہے۔

المستدرک للحاکم، مسند امام احمد، مسند بزار، المعجم الکبیر للطبرانی وغیرہ کی حدیث پاک میں آتا ہے: واللفظ للاول "ما رأى المسلمون حسنا فهو عند الله حسن" ترجمہ: جس عمل کو مسلمان اچھا جانتے ہوں، وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (مستدرک للحاکم، 3/84، حدیث: 4465)

علامہ زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: "الاصل فی الاشیاء الاباحة حتی یدل الدلیل علی عدم الاباحة" ترجمہ: تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے، یہاں تک کہ (کسی چیز کے متعلق) مباح نہ ہونے کی دلیل قائم ہو جائے۔ (الاشباہ والنظائر، ص56)

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) سے مسجد کی چھت پر اسلامی جھنڈا لگانے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جواباً فرمایا: "(مسجد پر جھنڈا لگانے میں مزاحمت) کا اندیشہ نہ ہو تو فی نفسہ کوئی حرج نہیں۔" (فتاویٰ رضویہ، 8/122)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل اخبارات بے وضو پڑھنا چھونا اور ان کو ردی میں بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اخبارات میں قرآنِ کریم کی آیات اور احادیث و دینی باتیں بھی لکھی جاتی ہیں اور لوگ انہیں بے وضو چھوتے پڑھتے ہیں اور پڑھنے کے بعد ادھر ادھر رکھ دیتے ہیں۔ پھر جب کچھ اخباریں جمع ہو جاتی ہیں، تو انہیں ردی میں بیچ دیتے ہیں۔ ان امور کے متعلق ضروری احتیاطوں کے بارے میں رہنمائی فرمادیجیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اخبار کے صفحات میں جس جگہ قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو، تو صفحے کے اتنے حصے کو آیت و ترجمے والی جگہ سے اور صفحے کی دوسری طرف بالکل پیچھے والی جگہ سے بے وضو نہیں چھوسکتے، لیکن صفحے کے باقی حصے اور باقی اخبار کو بے وضو چھوسکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار کے آیت والے صفحے پر دوسری تحریریں بھی لکھی

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاءاہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

ہوتی ہیں، صرف آیت و ترجمۂ قرآن لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ صفحے کے بھی تھوڑے سے حصے ہی پر قرآن پاک کی آیت یا ترجمہ لکھا ہوتا ہے، لہٰذا صفحے کے باقی حصے اور اخبار کو بے وضو چھونا، جائز ہے کہ یہ قرآنی آیت و ترجمے کو چھونا نہیں ہے، جیسے دینی مسائل پر مشتمل کتابوں کو آیت و ترجمے والے حصے کے علاوہ جگہ سے بے وضو چھو سکتے ہیں۔ نیز اخبار ردی میں بیچنے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس میں لکھی ہوئی آیات و احادیث، ان کے ترجمے، دینی مضامین وغیرہ مقدس تحریرات و الفاظ اور اللہ پاک، انبیاءِ کرام اور فرشتوں علیہمُ السّلام، صحابۂ کِرام و بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ناموں وغیرہ کو احتیاط کے ساتھ الگ کر دیا جائے، پھر باقی اخبار کو ردی میں بیچ سکتے ہیں، جبکہ ان الگ کئے گئے حصوں کو اکٹھا کر کے کسی پاک تھیلے وغیرہ میں ڈال کر احتیاط کے ساتھ ادب والی جگہ پر رکھ دیا جائے یا زمین میں دفن یا گہرے سمندر و دریا یا بڑی نہر میں تھیلے کے ساتھ وزنی پتھر باندھ کر ٹھنڈا کر دیا جائے۔

پانی میں بہانے اور دفن کرنے کا طریقہ:

پانی میں بہانے کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذات کے تھیلے وغیرہ میں وزنی پتھر ڈال کر انہیں اس طرح گہرے دریا یا بیچ سمندر میں ڈال دیا جائے کہ وہ پانی کی تہہ میں چلے جائیں اور باہر ایسی جگہ نہ آسکیں، جہاں ان کی بے ادبی کا خطرہ ہو۔ کم گہرے پانی میں نہ ڈالیں، کیونکہ ایسا کرنے سے وہ عُموماً بہہ کر کنارے پر آجاتے ہیں، جس کی وجہ سے سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا پانی میں ڈالنے سے پہلے تھیلے میں چند جگہ چیرے لگا دیں تاکہ اُس میں فوراً پانی بھر کر تہہ میں چلا جائے۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا جائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے لیے لحد (بغلی قبر) بنائیں یعنی گڑھا کھود کر قبلے کی جانب دیوار کو اتنا کھودیں کہ سب قرآن پاک اور مقدَّس اَوراق اس دیوار کے سوراخ میں سماجائیں، تاکہ ان پر مِٹّی نہ پڑے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صندوق نما قبر کھودیں یعنی گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اوپر سے تختہ لگا کر چھت بنا کر اس چھت پر مِٹّی ڈالیں، جیسے میت کے لیے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان مقدس تحریروں پر مٹی نہ پڑے، نہ ہی کسی چلنے والے کا پاؤں پڑے۔ یہ احتیاط بھی شرعاً ضروری ہے کہ قرآن پاک وغیرہ مقدس اوراق کو کسی وقف قبرستان میں دفن نہ کریں، کیونکہ قبرستان مسلمان مُردوں کی تدفین کے لیے وقف ہوتے ہیں، لہٰذا ان میں اوراقِ مقدسہ دفن کرنا یا اس مقصد کے لیے کنواں بنانا، جائز نہیں، کیونکہ یہ وقف کی حالت کو بدلنا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 خرید و فروخت میں ٹرانسپورٹ کی وجہ سے مال ہلاک ہو جائے تو وہ کس کے ذمہ ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک پارٹی نے ہم سے مال منگوایا، ہم نے ان سے مال کی کوالٹی، قیمت وغیرہ سب چیزیں طے کر کے عقد کر لیا، مگر پیمنٹ ایک مہینہ بعد دینا طے پایا، اس کے بعد ہم نے وہ مال پارٹی کے کہنے پر، ان کی طرف سے مُتعین کردہ گڈز ٹرانسپورٹ کمپنی کے سپرد کر دیا، راستے میں گڈز ٹرانسپورٹ والوں کو حادثہ پیش آیا اور وہ مال ہلاک ہو گیا، اب اس پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ مال چونکہ ہم تک نہیں پہنچا، لہٰذا ہم اس کی پیمنٹ نہیں کریں گے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہلاک ہونے والا مال کس کے ذمہ میں ہلاک ہوا؟ اس حوالے سے رہنمائی فرما دیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت اسلامیہ کی رو سے خرید و فروخت ہو جانے کے بعد خریدار پر لازم ہے کہ خریدی گئی چیز کی قیمت، چیز بیچنے والے کے سپرد کر دے اور بائع (بیچنے والے شخص) پر لازم ہے کہ وہ بیچی جانے والی چیز خریدار کے سپرد کرے۔ خریدار کی طرف سے مُتعین کردہ شخص کے سپرد کرنا بھی خریدار کے ہی سپرد کرنا ہے کہ وہ بطورِ وکیل قبضہ کرتا ہے اور وکیل کا قبضہ مؤکل (اصل مالک) کا قبضہ شمار ہوتا ہے۔ پوچھی گئی صورت میں آپ نے مبیع (بیچی گئی چیز) چونکہ مشتری کی مُتعین کردہ ٹرانسپورٹ کمپنی کے حوالے کر دی تھی، لہٰذا آپ کی طرف سے سپرد کرنا پایا گیا۔ اس کے بعد ٹرانسپورٹ کمپنی سے جو مبیع (بیچی گئی چیز) ہلاک ہوئی وہ خریدار کی ہلاک ہوئی، لہٰذا خریدار پر حسبِ وعدہ اس مبیع (بیچی گئی چیز) کی پیمنٹ لازم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلام ہی کیوں؟

اسلام عزتِ نفس کا محافظ

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

تمام تر عزّتوں کا حقیقی اور ذاتی مالک اللہ کریم ہے۔ عزّت و حرمت اور عظمت کے نہ ختم ہونے والے خزانے اسی مالک و مولا کے پاس ہیں، خود ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے۔[1] وہی اپنے خزانوں سے جسے چاہتا ہے عزّت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے خود ارشاد فرماتا ہے:﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔[2] غلاموں کو بادشاہی کا تاج وہی پہناتا ہے، غریب نادار اور بے کس و بے بس کو عزّت و عظمت کے زیور سے وہی آراستہ کرتا ہے۔ اسلام سے پہلے لوگوں نے عزت کے الگ الگ معیار بنا رکھے تھے۔ مال و دولت، حسن و جمال، ہنر و کمال، عہدہ و منصب، حسب و نسب وغیرہ عزّت کا معیار ہوا کرتے تھے۔ کچھ لوگوں کا عزت حاصل کرنے کا طریقہ یوں بیان کیا گیا ہے:﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا(۱۳۹)﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے۔[3]

جو عزّت کا طلب گار ہو! کفار کا طریقہ یہ تھا کہ وہ بتوں سے عزت طلب کیا کرتے تھے اور منافقین کافروں کے پاس عزت ڈھونڈتے تھے جبکہ اللہ کریم عزّت پانے کا طریقہ خود ارشاد فرماتا ہے:﴿مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: جو عزت کا طلب گار ہو تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔[4] اس آیت میں اللہ پاک نے واضح فرما دیا کہ دنیا اور آخرت میں صرف وہی عزت کا مالک ہے، جسے چاہے عزت دے، لہٰذا جو عزت کا طلب گار ہو وہ اللہ تعالیٰ سے عزت طلب کرے کیونکہ ہر چیز اس کے مالک ہی سے طلب کی جاتی ہے اور یہ بات قطعی ہے کہ حقیقی عزت طلب کرنے کا ذریعہ ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں۔[5]

عزّت صرف اُسے ملے گی عزّتوں کے حقیقی مالک نے اسلام کو ایسی عزّت عطا فرمائی ہے کہ جو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاتا ہے اس کی جان و مال عزّت و حرمت والے ہو جاتے ہیں بلکہ اس کی عزّت کو ایسا تحفظ عطا ہو جاتا ہے کہ اب اس میں ہاتھ ڈالنے والا دنیا میں سزا اور آخرت میں عذاب کا حقدار بن جاتا ہے۔ اللہ پاک نے ہر مسلمان کو عزّت سے نوازا ہے، کوئی غریب ہے یا امیر، گورا ہے یا کالا، ہر وہ انسان جس کے دِل میں ایمان کا

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

نور ہے، جس کے سر پر اسلام کا تاج جگمگا رہا ہے اس کے سر پر اللہ کریم نے عزّت کا عمامہ بھی سجا دیا ہے جیسا کہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠(۸)﴾ ترجمہ کنزُ الایمان: اور عزّت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔[6] اس آیتِ کریمہ میں صاف صاف فرما دیا کہ عزّت اللہ ربُّ العزّت کی ہے، اس کی عطا سے اس کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عزّتوں والے ہیں اور محبوبِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں آپ کا ہر غُلام عزّت والا ہے۔ بلکہ کائنات میں عزت کا پیمانہ ہی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے جو آپ سے جتنا قریب ہے وہ اتنا ہی زیادہ معزز ہے چنانچہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ قریب تھے تو اُمت میں سب سے معزز بھی وہی ہیں اور ابو جہل سب سے زیادہ دور تھا اس لئے کفار میں سب سے خبیث ترین بھی وہی قرار پایا۔ تفسیر صراطُ الجنان میں اسی آیت کے تحت ہے: 1 ہر مؤمن عزّت والا ہے، کسی مسلِم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے 2 مؤمن کی عزّت ایمان اور نیک اعمال سے ہے، روپیہ پیسہ سے نہیں 3 مؤمن کی عزّت دائمی ہے، فانی نہیں، اسی لیے مؤمن کی لاش اور قبر کی بھی عزّت کی جاتی ہے 4 جو مؤمن کو ذلیل سمجھے، وہ اللہ پاک کے نزدیک ذلیل ہے، بندہ غریب ہو، مسکین ہو مگر ہو مسلمان تو وہ عزّت والا ہے جبکہ کوئی کتنا ہی امیر ہو، مالدار ہو مگر ہو کافر تو عزّت والا نہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتَر ہے۔[7] اسلام اپنے ماننے والوں کو صرف عزت عطا ہی نہیں فرماتا بلکہ عطا کی ہوئی عزت کی حفاظت بھی فرماتا ہے۔ جب کوئی آدمی اسلام کے دامن سے وابستہ ہو گیا تو اب اس کی ہر چیز محترم ہو گئی۔ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو سلام کرتا ہے تو وہ گویا اعلان کرتا ہے کہ میں آپ کو امن دیتا ہوں، آپ کی جان، مال، عزت آبرو میری طرف سے محفوظ ہیں۔ ان میں سے کسی چیز کو نقصان پہنچانا یا اس میں مداخلت کرنا مجھ پر حرام ہے جیسا کہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: سلام کرنے میں یہ نیت ہو کہ اس کی عزت و آبرو اور مال سب کچھ اس کی حفاظت میں ہے، ان چیزوں سے تعرض کرنا حرام ہے۔[8] بے شمار احادیثِ مبارکہ میں بھی مسلمان کا عزت دار ہونا بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ

فرشتوں سے زیادہ عزّت والا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن اللہ پاک کے نزدیک فرشتوں سے زیادہ عزت رکھتا ہے۔[9] اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے اللہ پاک کی بندگی پر مجبور ہیں کیونکہ ان کی فطرت ہی یہ ہے، ان میں عقل تو ہے لیکن شہوت نہیں اور جانوروں میں شہوت ہے لیکن عقل نہیں جبکہ آدمی میں شہوت و عقل دونوں ہیں تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ فرشتوں سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ جانوروں سے بدتر ہے۔[10]

مسلمان کی عزّت جو کوئی اسلام کے دامن میں آ گیا وہ عزّت پا گیا، عزّت بھی کیسی عظمت و شان والی کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کعبہ شریف کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعبہ تُو کیسا پاکیزہ ہے! تیری خوشبو کیسی پاکیزہ ہے! تُو کیسا عظیم ہے! تیری عزّت بھی کتنی بلند ہے! اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جان ہے، بے شک ایک مؤمن کی عزّت اللہ پاک کے ہاں تیری عزّت سے زیادہ ہے۔[11]

مسلمان کی عزّت دوسرے مسلمان پر حرام ہے اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔[12] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی (یعنی بے عزّتی) نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلماً قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔[13] مفتی صاحب ایک

اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! نہ ہی بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی ہے، وہ سندھی ہے، وہ سرحدی ہے، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی![14]

سود سے بڑا گُناہ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کیا: اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ پاک اور اس کا رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک کے نزدیک سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی عزت کو حلال سمجھنا ہے۔[15]

مسلمان کو بے عزّت کرنا حرام ہے حَجَّۃُ الوَدَاع کے موقع پر اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام کو ایک خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں آپ نے صحابۂ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا: اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا مہینا ہے؟ ہم نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے تو ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اس مہینے کا کوئی دوسرا نام رکھ دیں گے۔ پھر فرمایا: اَلَیْسَ ذُوالحِجَّۃِ؟ کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: فَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی: اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں پھر یہی گمان ہوا کہ شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام رکھ دیں گے۔ پھر ارشاد فرمایا: کیا یہ شہرِ حرام نہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کی: اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے، ہمیں پھر وہی گمان ہوا کہ شاید آپ اس دن کا کوئی دوسرا نام رکھ دیں گے۔ پھر فرمایا: کیا یہ یومِ نحر یعنی قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر فرمایا: فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ، وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ، کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِی بَلَدِکُمْ ھٰذَا، فِی شَھْرِکُمْ ھٰذَا یعنی بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارا آج کا دن، تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں حرام ہے۔[16] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حدودِ حرم میں جیسے نیکی ایک کی ایک لاکھ بن جاتی ہے، ویسے ہی گُناہ بھی ایک کا لاکھ ہے، اس لیے حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جیسے یہاں کا گُناہ دوسرے مقامات کے گُناہ سے سخت تَر ہے، ایسے ہی مسلمان کے خون، مال، آبرو ظلماً برباد کرنا سخت تَر ہے۔[17]

تمام آیات واحادیث کے مطالعے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام نے انسان کو وہ عزت عطا کی ہے کہ جس کی مثال دنیا کے کسی اور نظام میں نہیں ملتی۔ اسلام رنگ، نسل، قومیت اور مال و دولت کے فرق کو مٹا کر تقویٰ اور ایمان کو عزت کا معیار قرار دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نہ صرف انسان کو عزت دیتا ہے بلکہ اس کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کو بھی لازم قرار دیتا ہے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کی عزت و حرمت کا خیال رکھیں تا کہ معاشرے میں محبت، امن اور اخوت کو فروغ مل سکے۔

---

(1) پ11، یونس:65 (2) پ3، آلِ عمرٰن:26 (3) پ5، النسآء:139 (4) پ22، فاطر:10 (5) مدارک، فاطر، تحت الآیۃ:10، ص972 (6) پ28، المنٰفقون:8 (7) صراط الجنان، 10/154 (8) بہار شریعت، 3/453 (9) شعب الایمان، 1/174، حدیث:152 (10) مدارک، الاسراء، تحت الآیۃ:70، ص631 (11) ابن ماجہ، 4/319، حدیث:3932 (12) مسلم، ص1064، حدیث:6541 (13) مراٰۃ المناجیح، 6/553 (14) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 6/552 (15) شعب الایمان، 5/298، حدیث:6711 (16) دیکھئے: بخاری، 3/141، حدیث:4406 (17) مراٰۃ المناجیح، 4/173۔

Go To Index

کہانی سے حقیقت تک

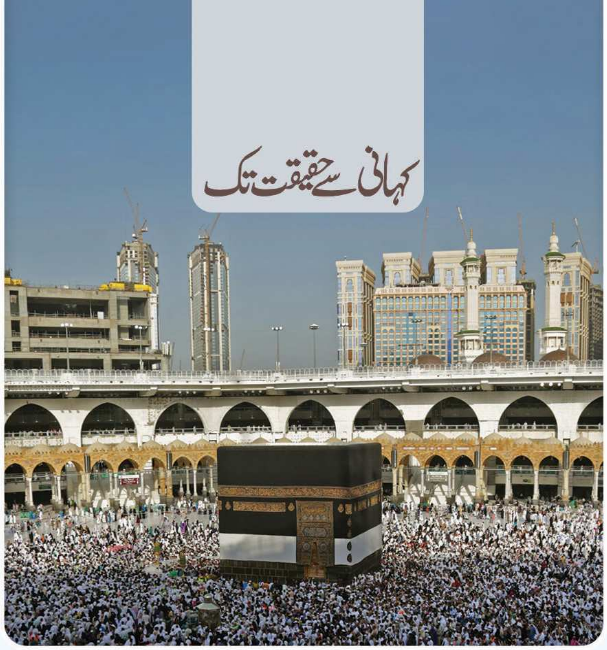

رب سے بات کیسے بنے گی؟

حاجی محمد امین عطاری*

کسی محلے میں ایک شخص مسلسل بے چینی اور بے سکونی میں مبتلا تھا۔ بظاہر وہ نیک زندگی گزارتا تھا، نماز، روزہ اور دیگر عبادات کا اہتمام بھی کرتا تھا، مگر اس کے باوجود دل کو وہ اطمینان اور روحانی لذت نصیب نہ ہوتی تھی جس کی وہ تلاش میں تھا۔ یہ کیفیت اسے اندر ہی اندر بے قرار کیے جارہی تھی۔ ایک دن وہ اسی الجھن کے ساتھ اپنے ایک سادہ مزاج باورچی دوست کے پاس گیا اور اپنا حالِ دل بیان کیا۔ باورچی نے بڑے غور سے اس کی بات سنی، مسکرایا اور کہا: ”ذرا ٹھہریے، پہلے میں ایک ہنڈیا تیار کرلیتا ہوں، پھر اس مسئلے پر بات کرتے ہیں۔“ وہ ہنڈیا چولہے پر رکھ کر اس میں پیاز، لہسن، ٹماٹر، نمک، مرچ اور تمام مصالحے ڈالنے لگا۔ پھر وہ شخص وہیں بیٹھ کر اس سے گفتگو میں مشغول ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اس کی نظر چولہے پر پڑی تو وہ حیران رہ گیا کہ ہنڈیا تو رکھی ہے مگر نیچے آگ ہی نہیں جل رہی۔ غالباً باورچی آگ جلانا بھول گیا تھا۔ اس نے فوراً کہا: آپ نے آگ کیوں نہیں جلائی؟ بغیر آگ کے ہنڈیا کیسے پکے گی؟ باورچی نے اطمینان سے جواب دیا: بالکل اسی طرح جیسے عبادت کے تمام ظاہری اعمال تو ہوں مگر دل میں تقویٰ اور اخلاص کی آگ نہ ہو تو دل کی اصلاح اور روحانی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ یہ بات اس شخص کے دل میں اُتر گئی کہ اصل مسئلہ عبادات کی کمی نہیں بلکہ دل کی کیفیت اور اندرونی اصلاح کی کمی ہے، جس کے بغیر ظاہری اعمال اپنی حقیقی تاثیر نہیں دکھا پاتے۔

اس واقعے سے حاصل ہونے والے اہم نکات

1 تقویٰ عبادت کی روح ہے

روحانی سکون کے لیے صرف ظاہری اعمال کافی نہیں ہوتے بلکہ دل میں اللہ پاک کا خوف اور پرہیزگاری ہونا بھی ضروری ہے۔ عبادت کی اصل لذت تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سینۂ مبارک کی طرف تین مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔[1]

2 دل کی اصلاح اصل ضرورت ہے

گناہ، جھوٹ، غیبت اور بدگمانی دل کو سخت کر دیتے ہیں جس سے عبادت میں لذت ختم ہوتی محسوس ہونے لگتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”بے شک مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بن جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرلے اور گناہ چھوڑ دے اور مغفرت چاہے تو اس سیاہی کو مٹا دیا جاتا ہے اور اگر وہ گناہوں میں زیادتی کرے تو وہ سیاہی بھی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے دل کو ڈھانپ لیتی ہے، یہی وہ رَان (یعنی زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اپنی کتاب میں یوں فرمایا:

﴿كَلَّا بَلْ ٚ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ(۱۴)﴾[2]

ترجَمۂ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ

* رکنِ مرکزی مجلس شوریٰ
دعوتِ اسلامی

Go To Index

چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔[3]

3 اخلاص کے بغیر عمل بے روح ہے

ہر عمل کی قبولیت کا دار و مدار نیت اور اخلاص پر ہے۔ اگر نیت خالص ہو تو تھوڑا عمل بھی کافی ہے۔ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ سے فرمایا: ”اپنے دین میں مخلص ہو جاؤ تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی ہو گا۔“[4]

4 روحانی ترقی کے لیے خود احتسابی ضروری ہے

انسان کو اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے تاکہ دل کی کیفیت بہتر ہوتی رہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم حساب لئے جانے سے پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کر لو اور (اعمال کا) وزن کئے جانے سے پہلے اپنے (اعمال) کا وزن کر لو اور اس دن کی بڑی پیشی کی تیاری کر لو جس دن تم سب (اللہ پاک کی بارگاہ میں) اس حال میں پیش کیے جاؤ گے کہ تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چُھپ نہ سکے گی۔[5]

5 عبادت میں لذت کے لیے حرام سے بچنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پَراگندہ اور بدن غبار آلود ہے اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! پکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، اور غذا حرام ہو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو گی۔[6]

اللہ پاک ہمیں سچی عبادت، اخلاص اور تقویٰ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1064، حدیث: 6541 (2) پ30، المطففین: 14 (3) ابن ماجہ، 4 / 488، حدیث: 4244 (4) نوادر الاصول، الاصل السادس، 1 / 44، حدیث: 46 (5) مصنف ابن ابی شیبہ، 19 / 143، حدیث: 35600 (6) مسلم، ص393، حدیث: 2346۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2026ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 بنتِ طاہر (سیالکوٹ) 2 بنتِ محمد امین (پاکپتن) 3 بنتِ محمد احمد عطّاریہ (میانوالی بنگلہ، سیالکوٹ)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

درست جوابات 1 جنگ قادسیہ 2 حضرت ابو صخر بُجَیرہ بن بجرہ طائی رضی اللہُ عنہ۔

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام

عیسیٰ خان (سرگودھا) خلیل الرحمن (کراچی) محمد اسماعیل (کراچی) بنتِ رفیق (گجرات) فرحان علی عطّاری (میرپورخاص) صدیق احمد عطّاری (کوٹ غلام محمد) بنتِ نذیر احمد (پاکپتن) بنتِ مظہر اقبال (منڈی بہاؤ الدین) محمد میلاد رضا (اٹک) بنتِ آصف (قصور) بنتِ راجہ صغیر (کراچی) بنتِ غلام نبی (ماتلی، بدین)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جون 2026ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 محمد شکیب الحسن (حافظ آباد) 2 بنتِ بشارت علی (اٹک) 3 حافظ محمد مہتاب (ڈسکہ، سیالکوٹ)۔ **درست جوابات** 1 بزرگوں کی تعظیم کیجیے، ص52 2 انسانی جان، ص56 3 بچوں کو رحم دلی کی تربیت کیسے دیں؟، ص58 4 جنگی حالات کی غیبی خبر، ص54 5 حروف ملائیے، ص55۔

درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام

بنتِ ربیق اعوان (کھاریاں، گجرات) محمد انس (پاکپتن) بنتِ اعجاز (راولپنڈی) بنتِ اسلم (کامونکی) بنتِ افتخار (سرگودھا) محمد حسن (کراچی) محمد طیب (میرپور) بنتِ سرفراز (گوجرانوالہ) بنتِ شفاقت (فیصل آباد) بنتِ محمد عمران (نواںشاہ) بنتِ احمد حسین (خوشاب) بنتِ جاوید (ٹوبہ)۔

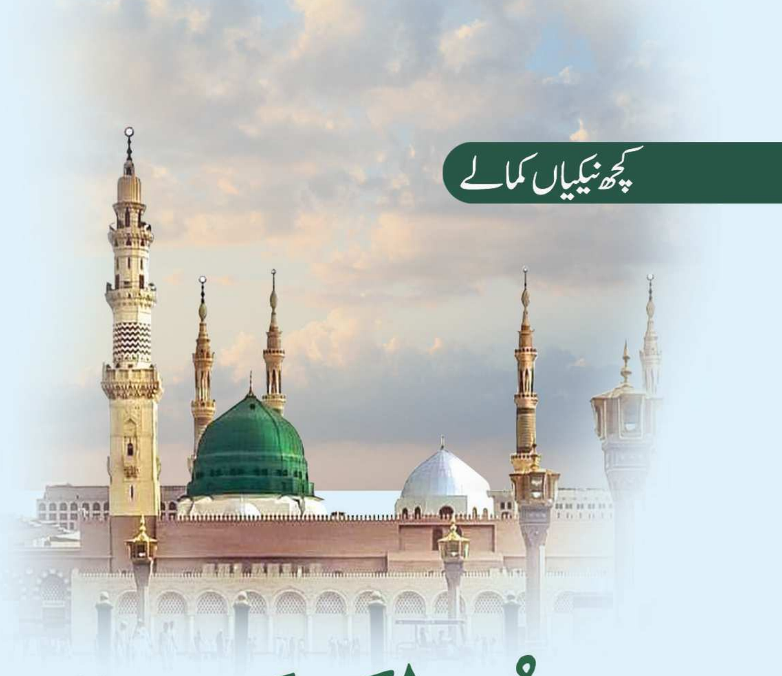

رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنے والے اعمال

مولانا ابو بہزاد عطاری مدنی*

حضور جانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے لیے اللہ پاک کی سب سے بڑی نعمت ہیں، اللہ پاک کی توفیق سے نیک اعمال کرتے ہوئے حضور کے مبارک دل کو خوشی پہنچانا اور حضور کی رضا حاصل کرنا دنیا و آخرت میں کامیابی کے ساتھ ساتھ جنّت میں جانے کا ذریعہ بھی ہے جبکہ اس کے برعکس حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قلبِ مبارک کو تکلیف پہنچانا دنیا و آخرت کی بربادی اور جہنّم میں داخلے کا سبب ہے۔ آیئے! چند احادیثِ مبارکہ پڑھتے ہیں جن میں ان اعمال کا ذکر ہے جن سے قلبِ حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوشی حاصل ہوئی یا حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نیک اعمال پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

کسی کی ضرورت پوری کرنے پر خوشی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اس سے اس شخص کی خوشی چاہتا ہو تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ پاک اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔[1]

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس حدیثِ پاک کی بہت ہی ایمان افروز تشریح بیان فرمائی ہے، فرماتے ہیں: خدائے پاک کی رِضا (وخوشی) صرف حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رِضا (وخوشی) میں ہے، بڑی سے بڑی نیکی جس سے حضور راضی نہ ہوں اُس سے خدائے پاک ہرگز راضی نہ ہو گا۔[2]

ایک روایت میں یوں بھی آیا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائے تو اس نے مجھے میرے مزار میں خوشی پہنچائی اور جو مجھے میرے مزار میں خوشی پہنچائے گا اللہ پاک قیامت کے دن اسے خوشی عطا فرمائے گا۔[3]

اُمّت کی نیکیوں کی خبر ملنے پر خوشی

حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری حیات (یعنی زندگی) تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم گفتگو کرتے ہو اور تمہارے لیے گفتگو کی جاتی ہے، اور جب میرا وصال (یعنی انتقال) ہو جائے گا تو یہ بھی تمہارے لیے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوں گے، اگر میں بھلائی دیکھوں گا تو میں اللہ پاک کی حمد و ثنا (یعنی پاکی اور تعریف) بیان کروں گا، اگر بُرائی دیکھوں گا تو میں تمہارے لیے اللہ پاک سے مغفرت طلب کروں گا۔[4]

حدیث شریف کے الفاظ ”تم گفتگو کرتے ہو اور تمہارے لیے گفتگو کی جاتی ہے“ سے مراد یہ ہے کہ تم مجھ سے وہ باتیں بیان کرو جو تمہیں مشکل معلوم ہوں اور میں تمہیں وہ باتیں بتاؤں جو تمہاری اُلجھن دُور کر دیں اور تمہیں درجۂ کمال تک پہنچا دیں۔[5]

اے عاشقانِ رسول! نیکی دیکھ کر اللہ پاک کی حمد و ثنا اور

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

Go To Index

تعریف بیان کرنا حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوش ہونے کی دلیل ہے، جیسا کہ حضرت علّامہ سمہودی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی مسند بزار کی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: بے شک ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کے نیک اعمال دیکھ کر خوش ہوتے اور بُرے اعمال دیکھ کر غمگین ہوتے ہیں۔[6]

ایک روایت میں ہے کہ غمزدوں کے غم دور کرنے والے خوش اَخلاق آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کو اللہ پاک کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ پاک سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گُناہوں سے رَنج (یعنی دکھ، تکلیف) نہ پہنچاؤ۔[7]

صدقہ وخیرات پر خوشی

صحابیِ رسول حضرت جَریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صبح سویرے حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں قبیلہ مُضر کے لوگ آئے جو لباس کی کمی کے باعث کمبل لپیٹے ہوئے تھے اور تلواریں گلے میں ڈالے ہوئے تھے، ان کا فاقہ (یعنی تنگدستی) دیکھ کر حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک چہرہ کا رنگ تبدیل ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لائے، حضرت بلال کو حکم دیا، انہوں نے اَذان و تکبیر (یعنی اقامت) کہی پھر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز پڑھی اور خطبہ دیا اور اس میں یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءًۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا(۱)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو بیشک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔[8]

﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ کل کے لیے کیا آگے بھیجا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔[9]

پھر ارشاد فرمایا: انسان اپنے دینار درہم اپنے کپڑے گندم وجَو کے صاع میں سے خیرات کرے حتی کہ فرمایا: کھجور کی پھانک یا ٹکڑا ہی سہی۔ راوی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری تھیلی لائے جس کے وزن سے ان کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک ہی گیا پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا حتی کہ میں نے کھانے اور کپڑے کے ڈھیر دیکھے، پس میں نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ انور دیکھا کہ خوشی سے چمک رہا ہے گویا سونے کی ڈلی ہے۔[10]

شرح: (نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے پر یہ چمک) فقرا کی حاجت روائی اور صحابہ کی خیرات پر خوشی کی وجہ سے (تھی۔ اور یہ بھی) معلوم ہوا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور جو اللہ اور رسول کو راضی کرنا چاہے وہ فقیروں کی حاجت پوری کرے۔[11]

اے عاشقانِ رسول! رضائے الٰہی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اور اُخروی فائدے کے حُصول کے لیے اگر کوئی شخص اپنے پیر و مرشد یا اپنے ماں باپ یا اپنے استاذ وغیرہ کو خوشی پہنچانے کے لیے کوئی کام کرے تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے اور یہ ایسا عمل ہے جس سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے آقا و مولیٰ، مکّی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خوش کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شعب الایمان، 6/ 115، حدیث: 7653 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/ 581 (3) جمع الجوامع، 7/ 172، حدیث: 22063 (4) مسند بزار، 5/ 308، حدیث: 1925 (5) تیسیر، 1/ 502 (6) وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، 4/ 1354 (7) الحاوی، 2/ 180 (7) نَوادِرُ الاصول، 2/ 260 (8) پ4، النساء: 1 (9) پ28، الحشر: 18 (10) مسلم، 394، حدیث: 2351 (11) مراٰۃ المناجیح، 1/ 196۔

میلادُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشیاں منانا

مولانا ابو شیبان عطاری مَدَنی*

الحمدُ للہ! دینِ اسلام کی تعلیمات کا ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ اس کے ہر شعبے میں ہمیں قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ سلف صالحین، اولیائے کاملین اور اکابرینِ امت کی عملی و علمی رہنمائی بھی میسر ہے۔ یہ نفوسِ قدسیہ اپنے علم، عمل، تقویٰ اور اخلاص کے سبب امت کے لیے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے ارشادات و ملفوظات اور علمی تجربات نہ صرف دینی مسائل و احکام کی تفہیم میں مددگار ہیں بلکہ انسان کی فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی تربیت کا بھی مؤثر ذریعہ ہیں۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اس سلسلے میں مختلف دینی، اخلاقی اور معاشرتی موضوعات کو اکابرینِ امت کے تناظر میں پیش کیا جائے گا تاکہ قارئین ان مبارک ہستیوں کے افکار و تعلیمات سے علم و عمل کو مزید نکھار سکیں۔ میلاد شریف کے موقع پر خوشی منانا اگرچہ احادیث و تفاسیر میں بھی بیان ہوا ہے البتہ آیئے! آج جانتے ہیں کہ بزرگوں کی نظر میں میلادِ مصطفےٰ منانے کی کیا برکات ہیں!

ذکرِ ولادتِ مصطفےٰ کے وقت قیام تعظیمِ مصطفےٰ ہے

شیخ الاسلام علّامہ سید احمد بن زینی بن دحلان مکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شبِ ولادت میں خوشی منانا، مَولِد شریف پڑھنا، ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا، کھانا کھلانا اور وہ تمام اچھے کام جو اس رات لوگوں میں رائج ہیں، یہ سب کام حضورِ اکرم کی تعظیم میں شامل ہیں۔[1]

ذکرِ ولادت کے وقت قیام مستحسن ہے

عارف باللہ حضرت مولانا سید جعفر برزنجی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بے شک نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن (اچھا، کارِ ثواب) سمجھا ہے جو صاحبِ روایۃ و درایۃ تھے تو شادمانی ہے اس خوش نصیب کے لیے جس کا مقصود و مدعا نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم ہے۔[2]

ذکرِ ولادت شریف موجبِ خیرات ہے

حضرت شیخ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفسِ ذکرِ ولادت شریف، حضرت فخرِ آدم، سرورِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم موجبِ خیرات و برکاتِ دُنیوی و اُخروی ہے اور مَشرَب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ مولِد میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔[3]

رب کی خوشنودی کی طرف سبقت

فقیہ محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے رسالہ اثباتِ قیام میں فرماتے ہیں: مولِد شریف پڑھنے کے دوران حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت شریف کے ذکر کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا بے شک مستحب و مستحسن ہے جس

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

کے فاعل کو ثوابِ کثیر وفضلِ کبیر حاصل ہو گا کہ وہ تعظیم ہے اور کیسی ہے تعظیم ان نبیِ کریم صاحب خُلقِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے نورِ ایمان کی طرف لایا اوران کے سبب ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت ویقین میں داخل فرمایا تو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم میں خوشنودیِ ربُّ العالمین کی طرف دوڑنا ہے۔ (4)

امام ابن الجزری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ابولہب جیسے بدتر کافر کی قرآن میں مذمت آئی ہے مگر اس کے باوجود حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کی رات خوشی منانے کی وجہ سے جب اسے جہنم میں کسی قدر تخفیفِ عذاب نصیب ہوئی تو پھر اس مسلمان کے کیا کہنے جو آپ کی ولادت پر خوش ہوتا ہے، اور اپنی استطاعت کے مطابق آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں خرچ کرتا ہے۔ میری زندگانی کی قسم! اللہ کریم کی طرف سے اس کا بدلہ یہی ہو گا کہ وہ اپنے وسیع فضل سے اسے جنتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔ اہلِ اسلام زمانے سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ماہِ ولادت میں خوشی مناتے رہے ہیں، دعوتیں اور ضیافتیں کرتے ہیں، اس کی راتوں میں صدقات و خیرات کرتے ہیں، خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں، نیکیوں اور بھلائیوں کی کثرت کرتے ہیں اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا میلادِ مبارک پڑھتے اور ولادت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ان پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکات کے باعث فضل وعنایات کا اظہار ہوتا ہے۔ (5)

امت گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی

خلیلِ ملت مفتیِ اعظم پاکستان مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قیام وقتِ ذکرِ ولادتِ حضور خیر الانام علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوۃ والسلام، صدہا سال سے ممالکِ اسلامیہ میں رائج و معمول اور اکابر ائمہ وعلماء میں مقرر و مقبول ہے اور شرع میں خاص اس فعل سے ممانعت مفقود۔ اور جب تک شرع ممانعت نہ فرمائے کسی اور کا اس سے منع کرنا مردود ہے خصوصاً جبکہ حرمین طیبین، مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کہ مبدأ و مرجعِ دین و ایمان ہیں، وہاں کے اکابر علماء کرام اور چاروں مذاہب کے مفتیانِ ذوی الاحترام، مدّتہا مدّت سے اس فعل کے فاعل و عامل اور قائل و قابل رہے ہیں اور ائمہ معتمدین نے اسے بلاشبہ مستحب و مستحسن ٹھہرایا (تو بھلا) حرام و ناجائز و بدعتِ قبیحہ کیسا؟ اور جب اس مجلس وقیام کو عرب و عجم، مصرو شام، روم و اندلس اور دوسرے دیار و ممالکِ اسلام کے علماء معتمدین نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اس کے جواز و استحباب پر اجماع ہو گیا اور جو امر اجماعِ امت سے ثابت ہو وہ حق ہے۔ گمراہی نہیں۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرتی۔ (6)

علامہ ابنِ جوزی کا حسنِ اعتقاد

علامہ ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جس نے سردارِ انبیا، حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیدا فرمایا، اور عالمِ بالا میں ان کے مرتبے اور ذکر کو بلند فرمایا اور جس شخص نے آپ کی ولادتِ مبارکہ پر خوشی کا اظہار کیا، اس کے لیے جہنم سے بچاؤ اور پردہ بنادیا اور جس نے آپ کی ولادت کے موقع پر ایک درہم خرچ کیا، تو حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے لیے ایسی سفارش کریں گے جو مقبولِ بارگاہ ہو گی اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہر درہم کے بدلے دس درہم عطا فرمائے گا۔ پس اے امتِ محمد! تمہیں مبارک ہو کہ تم نے دنیا اور آخرت میں بہت بڑی بھلائی حاصل کرلی۔ (7)

اللہ پاک ہمیں اکابرین کی تعلیمات اور ان کے قدموں کے نشانات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ، ص50 (2) عقد الجوہر فی مولد النبی الازھر، ص11 (3) فیصلہ ہفت مسئلہ، ص50، 111 (4) فتاوی رضویہ، 26/ 507 بحوالہ اثبات القیام (5) مواہب لدنیہ، 1/ 78 (6) فیصلہ ہفت مسئلہ توضیحات و تشریحات، ص55 (7) مولد العروس، ص66۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 عورت کا جمعہ کے وقت میں خریداری کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مرد حضرات کے لیے تو جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا، ناجائز ہے لیکن خواتین پر تو جمعہ نہیں ہوتا ان کے لیے اس کے وقت میں خرید و فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جن افراد پر نمازِ جمعہ فرض ہے، ان کے لیے جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی نمازِ جمعہ کے لیے سعی کرنا واجب ہے۔ اس وقت خرید و فروخت اور ہر وہ کام جو سعی کے منافی ہو، ناجائز اور مکروہِ تحریمی ہے۔ البتہ عورتیں اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں یا وہ جمعہ کی نماز ادا کر چکے ہوں، ان کے لیے اس وقت آپس میں خرید و فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ تاہم ان کا ایسے اشخاص سے خرید و فروخت کرنا، ناجائز و گناہ ہے کہ جن پر جمعہ فرض ہے اور قریبی مسجد میں اذانِ جمعہ ہو چکی ہے اور ان لوگوں نے ابھی تک نمازِ جمعہ ادا بھی نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص پر جمعہ فرض ہے، اس پر سعی واجب ہو چکی ہے اب اگر وہ نمازِ جمعہ کی سعی کرنے کی بجائے خرید و فروخت کرے تو ممانعت کا مرتکب ہوتا ہے، اور خریدار اس فعل میں اس کی اعانت کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ بھی گناہگار ہوگا۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: ”(ویجب ترک البیع)۔۔۔وفی الکلام اشعار بان من لم تجب علیہ الجمعۃ مستثنی من الحکم کما فی القھستانی یعنی من لم تجب علیھما معا اما اذا وجبت علی احدھما دون الآخر اثما جمیعا لان الاول ارتکب النھی والثانی اعانہ علیہ“یعنی: بیع کو ترک کرنا واجب ہے اور عبارت میں اس بات کا اشارہ ہے کہ جس پر جمعہ واجب نہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے، جیسا کہ قہستانی میں ہے۔ یعنی وہ دونوں شخص جن میں سے کسی پر بھی جمعہ واجب نہ ہو۔ لیکن اگر ایک پر جمعہ واجب ہو اور دوسرے پر نہ ہو تو (خرید و فروخت کرنے سے) دونوں گناہگار ہوں گے، کیونکہ پہلے نے ممانعت کا ارتکاب کیا اور دوسرے نے اس کی مدد کی۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد01، صفحہ517)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

Go To Index

2 قرعہ اندازی کے ذریعے انعام کی ایک جائز صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل مختلف Shopping Malls، Marts وغیرہ میں اس طرح کی آفر ہوتی ہے کہ آپ مثلاً 10 ہزار یا فلاں رقم تک کی شاپنگ کرتے ہیں تو آپ کا نام قرعہ اندازی (Lucky Draw) میں ڈال دیا جائے گا اور اس میں مختلف انعامات موجود ہوتے ہیں۔ Lucky Draw میں جس کا نام نکلے گا اس کو وہ تمام انعامات مل جائیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ طریقہ کار کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس پر ملنے والے انعام کی کیا شرعی حیثیت ہے؟

نوٹ: اس میں ہمیں الگ سے کوئی رقم جمع نہیں کروانی ہے اگر ہم متعین قیمت تک کی خریداری کر لیتے ہیں تو وہ ہمارا نام قرعہ اندازی میں شامل کر لیں گے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق کمپنی کا مخصوص رقم تک کی خریداری کرنے پر قرعہ اندازی میں نام ڈالنا اور نام نکلنے پر مختلف انعامات دینا جائز و درست ہے کیونکہ مذکورہ طریقہ کار میں شرعاً کوئی خرابی نہیں جس کی وجہ سے اسے ناجائز قرار دیا جائے اور نہ ہی کمپنی قرعہ اندازی کے الگ سے کوئی پیسے لے رہی ہے بلکہ کمپنی نے اپنی مجموعی سیل (Sale) بڑھانے کے لیے یہ انعامی اسکیم نکالی ہے کہ فلاں رقم تک خریداری کرنے پر خریدار کا نام قرعہ اندازی میں ڈال دیا جائے گا پھر جس کا نام نکلے گا اس کو مختلف انعامات دے دیے جائیں گے۔ لہٰذا مذکورہ انعامات لینا جائز و درست ہے۔

مفتیِ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”کوئی شخص یا کمپنی اپنے مال کی بِکری بڑھانے کے لیے ایسا کرتی ہے کہ پیکٹ یا ڈبے کے اندر ایک کوپن رکھ دیتی ہے، جس پیکٹ میں سے ٹکٹ نکلے گا اس پر انعام دیا جائے گا۔ جن لوگوں کے پیکٹ میں وہ ٹکٹ نکلیں گے، تو ان میں قرعہ اندازی کر کے انعام دیا جائے گا یہ صورت جائز ہے۔ اسی طرح کوئی شخص قرعہ اندازی کر کے حج پر بھیجے تو یہ بھی جائز ہے۔“ (وقار الفتاویٰ، 3/275)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 جعلی نوٹ آگے چلانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے پاس کہیں سے 5000 کا جعلی نوٹ آگیا ہے جو کہ دیکھنے میں بالکل اصلی جیسا لگ رہا ہے بینک کی مشین سے چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ نوٹ جعلی ہے اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ نوٹ کس نے دیا ہے، کیا میں خود کو نقصان سے بچانے کے لیے یہ نوٹ آگے چلا سکتا ہوں کیونکہ مارکیٹ میں لوگوں کو پتا نہیں چلے گا اور یہ چلتا رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا جان بوجھ کر جعلی نوٹ آگے چلانا، ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس میں اپنے مسلمان بھائی کو دھوکا دینا ہے۔ اور دھوکا دہی کا معاملہ اس قدر سنگین ہے کہ مسلمان تو مسلمان، کافر کو دھوکا دینا بھی حرام ہے۔

چنانچہ کھرے کی جگہ کھوٹے سکے دینے سے متعلق، فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ”رد العدليات من له بصارة على أنها زيف فليس له أن يدفع إلى من يأخذها مكان الجيدة لأنه تلبيس وغدر كذا في القنية“ ترجمہ: اگر کسی شخص کو عدالی سکے لوٹائے گئے اور اسے معلوم ہے کہ یہ عدالی سکے کھوٹے ہیں تو اب اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان سکوں کو جید سکوں کی جگہ ایسے شخص کو دے دے جو انہیں قبول کر لے، کیونکہ یہ دھوکا اور خیانت ہے۔ اسی طرح قنیہ میں بھی مذکور ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 5/367)

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔“ (فتاویٰ رضویہ، 14/139)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچی جان حضرت اُمُّ الفضل رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں اپنا خواب عرض کیا: یارسولَ اللہ! آپ کے مبارک جسم کا حصہ میرے گھر آیا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا، فاطمہ کے یہاں بیٹا پیدا ہوگا اور تم اسے دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ جب حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو حضرت سیّدتنا اُمُّ الفضل رضی اللہ عنہا نے انہیں دودھ پلایا۔[1]

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ نواسے جن کی ولادت کی بشارت خواب کے ذریعے ان کی پیدائش سے پہلے ہی دے دی گئی ان کا نام مبارک حسن، کنیت ابو محمد جبکہ القابات تقی، سیّد، سِبطِ رسول اللہ اور سبطِ اکبر نیز آپ کو رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسولِ خدا کا پھول) بھی کہتے ہیں۔ حضرت سیّدنا امام ابو محمد حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضانُ المبارک 3 ہجری میں ہوئی۔[2]

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے لاڈلے نواسے کے کان میں اذان کہی[3] اپنے لُعابِ دَہن سے تحنیک (گھٹی) دی[4] اور دو دُنبوں کے ذریعے آپ کا عقیقہ کیا۔[5]

ہم شکلِ مصطفےٰ اے عاشقانِ رسول! یوں تو نواسۂ رسول امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے کثیر فضائل ہیں لیکن آپ کی ایک بڑی فضیلت و عظمت یہ ہے کہ آپ کی مبارک صورت اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتی جلتی ہے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک بار نمازِ عصر ادا فرما کر روانہ ہوئے تو امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کو بچّوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، آپ نے نواسۂ رسول کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور فرمانے لگے: میرے والد آپ پر قربان! آپ حضرت علی سے نہیں بلکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشابہ (یعنی ملتے جلتے) ہیں۔ حضرت سیدنا علیُّ المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم (جو اس وقت قریب موجود تھے یہ بات سن کر) ہنسنے لگے۔[6]

شفقتِ مصطفےٰ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

حسن رضی اللہ عنہ کو کبھی مبارک گود میں اُٹھائے تو کبھی مبارک کندھوں پر سوار کئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لاتے، کبھی آپ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لیے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد مانوس ہوگئے تھے کہ کبھی نماز کی حالت میں مبارک پیٹھ پر سُوار ہو جاتے۔[7]

راکبِ دوشِ مصطفٰے ایک مرتبہ حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام حسن کو مبارک کندھے پر سُوار کیے ہوئے تھے تو کسی نے عرض کی: نِعۡمَ الۡمَرۡکَبُ رَکِبۡتَ یَا غُلَامُ یعنی صاحبزادے! آپ کی سواری تو بڑی اچھی ہے۔ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وَنِعۡمَ الرَّاکِبُ ھُوَ یعنی سوار بھی تو کیسا اچھا ہے![8]

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں نماز پڑھاتے، (دورانِ نماز) حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ جو ابھی چھوٹے سے تھے تشریف لاتے اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سجدہ فرماتے تو وہ اُچھل کر آپ کی گردن شریف اور پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت آرام سے اپنا سرِ اقدس سجدے سے اٹھاتے اور انہیں شَفقت سے اُتارتے۔ (ایک مرتبہ نماز کے بعد) صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! آپ اس بچے کے ساتھ (شفقت و مہربانی) کا جو برتاؤ فرماتے ہیں وہ ہم نے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّہٗ رَیۡحَانَتِیۡ مِنَ الدُّنۡیَا یعنی یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔[9]

حضرت بَراء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم امام حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر اُٹھائے ہوئے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تُو بھی اس سے محبت فرما۔[10]

ایک بار حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر جلوہ گر تھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ (منبر پر) آپ کے برابر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی لوگوں کی طرف توجُّہ کرتے اور کبھی امام حسن کی طرف نظر فرماتے، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ ابۡنِیۡ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنۡ یُّصۡلِحَ بِہٖ بَیۡنَ فِئَتَیۡنِ عَظِیۡمَتَیۡنِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ یعنی میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔[11]

امام حسن مجتبیٰ کی خلافت امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کی شہادت کے بعد حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور اہلِ کوفہ نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور پھر چند شرائط کے ساتھ اُمورِ خلافت حضرت سیّدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے سپرد فرمادیئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تمام شرائط قبول کیں اور باہم صلح ہوگئی، یوں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ معجزہ ظاہر ہوا جو آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ پاک میرے اس فرزند کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔[12]

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ، مسلمانوں کی خیر خواہی، عبادت و ریاضت اور دیگر اوصافِ حَسَنہ سے بھرپور ہے۔ آپ کی مبارک سیرت کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے:

ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کردی حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری

درخواست پیش کی۔ آپ نے (پڑھے بغیر ہی) فرمایا: تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول! آپ اس کی درخواست کو پڑھ کر اس کے مطابق جواب دیتے تو بہتر تھا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذلت کی حالت میں کھڑا رہتا، اگر اللہ پاک مجھ سے اس بارے میں سوال فرمالے تو میں اس کا کیا جواب دوں گا؟[13]

10 ہزار درہم سے نواز دیا ایک مرتبہ کوئی شخص آپ رضی اللہُ عنہ کے پہلو میں بیٹھ کر اللہ پاک سے دس ہزار درہم کا سُوال کر رہا تھا۔ اس کی یہ دُعا سُن کر آپ گھر تشریف لائے اور اس کے لیے 10 ہزار درہم بھجوادیئے۔[14]

سب کچھ خیرات کر دیا سیّدُ الْاَسْخِیاء حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے 2 مرتبہ اپنے گھر کا سارا جبکہ 3 مرتبہ آدھا مال و اسباب اللہ پاک کی راہ میں خرچ فرمایا۔[15]

25 پیدل حج حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے (مدینۂ منورہ سے مکۂ مکرّمہ) پیدل چل کر 25 حج ادا فرمائے۔[16]

وفات آپ رضی اللہُ عنہ نے 5 ربیعُ الاوّل 50ھ کو مدینۂ منورہ میں اس دارِ ناپائیدار سے رحلت فرمائی۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر 47 سال تھی۔[17]

نمازِ جنازہ آپ رضی اللہُ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہُ عنہ نے پڑھائی جو اس وقت مدینۂ منورہ کے گورنر تھے۔ امام حسین رضی اللہُ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو جنازہ پڑھانے کے لیے آگے بڑھایا۔[18]

جنازے میں لوگوں کا رش حضرت ثَعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ کی تدفین جنّتُ البقیع میں (اپنی والدۂ ماجدہ کے پہلو میں) کی گئی، میں نے جنّتُ البقیع میں لوگوں کا اس قدر اِژدِحام (Crowd) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔[19]

امام حسن کی اولاد آپ رضی اللہُ عنہ کی کثیر اولاد تھی، امام ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کے شہزادوں کی تعداد 15 اور صاحبزادیوں کی تعداد 8 لکھی ہے۔[20] جبکہ امام محمد بن احمد ذَہبی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ رضی اللہُ عنہ کے 12 شہزادوں کے نام لکھے ہیں: حسن، زید، طلحہ، قاسم، ابو بکر اور عبد اللہ، ان 6 نے اپنے چچا جان سَیِّدُ الشُّہَدا حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہُ عنہ کے ساتھ میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بقیہ 6 یہ ہیں: عَمرو، عبد الرّحمٰن، حسین، محمد، یعقوب اور اسمٰعیل رحمۃُ اللہِ علیہم اجمعین۔ امام حسن رضی اللہُ عنہ کی آل (یعنی حَسَنی سیدوں) کا سلسلہ حضرت سیّدُنا حسن مُثَنّٰی اور حضرت سیّدُنا زید رضی اللہ عنہما سے چلا۔[21]

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا[22]

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ پر اللہ پاک کی رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الذریۃ الطاہرۃ للدولابی، ص72 (2) طبقات ابن سعد، 6/352 (3) معجم کبیر، 1/313، حدیث: 926 (4) البدایۃ والنہایہ، 5/519 (5) نسائی، ص688، حدیث: 4225 (6) بخاری، 2/486، حدیث: 3542 (7) امام حسن کی 30 حکایات، ص4 (8) ترمذی، 5/432، حدیث: 3809 (9) مسند بزار، 9/111، حدیث: 3657 (10) ترمذی، 5/432، حدیث: 3808 (11) بخاری، 2/214، حدیث: 2704 (12) سوانح کربلا، ص96 ملخصاً (13) احیاء العلوم، 3/304 (14) تاریخ ابن عساکر، 13/245 (15) حلیۃ الاولیاء، 2/47، حدیث: 1434 (16) سیر اعلام النبلاء، 4/387 (17) تقریب التہذیب، ص240 (18) الاستیعاب، 1/442 ملخصاً (19) الاصابہ، 2/65 (20) المنتظم، 5/225 (21) سیر اعلام النبلاء، 4/401 (22) حدائقِ بخشش، ص246۔

Go To Index

اپنے بُزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

ربیعُ الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 106 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الاوّل 1439ھ تا 1447ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ خزرجی انصاری رضی اللہُ عنہ بدری صحابی اور بہادر و نڈر مجاہد تھے، مواخاتِ مدینہ میں قدیم الاسلام مہاجر صحابی حضرت عتبہ بن غزوان قرشی رضی اللہُ عنہ کے بھائی بنائے گئے، غزوۂ اُحد اور جنگِ یمامہ میں شجاعت کے جوہر دکھائے، تمام غزوات میں شریک رہے، جنگِ یمامہ (ربیع الاول 12ھ) میں شہید ہوئے۔(1)

2 حضرت ابوسہیل عبدُاللہ بن سہیل قرشی عامری رضی اللہُ عنہ کی پیدائش 13 قبل بعثت مکہ مکرمہ میں قریش کے ذہین و معزز سردار حضرت سہیل بن عمرو کے ہاں ہوئی۔ آپ اولین مسلمانوں سے ہیں، حبشہ و مدینہ ہجرت کی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، معرکۂ یمامہ (ربیع الاول 12ھ) میں 38 سال کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔(2)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

3 محدثِ کبیر شیخ عبدُاللہ بن نُمیر خارفی ہمدانی رحمۃُ اللہِ علیہ روای حدیث، ثقہ و صدوق، کثیر الروایات اور فنِ حدیث میں نمایاں شخصیت تھے۔ آپ کا وصال ربیع الاول 199ھ کو کوفہ میں ہوا۔ نمازِ جنازہ ان کے قریبی دوست شیخ محمد بن بشر عبدی نے پڑھائی۔(3)

مزار حضرت مولانا محمد بشیر احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ

4 قاضی حلب شیخ ابومحمد عبدُاللہ بن محمد جمال مالکی نحریری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 740ھ میں ہوئی اور 12 ربیع الاول 807ھ کو قصبہ سرمین (شام) میں وصال ہوا۔ آپ جید عالم دین وفقیہ، قاضی و مدرس، ذہین و فطین، فقیہ، علم حدیث، فقہ، تاریخ اور تصوف کے ماہر، خوش مزاج تھے۔(4)

5 شیخ عبدالکبیر بن شیخ محمد بن عبدالواحد حسنی کتانی رضی اللہُ عنہ جلیل القدر امام، محدث، مسند العصر، وسیع المطالعہ، متبع سنت، بہترین کاتب، شیخ طریقت، منکسر المزاج، الانتصار لآل النبی المختار سمیت کئی کتب ورسائل کے مصنف اور صالح بزرگ تھے۔ بانی طریقہ کتانیہ شیخ محمد بن عبدالکبیر حسنی کتانی آپ کے قابلِ فخر فرزند تھے۔ آپ کا وصال 23 یا 26 ربیع الاول 1333ھ کو ہوا، تدفین زاویہ کتانیہ محلہ قطانین، فاس، مغرب (مراکش) میں کی گئی۔(5)

6 تلمیذِ محدثِ اعظم پاکستان، خطیبِ پاکستان حضرت مولانا محمد بشیر احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1346ھ کو آبائی گاؤں 362 گ ب جھوک منصب خاں تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 10 ربیع الاول 1425ھ کو ہوا۔ تدفین مائی شاہ فریدیہ قبرستان ساہیوال سٹی میں کی گئی۔ بعد میں مزار کی تعمیر ہوئی۔ آپ فاضل جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد، جید عالم دین، بہترین

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

خطیب اور جامع مسجد مہاجرین و مسجد مدینہ کے امام تھے۔[6]

7 تلمیذ حجۃُ الاسلام و صدرُ الشریعہ، شیخ العلماء حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی گھوسی رحمۃُ اللہِ علیہ اعظم گڑھ میں 1320ھ میں پیدا ہوئے اور 6 ربیع الاول 1397ھ کو جائے پیدائش میں فوت ہوئے۔ آپ استاذ العلماء، شیخ الحدیث، ماہر عربی ادب، سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے مجاز، صدر المدرسین اور محشی کتب درس نظامی تھے۔[7]

8 علمبر دارِ مسلکِ اعلیٰ حضرت مولانا حافظ محمد اسلم رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1951ء کو محلہ حسین پورہ، حافظ آباد پنجاب میں ہوئی اور 24 ربیع الاول 1434ھ کو وصال فرمایا، مزار جامعہ اسلامیہ رضویہ عید گاہ مسجد، گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ سے متصل ہے۔ آپ حافظِ قرآن، فارغ التحصیل گلستان محدثِ اعظم فیصل آباد، مرید نباض قوم علامہ حاجی ابو داؤد محمد صادق، کئی مساجد کے امام و خطیب اور بانی تھے۔[8]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

9 حضرت سیّد محمد مدنی حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 12 رمضان 299ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوئی اور یہیں 17 ربیع الاول 415ھ کو طویل عمر پاکر فوت ہوئے، تدفین جنت البقیع میں کی گئی، آپ نے اپنے والد حضرت سیّد داؤد امیر رحمۃُ اللہِ علیہ سے 349ھ میں خلافت پائی۔ آپ عالم، فاضل اور متقی تھے۔[9]

10 حضرت سید گدا رحمٰن ثانی قندھاری رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت سید شمس الدین عارف رحمۃُ اللہِ علیہ کے خلیفہ، حضرت سید محبوب شاہ قندھاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرزند دلبند تھے، آپ ظاہری و باطنی حسن سے مالامال اور طریقت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، آپ نے 12 ربیع الاول 917ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک خیبر بالائی اوسط میں ہے۔[10]

11 حضرت خواجہ زاہد وخشی رحمۃُ اللہِ علیہ علّامہ خواجہ یعقوب چرخی کے نواسے اور خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃُ اللہِ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے، آپ جامع علم ظاہری و باطنی، مرشد کامل، تصرف

مزار حضرت خواجہ زاہد وخشی رحمۃُ اللہِ علیہ

عظیم اور استعداد و قابلیت میں اعلیٰ تھے۔ آپ کا وصال یکم ربیع الاول 936ھ کو کچک وخشی وَر (Kichik Vakhshivor) صوبۂ سرخندریا، ازبکستان میں ہوا اور یہیں مزار ہے۔[11]

12 عروۃ الوثقیٰ، مجدد الدین حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 10 شوال 1007ھ کو سرہند شریف (مشرقی پنجاب، ہند) میں ہوئی اور یہیں 9 ربیع الاول 1079ھ کو وفات پائی، آپ جید عالم دین، شیخ طریقت، والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے سچے جانشین اور کثیر الفیض بزرگ تھے۔[12]

13 صاحبزادۂ مخدوم الاولیاء، تاج الاصفیاء حضرت مولانا سید مصطفیٰ اشرف رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش ذوالقعدہ 1311ھ کو ہوئی اور 17 ربیع الاول 1376ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالم دین، شیخ طریقت اور شبیہ غوث اعظم سید علی حسین اشرفی کے صاحبزادے اور خلیفہ تھے، مولانا سید ابو الفتح مجتبیٰ اشرف اور علامہ سید حامد اشرف آپ کے قابل فخر صاحبزادگان ہیں۔[13]

---

(1) اسد الغابۃ، 2/524، 525-6/102، 103 (2) الاستیعاب، 3/57 (3) طبقات ابن سعد، 6/364 (4) الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، 5/42، 43 (5) موسوعہ اعلام المغرب، جز8، 2886، 2887 (6) ایک علمی گھرانے کا سفر، ص2 تا 5 (7) سیرت صدر الشریعہ، ص231، 232 (8) پمفلٹ: مختصر سوانح مولانا محمد اسلم رضوی (9) اتحاف الاکابر، ص160-تذکرہ مشائخ قادریہ، ص56 (10) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، 109، 110 (11) حضرات القدس، دفتر اول، ص248، 255 (12) تاریخ مشائخ نقشبند، 401 تا 418 (13) مخدوم الاولیاء، ص392، 393 وغیرہ۔

Go To Index

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شہزاد یونس عطّاری مَدَنی*

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک اچھے محرِّر، مؤلِّف، مصنِّف، شفقت کرنے والے ذمّہ دار اور دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ سے بہت محبّت کرنے والے ایک مخلص اور قابلِ اعتماد عالمِ دین تھے۔ تقریباً 6 سال طویل علالت کے بعد 16 اپریل 2026ء مطابق 27 شوّال شریف 1447ھ کو کراچی میں انتقال فرماگئے۔

ستمبر 2005 میں جب میں نے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) میں باقاعدہ علمی کام کا آغاز کیا تو اس وقت المدینۃ العلمیہ کے ناظمِ اعلیٰ مولانا ابو رجب رحمۃ اللہ علیہ تھے، آپ کے ماتحت کام کرنے کا تقریباً 19 سال تک ایک علمی و تربیتی سفر کا سلسلہ رہا، آپ سے بہت سی باتیں اور کام کے انداز سیکھنے کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً زندگی کے دیگر معاملات بھی سیکھنے کا موقع ملتا رہا ہے، آپ کی شفقتوں اور انفرادی کوشش کی برکت سے مجھے ایک ساتھ 28 ماہ ملک و بیرونِ ملک قافلے میں سفر کرنے کا موقع بھی ملا، الحمدُ للہِ الکریم۔ آیئے! آپ کی زندگی کے چند پہلوؤں کے بارے میں پڑھتے ہیں:

تحریری خدمات آپ کی تحریری خدمات قابلِ تعریف ہیں، المدینۃ العلمیہ میں آنے سے پہلے آپ کو عاشقانِ رسول کے ایک معاصر اشاعتی ادارے کی کتابوں کی کمپوزنگ، فارمیشن، تلاش مواد، پروف ریڈنگ، تحریری معاونت اور کتب و رسائل کی تالیف کا 5 سال کا تجربہ تھا۔

المدینۃ العلمیہ میں آپ نے سن 2004ء سے 2026ء تک (تقریباً 22 سال) کے عرصے میں ترجمہ، تصنیف، تخریج، تحقیق وغیرہ کے 250 سے زیادہ کتب و رسائل کے پروجیکٹس پر کام کیا اور آپ کی زیرِ نگرانی مکمل ہونے والے پروجیکٹس کی تعداد بھی 200 سے زائد ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں لکھے جانے والے مضامین اس کے علاوہ ہیں۔

جیسا کہ آپ نے پڑھا کہ مولانا ابو رجب رحمۃ اللہ علیہ کو دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی سے بے پناہ محبّت اور عقیدت تھی، اور بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ بھی آپ سے بہت محبّت فرماتے اور آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ اسی محبّت و عقیدت کے سبب المدینۃ العلمیہ میں آپ کے کام کی ذمّہ داریوں کا ایک حصّہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے علمی کاموں سے متعلق بھی رہا ہے۔

عقیدت کا انداز ایک واقعہ جو میرے ذہن میں ہمیشہ نقش رہے گا، وہ یہ کہ فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب "آدابِ طعام" پر کام کے دوران امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے جب بھی کوئی کام آتا تھا تو اس میں کوئی علمی نکتہ، عبارات کی درستی اور تخریج کے حوالے سے ایسے باریک نکات ہوتے کہ جنہیں حل کرنا ہمارے لیے بسا اوقات کافی مشکل ہو جاتا تھا۔

ایک مرتبہ مولانا ابو رجب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ "امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے آنے والا کام کیسا ہوتا ہے؟" میں نے عرض کی کہ بعض اوقات کام کافی مشکل ہوتا ہے اور اسے حل کرنے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس پر مولانا ابو رجب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا جو ان کی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

سے گہری عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے ہمیں کوئی کام ملتا ہے، تو اس کام کی برکت سے اللہ پاک ہماری صلاحیتوں میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے۔

سبحٰن اللہ! یہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے آنے والے کام کو ایک نعمت اور اپنی علمی ترقّی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

شفقت کا انداز طلبہ اور ماتحت اسلامی بھائیوں پر شفقت اور سمجھانے کا آپ کا انداز بہت مضبوط اور پُر دلیل ہوتا تھا، گویا فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم: "حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے۔" (ترمذی، 4/314، حدیث: 2696) کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو حکمتِ عملی، دیانت داری اور شفقت کے ساتھ سمجھاتے اور تربیَت کرتے کہ سامنے والا کم ہی آپ کی بات ٹال پاتا اور آپ کی کہی بات پر عمل کرنے کا عزم کر لیتا تھا، اس کی ایک جھلک پڑھئے اور اپنے اندر دوسروں کے لیے نرمی اور شفقت والے انداز کو زندہ رکھئے، چنانچہ

ایک مدنی اسلامی بھائی جو آپ کے شاگرد ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی ہی کوششوں سے المدینۃ العلمیہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، وہ اپنی کچھ ذاتی مصروفیات کے سبب المدینۃ العلمیہ میں آئے دن تاخیر سے آتے اور چھٹیاں بھی کرتے رہتے تھے، پہلے تو انہوں نے کسی کے ذمّے لگایا کہ اسے سمجھاؤ کہ چھٹیاں نہ کرے کہ علمی کارکردگی کے نقصان کے ساتھ ساتھ مالی طور پر بھی آپ کو نقصان ہو رہا ہے، پھر خود بھی ان کو سمجھایا اور آپ کا سمجھانا کارگر ثابت ہوا، اس کے بعد ان مدنی اسلامی بھائی نے اپنی چھٹیوں اور تاخیر سے آنے کی عادت پر الحمدللہ الکریم کنٹرول کر لیا۔

بچّوں پر شفقت اور ملاقات کا انداز بچّوں کی علمی و معاشرتی تربیَت کے ساتھ ساتھ ان سے ملاقات کا انداز بھی نرالہ تھا، اکثر دیکھا جاتا کہ آپ کے چھوٹے شہزادے (حافظ کرم عطاری) حفظ کے دوران مدرسۃ المدینہ سے چھٹی کے بعد جب آپ کے پاس آتے تو آپ ان سے گرم جوشی اور خوشی کے انداز میں ملاقات کرتے اور سبحٰن اللہ، ماشآء اللہ کہتے ہوئے ان کا استقبال کرتے اور خیریت وغیرہ معلوم کرتے تھے۔

خیر خواہی کا جذبہ آپ طلبہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی کیا کرتے، ان کی آسانیوں اور بھلائیوں کی طرف رہنمائی کرتے اور تنظیمی و اِداراتی مسائل کو حل کرنے میں ہر ممکن تعاون کیا کرتے تھے، جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ مَنفعَت نشان ہے: تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے فائدہ پہنچانا چاہیے۔

(مسلم، ص931، حدیث: 5729)

المدینۃ العلمیہ کے ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں ایک بار وقتِ اجارہ (یعنی ڈیوٹی ٹائم) ختم ہونے کے بعد بھی کام میں مصروف رہا، جب کام مکمل کر لیا تو ابورجب صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ناظم صاحب کو بتا کر اپنا اضافی وقت (یعنی اوور ٹائم) نوٹ کروا دیجیے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ میں نے جو اضافی وقت کام کیا ہے، مجھے اس محنت کا پورا معاوضہ ملے اور آپ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ ہر حق دار کو اس کا جائز حق لازمی ملے اور کسی کی محنت ضائع نہ ہو۔

مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زیادہ صدمہ ہمیں اس لیے بھی ہے کہ آپ جامعۃ المدینہ کے سینئر استاذ ہونے کے ساتھ ساتھ المدینۃ العلمیہ میں ایک سینئر مصنف اور ہمارے ذمّہ دار کی حیثیت سے ہمارے درمیان موجود تھے۔

اللہ پاک ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنے، اچّھی تربیَت کرنے اور ہر ممکن اور جائز تعاون کرنے والا بنائے اور اللہ پاک مرحوم کی علمی و تنظیمی خدمات قبول فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قبر پر اپنی کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

Go To Index

سفرنامہ

جنوبی افریقہ اور لیسوتھو کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں اس سال براعظم افریقہ کے دو ممالک جنوبی افریقہ اور لیسوتھو کے چند روزہ سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔

25مارچ2026ء بروز بدھ جنوبی افریقہ کے شہر جوہانسبرگ پہنچے جہاں عید الفطر کا چوتھا دن تھا۔ رات کے وقت فیضانِ مدینہ جوہانسبرگ میں اسلامی بھائیوں کے ساتھ عید کے حوالے سے ملاقات، محفلِ نعت اور مختصر بیان کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد عاشقانِ رسول کے ساتھ لنگر تناول کرنے کا شرف بھی نصیب ہوا۔ یاد رہے جوہانسبرگ جنوبی افریقہ کا سب سے بڑا اور معاشی اعتبار سے اہم ترین شہر ہے۔ مختلف زبانوں، ثقافتوں اور قوموں کے لوگ یہاں آباد ہیں، جبکہ مسلمانوں کی بھی ایک اچھی تعداد موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں دینی سرگرمیاں بھی بھرپور انداز میں جاری ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا فیضانِ مدینہ عاشقانِ رسول کے لیے ایک اہم روحانی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگلے دن جمعرات کو جوہانسبرگ سے پریٹوریا (Pretoria) پہنچے، جوہانسبرگ سے پریٹوریا کا فاصلہ تقریباً ساٹھ کلومیٹر ہے۔ یہ شہر جنوبی افریقہ کا انتظامی دارالحکومت کہلاتا ہے اور علمی و دینی سرگرمیوں کے اعتبار سے بھی اہم مقام رکھتا ہے۔ پریٹوریا میں واقع جامع مسجد فیضانِ جیلان میں حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالنبی حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں ایک سنتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس موقع پر مجھے بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور ایک انتہائی خوش آئند خبر سننے کو ملی کہ حضرت مفتی عبدالنبی حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی گرانقدر تفسیرِ قرآن "مفتاحُ الاحسان" کی اشاعت کا اعلان اور رونمائی کی جارہی ہے۔ آپ اس وقت دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں مگر اللہ پاک نے مفتی صاحب کو یہ سعادت بخشی کہ آپ کی علمی کاوش ایک عظیم صدقۂ جاریہ بن کر امتِ مسلمہ تک پہنچ رہی ہے۔

مفتی عبدالنبی حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات صرف اسی تفسیر تک محدود نہیں بلکہ آپ نے امامِ اہلِ سنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" کا انگریزی ترجمہ بھی کیا، جو مکتبۃ المدینہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح انگلش میں جوازِ میلادالنبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)، مسجد

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُالحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

میں ذکر بالجہر کے جواز کی صورت، مسئلہ تین طلاق، شانِ امیرِ معاویہ وغیرہ موضوعات پر کتب ورسائل اور تفصیلی فتاویٰ بھی تحریر فرمائے، نیز نو مسلم افراد کی دینی راہنمائی کے لیے ”ویل کم ٹو اسلام“ نامی کتاب تصنیف فرمائی۔

اگلے دن جمعہ تھا تو فیضانِ مدینہ جوہانسبرگ میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے حاضری ہوئی اور اَلحمدُ لِلّٰہ! پہلے بیان کرنے اور پھر نماز پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز کے بعد خیر خواہی اور پھر ایک طویل سفر کے لیے روانگی تھی اور ہمارا یہ سفر فری اسٹیٹ کا تھا جو جنوبی افریقہ کا ایک اہم صوبہ ہے، لیڈی برانڈ (Ladybrand) اسی صوبے کا ایک خوبصورت سرحدی شہر ہے۔

لیڈی برانڈ میں واقع دعوتِ اسلامی کے عظیم الشان فیضانِ مدینہ اور جامعۃ المدینہ کا وزٹ اس سفر کے یادگار ترین لمحات میں سے ایک تھا۔ دنیا کے ایک نسبتاً دور دراز علاقے میں اتنا منظم، خوبصورت اور فعال دینی مرکز دیکھ کر دل خوشی سے جھوم اٹھا۔

جامعۃ المدینہ کی عمارت، طلبہ کا ماحول اور دینی سرگرمیاں اس حقیقت کی گواہی دے رہی تھیں کہ دعوتِ اسلامی جہاں بھی پہنچتی ہے وہاں علمِ دین کی شمع روشن کر دیتی ہے۔ واقعی ایمان تازہ ہوگیا کہ دنیا کے اس کونے میں بھی دعوتِ اسلامی نے علمِ دین کا اتنا خوبصورت مرکز قائم کر رکھا ہے۔

اس کے بعد اگلے دن ہفتے کو ہم افریقہ کے ایک دوسرے ملک ”لیسوتھو“ کے دار الحکومت ماسیرو (Maseru) پہنچے اور وہاں جامع مسجد الرؤف میں حاضری ہوئی۔ یہ ایک وسیع اور خوبصورت مسجد ہے۔ مسجد کے امام صاحب بھی دعوتِ اسلامی سے وابستہ اور ذمہ دار ہیں۔ مسجد کے ساتھ ہی جامعۃ المدینہ للبنات بھی قائم ہے جہاں بچیوں اور خواتین کی دینی تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! یہاں ایک شاندار اجتماع منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی جبکہ اسلامی بہنوں نے بھی پردے کے اہتمام کے ساتھ اجتماع میں شرکت کی۔ بیان کے بعد لنگر کا اہتمام تھا اور پھر رات گئے تک ملاقاتوں، سوال و جواب اور دینی مشاورت کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا کہ ایک چھوٹے سے افریقی ملک میں بھی دعوتِ اسلامی کا پیغام محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ لوگوں کے دلوں تک پہنچ رہا ہے۔ اسی رات دوبارہ جنوبی افریقہ واپسی ہوئی اور لیڈی برانڈ میں قیام کیا۔

اگلے روز اتوار کو یہاں سے جوہانسبرگ واپسی کا سفر شروع ہوا۔ راستے میں جنوبی افریقہ کے شہر ”ویلکم (Welkom)“ میں قیام کا موقع ملا۔ یہاں دعوتِ اسلامی نے فیضانِ مدینہ کے لیے جگہ حاصل کر رکھی ہے جو مستقبل میں دینی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز بنے گی، اِن شآءَ اللہ۔ نمازِ عصر کے بعد یہاں ایک سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مقامی اسلامی بھائیوں کا جوش و جذبہ اور دین سے محبت قابلِ رشک تھی۔ اس کے بعد جوہانسبرگ واپسی ہوئی۔

30 مارچ تا 1 اپریل 2026 سفر کے دوران جنوبی افریقہ کے ذمہ داران کے ساتھ مختلف نشستیں اور مشورے بھی ہوتے رہے۔ بالخصوص 16 اور 17 مئی کو منعقد ہونے والے دو روزہ عظیم اجتماع کے حوالے سے تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ اس اجتماع میں نگرانِ شوریٰ کی متوقع تشریف آوری کے پیشِ نظر تیاریوں کا جائزہ لیا گیا، مختلف شعبہ جات کی ذمہ داریوں پر گفتگو ہوئی اور دینی کاموں کے فروغ کے حوالے سے بھی اہم مشورے کیے گئے اور اس کے بعد جوہانسبرگ سے پاکستان واپسی ہوئی۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے، اس سے وابستہ تمام عاشقانِ رسول کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور ہمیں بھی اخلاص کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سیرت و شمائل مبارکہ اور رسائلِ امیرِ اہلِ سنت

مولانا محمد آصف اقبال عطاری مَدَنی*

حضور نبیِ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ، معجزات، دعوت و تبلیغ کی جدوجہد، مصائب و آلام پر صبر و استقامت، اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے دی گئی بے مثال قربانیوں کا مطالعہ ایمان کی مضبوطی، عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فروغ اور کردار سازی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ سیرتِ نبوی کا ہر پہلو انسانیت کے لیے ہدایت، راہنمائی اور کامیابی کا پیغام رکھتا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنی منفرد دعوتی و اصلاحی طرزِ تحریر کے ذریعے سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختلف گوشوں کو نہایت آسان، دلنشین اور مؤثر انداز میں عوام الناس تک پہنچایا ہے۔ ان رسائل میں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ باسعادت، اعلانِ نبوت، معجزات، دعوتِ دین، کفار کی مخالفت، صبر و استقامت، غزوات، میلادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکات اور دیگر اہم موضوعاتِ سیرت کو قرآن و حدیث، واقعات و حکایات اور اصلاحی نکات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان رسائل کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف تاریخی معلومات فراہم نہیں کرتے بلکہ قاری کے دل میں محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیدا کرتے، سنتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرتے اور عملی زندگی کی اصلاح کا سامان بھی فراہم کرتے ہیں۔ آیئے! ان رسائل کا موضوعاتی اور شماریاتی جائزہ لیتے ہیں:

بُڈھا پُجاری (صفحات:32) رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دنیا میں تشریف لانے اور اعلانِ نبوت فرمانے سے قبل دنیا کے حالات بہت خراب تھے، انسانیت اور اخلاقیات نام کی چیز ہی ناپید تھی۔ اس رسالے میں اسلام کی تشریف آوری سے قبل دنیائے عرب و عجم، اہلِ ایران و تُرک اور باشندگانِ ہند کی جہالتوں کا بیان ہے۔ پھر حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری، مبارک زندگی کے پہلے 40 سال اور غارِ حرا کی عبادات، پہلی وحی، اعلانِ نبوت، دعوتِ اسلام کا آغاز، ابتدائی حالات، کفار کی جانب سے سخت مخالفتوں اور رکاوٹوں کے سلسلے اور امام

* رکنِ مجلس اسلامک ریسرچ سنٹر
المدینۃ العلمیہ، کراچی

الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بلند ہمتی و عظیم استقامت کی تفصیلات، نیکی کی دعوت کی ترغیب، سنت کی فضیلت اور ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب ذِکر ہوئے ہیں۔ اس رسالے میں 12 آیاتِ مبارکہ، 8 احادیثِ طیبہ، 9 شرعی مسائل، 8 اقوال و فرامین اور 6 حکایات و واقعات درج ہیں۔

سیاہ فام غلام (صفحات:48) ربِّ کریم نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار معجزات سے نوازا۔ اس رسالے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات جیسے چہرے کو روشن کرنا، دورانِ گفتگو دانتوں کی باریک کھڑکیوں سے نور نکلنا، قوتِ حافظہ عطا فرمانا، غیبی خبر دینا، اپنے والدینِ کریمین اور دیگر فوت شدہ لوگوں کو زندہ کر دینا وغیرہ 12 معجزات بیان ہوئے ہیں۔ ضمنی طور پر حضور رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بے مثال بشریت، نورانیت اور عِلْمِ غیب کا بیان بھی ہے، اللہ پاک کے لیے محبت رکھنے کے 8 فضائل اور آخر میں 14 مدنی پھولوں کی صورت میں ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب رسالے کا حصہ ہیں۔ مجموعی طور پر رسالہ 2 آیاتِ مبارکہ، 17 احادیثِ طیبہ، 5 شرعی و فقہی احکام، 7 مدنی پھولوں اور 6 واقعات پر مشتمل ہے۔

بھیانک اونٹ (صفحات:32) توحید و رسالت کی تبلیغ کرنے اور نیکی کی دعوت دینے والوں کو تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خود حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی راہِ خدا میں بہت تکالیف برداشت فرمائیں۔ اس رسالے میں 2 قرآنی آیات، 19 احادیثِ مبارکہ، 14 مسائل، 2 اقوال اور 12 سیرت کے واقعات ذِکر کیے گئے ہیں۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آزمائشوں کا دل سوز تذکرہ، طائف کا لرزہ خیز سفر، شِعْبِ ابی طالب اور سوشل بائیکاٹ کا دردناک واقعہ، نیکی کی دعوت کی فضیلت و عظمت، نیک اعمال کی کچھ تفصیل اور آخر میں بیٹھنے کی سنتیں اور آداب تحریر ہیں۔

نور والا چہرہ (صفحات:32) رحمتِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بچپن انتہائی حَسین اور باکمال تھا۔ اس رسالے میں مسلمان بچوں کے دلوں میں آقائے دو جہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت بٹھانے اور بڑھانے کے لیے آپ کے خوب صورت بچپن کے پیارے پیارے واقعات ہیں بالخصوص آپ کے مبارک ہاتھوں کے 8 حیرت انگیز کمالات درج ہیں اور ویڈیو گیمز کے دینی و دنیاوی نقصانات، ان سے ہونے والی بیماریاں، لرزہ خیز تباہ کاریاں اور ان کی نحوست کے 14 عبرت ناک واقعات تحریر کیے گئے ہیں۔

صُبحِ بہاراں (صفحات:36) عیدِ میلادُ النبی اہلِ ایمان کی پہچان ہے، عاشقانِ رسول ہر سال 12 ربیعُ الاول کو جَشنِ ولادت مناکر اپنا ایمان تازہ کرتے اور رحمتوں اور برکتوں سے اپنا دامن بھرتے ہیں۔ یہ رسالہ 3 قرآنی آیات، 7 احادیثِ طیبہ، 4 معجزاتِ مصطفےٰ، 6 اقوال و فرامین اور 9 حکایات و واقعات پر مشتمل ہے۔ جَشنِ ولادت منانے کی شرعی حیثیت، اس کی برکات و ثمرات، ولادت کی خوشی میں جھنڈے، جلوسِ میلاد اور دعوتِ اسلامی کا جَشنِ ولادت منانے کا انداز، عید میلاد منانے کے طریقے، شرعی احکام اور احتیاطوں کے 12 مدنی پھول درج ہیں۔ آخر میں جَشنِ ولادت کے متعلق امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا مکتوب اور جَشنِ وِلادت منانے کی نیتیں رسالے کی زینت ہیں۔

ابوجہل کی موت (صفحات:26) مشرکینِ مکہ کے سرغنہ ابوجہل کو حدیثِ پاک میں اس امت کا فرعون کہا گیا ہے۔ اس رسالے میں ابوجہل کی موت اور عبرتناک انجام کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ غزوۂ بدر کے حالات، اہلِ حق کی بے سروسامانی اور کفار کا سامانِ عیش و جنگ، فرشتوں اور حضرت جبرائیل علیہمُ السّلام کے ذریعے اہلِ ایمان کی مدد اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے جذبہ جہاد کا تذکرہ ہے۔ 3 آیاتِ طیبہ، 6 احادیثِ کریمہ، 2 اقوال اور 10 واقعات پر مشتمل رسالے کے آخر میں "سفر" کے متعلق 32 مسائل و احکام اور آداب تحریر ہیں۔

Go To Index

وطن کی رونق مدارس سے ہے

مولانا ابوالحسن عطاری مدنی*

وطن محض زمین کے ایک ٹکڑے کا نام نہیں بلکہ وہ ایک نظریہ، ایک تہذیب، ایک تاریخ، ایک شناخت اور ایک مشترکہ شعور کا عنوان ہے۔ کسی بھی ملک کی اصل طاقت اس کے بلند و بالا محلات، وسیع شاہراہوں، جدید اسلحہ خانوں یا مضبوط معیشت میں ہی پوشیدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کی حقیقی قوت میں اس قوم کے ایمان، کردار، علم، اخلاق اور فکری استحکام کا بھی اہم حصہ ہوتا ہے۔ یہی وہ عناصر ہیں جو کسی ریاست کو صرف ایک جغرافیہ نہیں بلکہ ایک زندہ اور پائیدار قوم بنا دیتے ہیں۔ اگر یہ بنیادیں کمزور ہو جائیں تو ترقی یافتہ ریاستیں بھی اندر سے کھوکھلی ہو جاتی ہیں، اور اگر یہ بنیادیں مضبوط ہوں تو محدود وسائل رکھنے والی قومیں بھی دنیا کی قیادت کا منصب سنبھال لیتی ہیں۔

پاکستان کا نظریاتی تشخص اور مدارس کی ضرورت

پاکستان کا قیام بھی محض ایک سیاسی یا جغرافیائی واقعہ ہی نہیں تھا بلکہ یہ ایک نظریاتی انقلاب بھی تھا۔ برصغیر کے مسلمانوں نے اس خطۂ زمین کا مطالبہ اس لیے نہیں کیا تھا کہ انہیں صرف ایک الگ حکومت مل جائے، بلکہ ان کی خواہش تھی کہ انہیں ایسی ریاست نصیب ہو جہاں اسلام کے مطابق زندگی بسر کرنا آسان ہو، قرآن و سنت کی تعلیمات کو فروغ ملے، اسلامی تہذیب محفوظ رہے اور آنے والی نسلیں اپنی دینی و ملی شناخت کے ساتھ پروان چڑھ سکیں۔ اسی لیے پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریے پر رکھی گئی، اور اس نظریے کی حفاظت کے ہَراوَل دَستے کا فریضہ ان اداروں نے انجام دیا جنہیں ہم ”مدارسِ دینیہ“ کے نام سے جانتے ہیں۔

وطن کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ

جب ہم یومِ آزادی کے موقع پر وطن کی ترقی، سلامتی اور خوشحالی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے عسکری اور انتظامی ادارے، کسان، مزدور، صنعت کار، اساتذہ اور دیگر قومی اداروں کی خدمات ضرور آتی ہیں، لیکن ایک ایسا طبقہ بھی ہے جس نے خاموشی کے ساتھ نسل در نسل اس ملک کے نظریاتی وجود کی حفاظت کی ہے۔ یہ طبقہ مدارسِ اسلامیہ کا ہے۔ اگر پاکستان جسم ہے تو اس کی روح اسلام ہے، اور مدارس اس روح کی آبیاری کرنے والے مراکز ہیں۔ اسی لیے یہ کہنا مبالغہ نہیں کہ ”وطن کی رونق مدارس سے ہے۔“

اس رونق یعنی مدارس کا دائرۂ فکر، اخلاق، تعلیم، دعوت، خدمت، اتحاد، برداشت، کردار سازی، رفاہِ عامہ اور قومی استحکام تک پھیلا ہوا ہے۔ مدارس نے ہر دور میں امت کو علماء، ائمہ، خطباء، مفسرین، محدثین، مفتیانِ کرام، معلمین اور مبلغین عطا کیے، جنہوں نے پورے معاشرے کی فکری و اخلاقی تعمیر کی ذمہ داری سنبھالی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

برصغیر میں دینی تشخص کے محافظ

برصغیر کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مدارس کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ جب سیاسی اقتدار مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور غیر مسلموں نے مسلمانوں کی دینی، تعلیمی اور تہذیبی شناخت کو مٹانے کی منظم کوشش کی تو انہی مدارس نے ایمان کی شمع کو بجھنے نہیں دیا۔ غیر اسلامی نظامِ تعلیم مسلمانوں کو اپنی تہذیب سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا، ایسے میں مدارس نے قرآن و حدیث، فقہ، عربی ادب اور اسلامی علوم کی تدریس جاری رکھ کر مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو محفوظ رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے سنجیدہ محققین اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر مدارس کا وجود نہ ہوتا تو برصغیر کے مسلمانوں کی دینی شناخت مسخ ہو چکی ہوتی۔

تحریکِ پاکستان میں علماء و مدارس کا کردار

یہ حقیقت بھی ناقابلِ انکار ہے کہ پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں علماء اور مدارس کے کثیر اساتذہ و طلبہ نے مختلف انداز سے حصہ لیا۔ بعض نے سیاسی میدان میں قیادت کی، بعض نے عوام میں شعور بیدار کیا، بعض نے تحریکِ آزادی کی اخلاقی اور دینی بنیادیں مضبوط کیں، اور بعض نے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ ایک اسلامی ریاست ان کی دینی ضرورت ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد مدارس کی قومی خدمات

قیامِ پاکستان کے بعد مدارس کی ذمہ داری مزید بڑھ گئی۔ اب انہیں صرف دین کی حفاظت نہیں بلکہ اسلامی ریاست کے نظریاتی تشخص کو بھی محفوظ رکھنا تھا۔ چنانچہ مدارس نے ملک کے ہر کونے میں قرآن کریم کی تعلیم، حدیثِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تدریس، فقہِ اسلامی کی اشاعت، عربی زبان کی ترویج، ائمہ و خطباء کی تیاری، مفتیانِ کرام کی تربیت، دینی لٹریچر کی اشاعت اور عوام کی مذہبی راہنمائی کا عظیم سلسلہ جاری رکھا۔ اگر آج پاکستان کی لاکھوں مساجد میں اذانِ گونج رہی ہے اور نمازیں باجماعت ادا ہو رہی ہیں، جمعہ کے خطبات دیے جا رہے ہیں، رمضان المبارک میں تراویح میں قرآن سنایا جا رہا ہے، نکاح، جنازے، وراثت، زکوٰۃ، حج اور دیگر دینی معاملات میں شرعی رہنمائی فراہم کی جا رہی ہے تو اس کے پیچھے مدارس ہی کی شبانہ روز محنت کار فرما ہے۔

غریب اور محروم طبقات کا تعلیمی سہارا

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ مدارس نے ہمیشہ معاشرے کے محروم طبقات کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کیے ہیں۔ ہزاروں ایسے بچے، جو غربت کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے، مدارس میں رہائش، خوراک، لباس اور تعلیم کی سہولیات حاصل کر کے معاشرے کے مفید افراد بنتے ہیں۔ اس اعتبار سے مدارس صرف تعلیمی ادارے نہیں بلکہ ایک عظیم سماجی فلاحی نظام بھی ہیں، جو لاکھوں خاندانوں کا سہارا بنے ہوئے ہیں۔ اگر یہ ادارے نہ ہوں تو بے شمار باصلاحیت نوجوان تعلیم سے محروم رہ جائیں۔

عصرِ حاضر میں مدارس کی اہمیت

عصرِ حاضر میں جب دنیا مادیت، اخلاقی انتشار، خاندانی نظام کی کمزوری، منشیات، فحاشی، انتہا پسندانہ انفرادیت اور روحانی بے چینی جیسے مسائل کا شکار ہے، مدارس انسان کو اس کے رب سے جوڑنے، اخلاق سے آراستہ کرنے اور زندگی کو مقصد عطا کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ وہ یہ پیغام دیتے ہیں کہ ترقی صرف ٹیکنالوجی سے نہیں بلکہ اخلاق سے بھی ہوتی ہے، خوشحالی صرف دولت سے نہیں بلکہ کردار سے بھی حاصل ہوتی ہے، اور آزادی صرف سیاسی خودمختاری کا نام نہیں بلکہ فکری و روحانی آزادی بھی اس کا لازمی حصہ ہے۔

یومِ آزادی اور مدارس کو خراجِ تحسین

اسی لیے جب ہم یومِ آزادی کے موقع پر پاکستان کی تعمیر و ترقی کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ان اداروں کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیے جنہوں نے خاموشی سے اس وطن کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی، نئی نسل کے ایمان کی آبیاری کی، قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کیا، مساجد کو آباد رکھا، عوام کی دینی راہنمائی کی، اور اسلامی تہذیب کے چراغ کو روشن رکھا۔

مدارس اور فلاحی خدمات

پاکستان کے بے شمار مدارس ایسے ہیں جو یتیم بچوں کی کفالت،

مستحق طلبہ کی تعلیم، غریب خاندانوں کی امداد، رمضان المبارک میں راشن کی تقسیم، قربانی کے گوشت کی تقسیم، اجتماعی افطار، قدرتی آفات کے متاثرین کی امداد اور دیگر رفاہی منصوبوں میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

سیلاب، زلزلے، وبائی امراض یا دیگر قومی آفات کے مواقع پر مدارس کے اساتذہ اور طلبہ نے ہمیشہ رضاکارانہ خدمات انجام دی ہیں۔ انہوں نے متاثرین کی امداد، خوراک کی فراہمی، عارضی رہائش، طبی کیمپوں میں معاونت اور عوام کی اخلاقی و روحانی دلجوئی میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اس طرح مدارس صرف علم کے مراکز نہیں بلکہ خدمتِ انسانیت کے مراکز بھی ہیں۔

مدارس کی دنیا میں دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کا ایک خاص مقام ہے جنہوں نے ہمیشہ ایسی نسل کی تربیت پر توجہ دی ہے جو دینی علوم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے وطن سے محبت کرنے والی، قانون کا احترام کرنے والی، معاشرے کے لیے مفید اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو۔ ان اداروں میں طلبہ کو ابتدا ہی سے یہ شعور دیا جاتا ہے کہ وطن سے محبت، معاشرے کی بھلائی، امن و امان کا قیام، عوامی حقوق کا احترام اور ملکی قوانین کی پابندی ایک ذمہ دار شہری کی بنیادی صفات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان تعلیمی اداروں سے ہمیشہ تعمیرِ وطن، ترقیِ وطن، قومی وحدت اور معاشرتی استحکام کا مثبت پیغام سامنے آیا ہے۔

قدرتی آفات میں ان کے طلبہ، اساتذہ اور علماء ہمیشہ خدمتِ خلق کے جذبے کے ساتھ پیش پیش رہے ہیں۔ سیلاب، زلزلہ اور دیگر آفات کے دوران امدادی سرگرمیوں میں شرکت، متاثرین تک راشن، ضروری سامان اور دیگر امدادی اشیاء پہنچانا، بحالی کے مختلف مراحل میں تعاون کرنا اور متاثرہ خاندانوں کی دلجوئی کرنا ان خدمات کا روشن باب ہے۔ اسی طرح تھیلیسیمیا سمیت دیگر مریضوں کے لیے خون کے عطیات کی مہمات میں بھی دعوتِ اسلامی کے وابستگان اور طلبہ و اساتذہ بھرپور انداز میں حصہ لیتے رہے ہیں، جس سے انسانی جانوں کو بچانے کے اسلامی جذبے کی عملی تصویر سامنے آتی ہے۔

اس کے علاوہ شجرکاری، عوامی آگاہی، اخلاقی اصلاح، امن و امان کے فروغ اور دیگر سماجی خدمات میں بھی دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ سے وابستہ طلبہ و اساتذہ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

مدارس کے بارے میں بعض غلط فہمیوں کا علمی جائزہ

بدقسمتی سے بعض نادان لوگوں میں مدارس کے بارے میں ایسی آراء بھی پائی جاتی ہیں جو محدود مشاہدے، جزوی معلومات یا منفی پروپیگنڈے پر مبنی ہوتی ہیں۔ کسی بھی ادارے یا طبقے کے بارے میں رائے قائم کرتے وقت انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ اس کی مجموعی خدمات کو سامنے رکھا جائے۔

اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جیسے ہر شعبۂ زندگی میں بہتری کی گنجائش موجود ہوتی ہے، اسی طرح مدارس بھی وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے انتظامی، تعلیمی اور تحقیقی نظام میں مزید ترقی کر سکتے ہیں۔ تاہم یہ اصلاح باہمی تعاون، خیر خواہی اور مثبت انداز سے ہونی چاہیے، الزام تراشی یا بداعتمادی سے مثبت نتائج ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔

روشن پاکستان کی ضمانت

پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، جسے بے شمار قربانیوں، دعاؤں اور جدوجہد کے بعد حاصل کیا گیا۔ یومِ آزادی ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وطن کی محبت صرف نعروں اور تقریبات کا نام نہیں بلکہ اس نظریے کی حفاظت بھی وطن سے محبت کا لازمی تقاضا ہے جس کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا۔

آیئے! اس یومِ آزادی پر ہم یہ عہد کریں کہ ہم پاکستان کی ترقی، استحکام اور نظریاتی شناخت کے تحفظ کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کریں گے، علماء اور مدارس کی علمی و تربیتی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے، قومی وحدت کو فروغ دیں گے، اختلاف کے بجائے اتفاق، نفرت کے بجائے محبت اور انتشار کے بجائے اتحاد کو اپنا شعار بنائیں گے۔

Go To Index

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 مولانا نبیل احمد (متخصص فی الفقہ، استاد، الحمد انسٹیٹیوٹ آف سائنس، ٹاؤن شپ، لاہور): ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت دلچسپ مضامین کا مجموعہ ہوتا ہے، اس کا مطالعہ جہاں انسان کی روحانی راہنمائی کرتا ہے وہیں اس کو فکری اور نظریاتی اساس بھی فراہم کرتا ہے، اس کا مطالعہ روح کی تازگی، آنکھوں کے سرور اور علم میں اضافے کا سبب ہے۔

متفرق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں سب سے پہلے **بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ** پڑھتا ہوں، اس سے مزہ دوبالا ہوجاتا ہے۔ (احمد رضا، سرائے عالمگیر، پنجاب) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایک بہت اچھا میگزین ہے، اس کے پڑھنے سے بہت سی اسلامی معلومات حاصل ہوتی ہے، دعوتِ اسلامی نے یہ بہت اعلیٰ کام کیا ہے کہ گھر بیٹھے علمِ دین سیکھنے کا موقع فراہم کیا جارہا ہے۔ (قدیر کیانی، گوجر خان، پنجاب) 4 ماشآءَ اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ راہِ علم کے متلاشیوں کے لیے علم کا خزانہ ہے۔ (محمد آصف، اسلام آباد) 5 دعوتِ اسلامی کا شائع کردہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ انتہائی معلوماتی اور علم میں اضافہ کرنے والا میگزین ہے۔ (محمد صہیب، لیہ پنجاب) 6 جن چیزوں کے بارے میں علم نہیں ہوتا تھا ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کی برکت سے ان کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوجاتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ (زین عطاری، شیخوپورہ، پنجاب) 7 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت زیادہ پسند ہے، پورے مہینے اس کا انتظار رہتا ہے کہ اگلا ماہنامہ کب آئے گا۔ (بنتِ عبد الرحمٰن، بھورے والا، پنجاب) 8 الحمدُ للہ ماہنامہ فیضان مدینہ کے مطالعہ سے بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، جو غلط فہمیاں ہوتی ہیں وہ **امیرِ اہلِ سنت کے ملفوظات** اور **دارُ الافتاء اہلسنّت کے سوال جواب** سے ختم ہوجاتی ہیں، یہ میگزین بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے لیے بھی بہت فائدہ مند ہے۔ (بنتِ منظور عطاریہ، طالبہ جامعۃ المدینہ گرلز، ساہیوال) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں سب کچھ ہی اچھا اور بہت اچھا ہے، اس میں روزمرہ زندگی کے ہر معاملے میں راہنمائی ملتی رہتی ہے۔ (بنتِ سلمان، کراچی) 10 ویسے تو پورا ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین کا خزانہ ہے لیکن مجھے اس میں **عبد الحبیب عطاری بھائی کا سفر نامہ** بہت اچھا لگتا ہے۔ (بنتِ احمد عطاریہ، نارووال، پنجاب) 11 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے گزارش ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں بزرگوں کے **اشعار کی تشریح** بھی شامل کی جائے کلام سمجھنے میں آسانی ہوجائے گی۔ (بنت محمد شفیق عطاریہ، گوجرانوالہ، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

Go To Index

نئے لکھاری
(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرت یونس علیہ السّلام اور قرآن

محمد شایان نوید
(مدرس جامعۃُ المدینہ فیضانِ جیلان کڑیال، لاہور)

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جس میں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے واقعات کو ہدایت اور نصیحت کے لیے بیان فرمایا گیا ہے۔ انہی برگزیدہ ہستیوں میں حضرت یونس علیہ السّلام کا ذکر بھی بڑی اہمیت کے ساتھ آیا ہے۔ آپ علیہ السّلام کو "ذوالنون" اور "صاحب الحوت" کے لقب سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السّلام کا واقعہ صبر، توبہ، دعا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا عظیم سبق دیتا ہے۔ قرآنِ مجید نے مختلف سورتوں میں آپ علیہ السّلام کا تذکرہ فرمایا تاکہ امتِ مسلمہ آزمائش میں گھبراہٹ کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔

حضرت یونس علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے شہر نینویٰ کی طرف مبعوث فرمایا۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ افراد کو توحید کی دعوت دی۔ جب قوم نے انکار کیا تو آپ علیہ السّلام ناراض ہو کر بستی سے نکل گئے۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے۔ (پ17، الانبیآء:87)

آپ علیہ السّلام کشتی میں سوار ہوئے۔ قرعہ میں آپ علیہ السّلام کا نام نکلا تو آپ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے آپ علیہ السّلام کو نگل لیا۔ مچھلی کے پیٹ کی تاریکی، سمندر کی تاریکی اور رات کی تاریکی میں آپ علیہ السّلام نے اپنے رب کو پکارا۔ یہ دعا قرآنِ مجید میں بیان ہوئی: ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ(۸۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔ (پ17، الانبیآء:87)

یہ دعا "آیتِ کریمہ" کہلاتی ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دَعْوَةُ ذِی النُّونِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِی بَطْنِ الْحُوتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ، فَاِنَّهُ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِی شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ ترجمہ: ذوالنون کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی، جو مسلمان کسی چیز کے لیے یہ دعا کرے اللہ ضرور قبول فرماتا ہے۔

(ترمذی، 5/302، حدیث:3516)

اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کی دعا قبول فرمائی اور مچھلی کو حکم

دیا کہ انہیں ساحل پر اگل دے۔ قرآن فرماتا ہے:﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ(۸۸)﴾
ترجمۂ کنز الایمان: تو ہم نے اس کی پکار سُن لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔

(پ17، الانبیآء:88)

حضرت یونس علیہ السّلام کی قوم کا انجام دوسری قوموں سے مختلف ہوا۔ جب انہوں نے عذاب کے آثار دیکھے تو سچے دل سے توبہ کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب ٹال دیا۔ ارشاد ہوتا ہے:﴿فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْیَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ اِیْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ یُوْنُسَ ؕ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو ہوئی ہوتی نہ کوئی بستی کہ ایمان لاتی تو اس کا ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا۔

(پ11، یونس:98)

سورۃ الصافات میں بھی تفصیل سے آپ علیہ السّلام کا واقعہ بیان ہوا۔ آپ علیہ السّلام کو کدو کی بیل کے سائے میں شفا دی گئی اور آپ دوبارہ اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے۔(دیکھئے: سورۃ الصفت:139-148)

حضرت یونس علیہ السّلام کا واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ مومن کبھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ﴾ کا ورد نجات کا ذریعہ ہے۔ دعوتِ دین میں جلد بازی کے بجائے صبر کرنا چاہیے۔ اور یہ کہ سچی توبہ قوموں پر سے عذاب کو بھی ٹال دیتی ہے۔ یہی قرآن کا پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

توحید کا نبوی بیان

سید اسید
(درجہ سادسہ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)

اسلام کی بنیاد توحید پر قائم ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے، اسی کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔(دیکھئے: التعریفات للجرجانی، ص51)

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی پوری زندگی میں لوگوں کو توحید کی دعوت دی اور اسے دینِ اسلام کی اصل بنیاد قرار دیا۔ قرآن و حدیث میں توحید کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے کیونکہ انسان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ صرف ایک اللہ پر ایمان رکھے۔

توحید کی دعوت اور اس کی اہمیت

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب سے پہلے لوگوں کو توحید کی تعلیم دی اور اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا ترجمہ: اے لوگوں کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔(مسند احمد، 5/423، حدیث:16023)

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ: جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔(مسلم، ص42، حدیث:136)

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واضح فرمایا کہ انسان کی نجات کا اصل ذریعہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صرف زبان سے کہنے کا نام ایمان نہیں بلکہ دل سے اس پر یقین رکھا جائے، ساتھ ہی ساتھ اس کی عبادت کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهٖ اَنْ يَعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ

وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ (بخاری، 2/270، حدیث: 2856)

اس حدیثِ مبارکہ میں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے توحید کی اصل حقیقت کو نہایت آسان انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان صرف اسی کی عبادت کرے، اسی سے دعا مانگے، اسی پر بھروسہ کرے اور اپنی تمام عبادات کو خالص اسی کے لیے انجام دے۔

شرک کی مذمت اور اس سے بچنے کی تاکید

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شرک سے بھی سختی کے ساتھ منع فرمایا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا گیا سب سے بڑا گناہ اللہ کے نزدیک کونسا ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ ترجمہ: یہ کہ تم اللہ کے لیے کسی کو ہم پلہ ٹھہراؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔

(دیکھئے: بخاری، 3/166، حدیث: 4477)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید اسلام کی بنیاد ہے اور شرک سب سے خطرناک گناہ ہے۔ انسان جب کسی اور کو اللہ کے برابر سمجھے یا عبادت میں کسی کو شریک کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم حق کو پامال کرتا ہے۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں بار بار شرک سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

توحید پر قائم رہنے کی فضیلت

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے توحید پر قائم رہنے کی بڑی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے۔ ایک آدمی نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! واجب کرنے والی دو باتیں کون سی ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا، اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہوئے مرا، وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

اس حدیث میں توحید کو جنت کا راستہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ توحید انسان کے عقیدے کو پاک کرتی ہے اور بندے کا تعلق اپنے رب کے ساتھ مضبوط بناتی ہے۔ جب انسان صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، اسی کی عبادت کرتا ہے اور ہر حال میں اسی پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے۔

آخر میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توحید اسلام کی روح اور بنیاد ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو اللہ کی وحدانیت سمجھائی اور شرک سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ خالص توحید پر قائم رہے اور اپنی عبادت کو صرف اسی کے لیے خالص کرے۔ یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راستہ ہے۔

مطالعہ میں لغت کی ضرورت و اہمیت

محمد نعمان
(درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ گلزار حبیب سبزہ زار لاہور)

مطالعہ انسان کی ذہنی نشو و نما، علم میں اضافے اور شخصیت کو نکھارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ کتابیں انسان کی سب سے اچھی دوست ہوتی ہیں، لیکن اس دوستی کو پائیدار اور بامقصد بنانے کے لیے ایک اور مخلص ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے، جسے ہم لغت (Dictionary) کہتے ہیں۔ مطالعہ اور لغت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بغیر لغت کے مطالعہ ایسا ہی ہے جیسے

کوئی مسافر بغیر رہنما یا نقشے کے کسی انجان شہر کی سیر کو نکل پڑے۔

مطالعے کے دوران لغت کی ضرورت کیوں؟

جب ہم کسی کتاب، اخبار یا مضمون کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمارا واسطہ بہت سے ایسے الفاظ سے پڑتا ہے جو ہمارے لیے نئے یا مشکل ہوتے ہیں۔ ایسے میں مطالعے کا تسلسل برقرار رکھنے اور مصنف کے اصل پیغام کو سمجھنے کے لیے لغت کی اہمیت درج ذیل وجوہات کی بنا پر بڑھ جاتی ہے:

1 مفہوم کی درست تفہیم:

مطالعے کا اصل مقصد کتاب میں لکھے گئے خیالات کو سمجھنا ہوتا ہے۔ اگر ہم کسی مشکل لفظ کا معنی جانے بغیر آگے بڑھ جائیں، تو پورے جملے یا پیراگراف کا مفہوم بدل سکتا ہے یا مبہم رہ جاتا ہے۔ لغت ہمیں لفظ کا بالکل درست مطلب بتا کر مصنف کے ذہن تک ہماری رسائی ممکن بناتی ہے۔

2 ذخیرۂ الفاظ میں وسعت:

دورانِ مطالعہ جب بھی کوئی نیا لفظ سامنے آئے اور ہم لغت کی مدد سے اس کا معنیٰ دیکھ لیں، تو وہ لفظ ہمیشہ کے لیے ہمارے دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس طرح مسلسل مطالعے اور لغت کے استعمال سے انسان کا اپنا ذخیرۂ الفاظ وسیع ہو جاتا ہے، جو آگے چل کر اس کی اپنی تحریر اور گفتگو میں جھلکتا ہے۔

3 تلفظ اور املا کی درستی:

بہت سے الفاظ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم پڑھ تو لیتے ہیں لیکن ان کا درست تلفظ نہیں جانتے، خاص طور پر اردو زبان میں جہاں اعراب (زبر، زیر، پیش) بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے۔ لغت مطالعہ کرنے والے کو الفاظ کا صحیح تلفظ اور درست املا سکھاتی ہے۔

4 ادبی چاشنی اور باریکیوں کو سمجھنا:

شاعری، فلسفہ یا اعلیٰ درجے کے نثری ادب کا مطالعہ کرتے وقت الفاظ کے ظاہری معنیٰ کے علاوہ ان کے مجازی یا اصطلاحی معنیٰ جاننا ضروری ہوتا ہے۔ ایک جامع لغت لفظ کے مختلف پہلوؤں اور محاوراتی استعمال کو واضح کرتی ہے، جس سے مطالعے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

لغت سے دوری کے نقصانات

جو لوگ مطالعہ کرتے وقت لغت کا استعمال نہیں کرتے، وہ اکثر کتاب کے متن کا غلط مطلب نکال بیٹھتے ہیں۔ لغت سے دوری کی وجہ سے انسان کی معلومات سطحی رہ جاتی ہیں اور وہ زبان کی خوبصورتی اور اس کی گہرائی سے محروم رہتا ہے۔ ایسے قارئین کا مطالعہ محض وقت گزاری بن کر رہ جاتا ہے، اس سے حقیقی علم حاصل نہیں ہوتا۔

جدید دور اور ڈیجیٹل لغت کا فائدہ

پرانے وقتوں میں مطالعے کے دوران بھاری بھرکم لغات (ڈکشنریز) ساتھ رکھ کر بیٹھنا اور الفاظ ڈھونڈنا ایک مشکل کام لگتا تھا، جس سے بعض اوقات مطالعے کا ربط ٹوٹ جاتا تھا۔ لیکن آج کے ڈیجیٹل دور نے یہ مشکل حل کر دی ہے۔ اب اسمارٹ فونز میں اردو اور انگلش کی بہترین لغات ایپلی کیشنز کی صورت میں موجود ہیں۔ مطالعہ کرتے ہوئے جیسے ہی کوئی مشکل لفظ آئے، محض چند سیکنڈز میں اس کا معنی اسکرین پر دیکھا جا سکتا ہے، جس نے مطالعے کے عمل کو مزید آسان اور تیز بنا دیا ہے۔

یاد رکھیے! لغت صرف علمِ زبان کے ماہرین کے لیے نہیں، بلکہ ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے جو مطالعے کا شوق رکھتا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا مطالعہ محض کتاب کے صفحات پلٹنے تک محدود نہ رہے، بلکہ ہمارے علم اور شعور میں حقیقی اضافہ کرے، تو ہمیں مطالعے کے دوران لغت کو اپنا مستقل رفیقِ سفر بنانا ہو گا۔

Go To Index

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 702 مضامین کے مؤلفین

مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: ابنِ صفدر، غلام عباس عطاری، غلام طٰہٰ، صلاح الدین عطاری، ابو مجتبیٰ محمد حمزہ عطاری، ابو معاویہ محمد شہریار عطاری، احتشام رضا عطاری، احمد رضا بن اعجاز، احمد رضا عطاری بن اجمل، احمد رضا عطاری بن جام محمد، احمد صابر عطاری، احمد مرتضیٰ عطاری، ارباز خان، اریب بن یامین، اسد عبد الستار، اظہار علی، تنویر بن سرور، جاوید علی، جمال مرتضیٰ عطاری، جنید رضا، حارث شفیق، حافظ محمد حذیفہ، حافظ محمد مصطفٰی عطاری، حافظ یاسر عطاری، حذیفہ مغل، حسان رضا بن کاشف شہزاد، حسن رضا عطاری، حسنین رضا، حماد عطاری، ذیشان سعید احمد، ذیشان علی، سجاد علی، سمیع اللہ عطاری، سید احمد رضا، سید دلدار حسین، سید شبیر حسین شاہ، سید عبد اللہ شاہ، سید محمد حسنین رضا الحق، سید محمد قاسم، سید اسید بن شفیق، شاہد علی عطاری، شریف اللہ عطاری، شہباز قادر، شہزاد احمد، شہزاد رسول عطاری، شیر زمان عطاری، ظفر اللہ، عاطف مجتبیٰ، عبد الرسول، عبد الباسط عطاری، عبد الحمید عطاری، عبد الرحمٰن (درجہ خامسہ)، عبد القادر، عبد الوحید عطاری، عبد الرحمٰن عطاری (درجہ ثانیہ)، عبد اللہ عطاری بن خلیل احمد، عبد المجید، عتیق رضا، عثمان بن لقمان، عثمان علی، علی بخش عطاری، علی حسن بن مظہر عباس، علی حسن بن جان محمد قادری، علی رضا بن محمد نوید، علی عثمان، عمر فاروق بن اکبر علی، عمران عطاری، عمیر احمد بن عبد المالک، محمد حسنین علی، غلام سرور، غلام مرتضیٰ، غلام نبی بن رضا محمد، فراز احمد، فضل عباس قادری، فیضان احمد عطاری، قربان علی محمد مبین، اللہ بخش عطاری، ماجد علی عطاری، مجیب الرحمٰن، محسن سراج، محمد ابرار علی، محمد اسماعیل بن فرقان، محمد اسماعیل عطاری بن نازک حسین، محمد اطہر علی، محمد اعجاز عطاری، محمد اکمل بن محمد اکرم، محمد انیس حنیف، محمد انیس فخر، محمد اویس بن محمد قاسم، محمد اویس رضا بن صداقت علی، محمد ایاز عطاری، محمد آصف عطاری، محمد بلال، محمد تنویر احمد عطاری، محمد جمشید، محمد حامد رضا، محمد حسان رضا (درجہ خامسہ)، محمد حسان رضا بن غلام شبیر، محمد حسان عطّاری (درجہ ثانیہ)، محمد حسن بن غلام مجتبیٰ، محمد حسن رضا بن فضیل رضا، محمد حسنین رضا قادری، محمد حماد رضا عطاری، محمد حمزہ رضا، محمد حنظلہ بن محمد سجاد، محمد رفیق بن ذو الفقار علی، محمد رمضان، محمد زاہد رضا عطاری، محمد زید، محمد زین احمد، محمد زین العابدین عطّاری، محمد سانول یار عطاری، محمد سبطین رضا عطاری، محمد سعد، محمد سعد عمران، محمد سلمان بن اسماعیل، محمد سلمان بن رستم، محمد شعیب، محمد شیراز رضا عطّاری، محمد شیر خان، محمد صدام، محمد طلال عطاری، محمد عبد اللہ، محمد عبد اللہ اسلم، محمد عمر اختر، محمد عمر فاروق، محمد عمیر جاوید، محمد فیصل رضا، محمد لقمان، محمد مبین عطاری، محمد محبوب بن عبد الرحیم، محمد محمود اکرم، محمد منعام عطاری، محمد نعمان بن محمد امین، محمد نعمان امداد عطاری، محمد نعیم بن سرفراز احمد، محمد ہارون عطاری، محمد یونس عطاری، محمد اشفاق بن محمد صالح، مدثر طارق، مدنی رضا، مستنصر اسماعیل عطاری، مظہر حسین، محمد بلال رضا، نذیر احمد عطاری، نعمت اللہ، نعیم اکرم عطاری، نوید احمد، وحید اللہ، وزیر احمد چشتی، وقاص، یاسر علی بن احمد بخش۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عثمان غنی کراچی:** میر علی مراد جان، سید محمد ارسلان قریشی عطاری، محمد اکمل عطاری، محمد کیف عطاری، ابو صَفی محمد علی، حافظ محمد نعیم عطاری، احتشام جنید، احمد رضا بن محمد علی، احمد رضا بن مقبول حسین، احمد رضا بن کامران، احمد رضا بن افضل عطاری، احمد رضا قادری عابد حسین، احمد رضا ہاشمی، اسرار احمد، اورنگزیب، ثناء اللہ، جواد محمد عارب، حسن رضا بن محمد آصف، حسن رضا عطّاری بن محمد صدیق، حماد اسجد، حمزہ عباسی، خادم حسین، دلبر علی، رضوان شاہد، ریحان رضا، زکی الدین عطاری، سفیان رضا، سمیع اللہ عطاری، سہیل احمد، سید اویس شاہ، سید فضیل احمد، سید کونین حیدر، شاہد رضا ابنِ انعام، ضیاء المصطفیٰ قادری، عبد الرشید، عبد السمیع، عبد الباسط، عبد الرحمٰن بن محمد سعید، عبد الرحیم بن ذو الفقار، عبد القادر بن وسیم احمد، عبید رضا عطاری، عدنان اویسی عطاری، عصمت اللہ ستی، علی عباس بن محمد منظور، عمران علی، عمیر بن محمد نصیر، عمیر رضا بن محمد اسماعیل، غلام فرید، غلام مرتضیٰ، فراز عزیز پنہور، فضیل الٰہی، فہیم احمد، محبوب عالم، محمد احتشام، محمّد حسنین، محمّد فیض بن محمد جمیل، محمّد نعمان، محمد احتشام، محمد ارسلان بن عرفان، محمّد اسلام، محمد اسلم بن شاہ نواز، محمد اکمل عطاری، محمد الیاس ریاض، محمد امین، محمد اویس خلیل، اویس رضا فدا حسین، محمد اویس شبیر، محمد اویس عابد، محمد آفتاب، محمد بلال اعجاز، محمد بلال ثوبان، محمد تعظیم عطاری، محمد جنید چشتی عطاری، محمد جہانزیب، محمّد حذیفہ بن عمر الدین، محمد حذیفہ صدیقی، محمد حسنین رضا، محمد حنظلہ حنیف، محمد خزیمہ مغل عطاری، محمد رضوان ظفر، محمد سعد نعیم، محمد سلمان، محمد شہباز اعجاز، محمد طلحہ طاہر، محمد عرفان بن فیض محمد، محمد عفان، محمد علی عطاری بن عبد الجبار عطاری، محمد عمر فاروق، محمد عمیر عرفان، محمد فرحان عطاری، محمد فضل بن اقبال احمد، محمد فیض جمیل، محمد فیضان عطاری، محمد لعل، محمد مامون صدیقی، محمد مبشر، محمد نعمان نعیم، محمد نعیم رضا عطاری، محمد نوریز، وقاد صدیق، ملک احسان، مہتاب احمد سعیدی، نعیم بن نذر حسین، نور الحق، یامین حسین۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان بغداد کراچی:** احسن رضا، احمد رضا بن محمد ذیشان، احمد فہیم عطاری، اسد عارف، اکرم احمد عطّاری، انس احمد رضا، آفتاب احمد، حافظ محمد حسین، حامد خان نقشبندی عطاری، ذاکر حسین، زین العابدین عطّاری، ساجد علی عطاری، سدھیر احمد، سید زوہیب علی شاہ، سید محمد عزیر، عبد القادر، عبد الخالق، عبد الرؤف، عبد اللہ خان، عبد المقیم، عبید رضا، علی حسن عطاری، علی نواز، محمد ابرار عطاری، محمد اسحاق، محمد افضال، محمد حارث، محمد حسان یوسف، محمد حسن اعوان، محمد حیدر علی عطاری، محمد ذیشان، محمد زبیر عطاری، محمد سمیع عطاری، محمد عثمان رضا، محمد عرفان، محمد عرفان ابراہیم، محمد عرفان عبد المجید، محمد علی، محمد فضیل ساگر، محمد مزمل، محمد مزمل باروی، محمد ندیم عطاری، محمد ہلال رضا عطاری، محمد یوسف قریشی، مرزا عزیر بیگ، نجب الدین، نصیر بن احمد، نصیر احمد بن محمد وارث، نیاز علی، واسق بن عابد، وقار احمد عطّاری، شان بن اللہ بچایا۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوث اعظم کراچی:** محمد عاقب

Go To Index

عطّاری، احمد رضا بن غلام شبیر، آبدار احمد، بلال بن محمد اشرف، دل جان رضا، ذیشان وزیر عطاری، سائیں ڈنو بن شمس الدین، سراج الدین، سید حمزہ، شکیل احمد، شاہین رضا قادری، الطاف حسین، ظفر اللہ، عبد الوحید عطاری، علی نواز عطاری، عمیر احمد بن زاہد حسین، غلام دستگیر رضوی، غلام محمد، فراز احمد، فہیم بن عبد الغفار، فیاض احمد، کریم بخش، محمد انیس عطاری، محمد حارث، محمد حسنین حیدر، محمد حسین، محمد ذیشان، محمد رضا عطاری، محمد ساجد، محمد شریف، محمد شہزاد، محمد طٰحٰہ جاوید، محمد قاسم رضا، محمد کاشف رضا عطاری، محمد نور بن غلام صدیق، شہریار علی عطاری، نعمان رضا، نور محمد بن حاجی خان، نوید بن نور محمد۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی لاہور:** احمد رضا بن محمد اکرم، ارسلان حسن عطاری، اکرام طفیل، اویس ارشد، آصف شوکت علی، حافظ خرم شہزاد، دانش عطاری، زین العابدین عطاری، زین علی عطاری، سلامت علی، شرافت علی عطاری، عبد الرحمٰن عطاری، عبد اللہ بن ریاض عطاری، علی اکبر، علی حمزہ، علی حیدر عطاری، علی رضا عطّاری بن نذیر احمد، فاحد علی عطاری، فیضان حیدر، محمد ارسلان سلیم، محمد آصف اللہ رکھا، محمد جمیل عطاری، محمد زین ذوالفقار، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد شعبان عبد الغفور، محمد عاطف عطاری، محمد عدنان رضا عطاری، محمد نعیم جمیل، وقار حسین عطّاری احمد رضا بن محمد شاہد۔ **جامعۃُ المدینہ ٹاؤن شپ لاہور:** عبد الباسط، احمد بلال عطاری، توصیف رضا عطاری، علی احمد بن شہباز، فیضان علی، محمد شہزاد عطاری، حافظ محمد ہارون، سید نور العلی، علی احمد عطاری، علی رضا عطاری بن بشارت علی، فیضان علی نوری، محمد احمد بن محمد احسان، محمد حسیب، محمد مومن خان، یوسف نوید۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان جیلان کڑیال رائیونڈ:** محمد عثمان عطّاری، احمد رضا عطاری، محمد اشفاق بن محمد عباس، محمد عثمان عطاری، محمد عرفان، محمد شایان نوید، محمد لوط، احمد رضا، ارسلان، شعیب جاوید، عبد الباسط عطاری، محمد عرفان، محمد عثمان رمضان، محمد عثمان صدیق عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ گلزار حبیب لاہور:** احمد سبحانی، ابو بکر شہزاد، اسد علی، طلحہ بن رمضان، ظہیر عباس، علی رضا بن نذر محمد، محمد مصطفٰی محمود، ابراہیم عطاری، حافظ افنان مشتاق، حافظ اویس، حافظ محمد طلحہ رضوی، حافظ محمد علی، حسنین رضا عطاری، ذوالقرنین، سعد اللہ، سلمان علی، عبد الشکور، عبد اللہ بن غلام خالق، فاروق احمد، فاروق رضا خان، فرحان مسعود، فرحان منیر، فضل الرحمٰن بلوچ، مبشر حسین، محمد احمد بن عاشق حسین، محمد اشہد رسول مدنی، محمد آصف رضا عطاری، محمد جہانگیر فاروق، محمد خلیل سجاد، محمد ذیشان رضا قادری، محمد شہیر رضا عطاری، محمد طاہر حسین، محمد عامر عطاری، محمد عبد اللہ، محمد عبد اللہ بن جلال، محمد عبید بن ناصر، محمد عتیق، محمد عدیل عطاری، محمد علی اکبر، محمد کامران شہزاد، محمد نعمان بن عبد الرزاق، نعمان مسعود بن مسعود اکرم، وقاص علی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ جمال مصطفٰی واڑہ گجراں لاہور:** محمد ارمان، غلام طٰہٰ عطاری، وقاص اسلم، امیر حمزہ عطّاری، وقاص، محمد حمزہ سلطان۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور:** محمد عثمان عطّاری، احمد رضا عطّاری بن فیاض حسین، محمد ابو بکر عطّاری، محمد عمران عطاری، محمد اسامہ عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار سلطان کے لاہور:** طاہر علی، اویس علی عطّاری، ساجد علی، منیب احمد، علی حسن، حافظ اللہ رکھا عطاری، علی حسن، محمد حمزہ رضا عطاری۔ **جامعہ شمسیہ رضویہ سلانوالی، ضلع سرگودھا:** محمد ارسلان، محمد عبد الرحمٰن اشرف۔ **متفرق جامعۃُ المدینہ:** دانیال سہیل عطاری مدنی (جامعۃ المدینہ دو میل جنڈ ضلع اٹک)، ابو اجمل فیصل مدنی (جامعۃُ المدینہ مظفر پور سیالکوٹ)، عبد الرحمٰن لیاقت علی (جمال مصطفی مومن پورہ لاہور)، عبد الرحمٰن عطاری (جامعۃُ المدینہ فیضان رضا چوہنگ لاہور)، محمد حسان عطّاری (جامعۃُ المدینہ نیو سول لائن فیصل آباد)، محمد احمد جاوید (جامعۃ المدینہ فیضانِ ضیائے مدینہ کراچی)، محمد مجتبٰی رضا عطاری (جامعۃُ المدینہ فیضان عطار سخی حسن کراچی)، محمد عبد اللہ (فیضان عطار راولپنڈی)، محمد طاہر سیالوی (محمدیہ غوثیہ سرگودھا)، علی حسن عطّاری (فیضانِ مدینہ رائیونڈ)، عبد السبحان عطاری (جامعۃُ المدینہ فیضان مشتاق کراچی)، حامد محمود رضا (پیراگون لاہور)، ابو ثوبان عبد الرحمٰن مدنی عطّاری (فیضانِ مدینہ کاہنہ لاہور)، محمد منیب الرحمٰن عطّاری (جامعۃُ المدینہ اپرمال روڈ لاہور)، محمد شہریار ظفر (جامعۃُ المدینہ فیضانِ امام اعظم گوجر خان)، ڈاکٹر محمد رفیع ازہر عطّاری (اوکاڑہ)

ان مؤلفین کے مضامین دعوت اسلامی کی ویب سائٹ https://news.dawateislami.net/ پر یکم ستمبر 2026ء تک اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے نومبر 2026ء

مقابلہ نمبر: 66

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

01 حضرت یوسف علیہ السّلام کی قرآنی صفات

02 عفو و درگزر کی نبوی تعلیمات

03 مطالعہ حواشی کی اہمیت و فوائد

+923103330935

مقابلہ نمبر: 53

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غریب و نادار صحابہ سے محبت

02 کسی کے ساتھ برا مت کیجیے

03 سہارا دینا ہے تو زندگی میں دیجئے

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 اگست 2026ء

Go To Index

ماہنامہ
بچوں کا فیضانِ مدینہ

بچوں کے لیے پیاری حدیث

پریشانیاں دور کریں

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا
نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

یعنی جو شخص کسی مسلمان کی دنیا کی کوئی پریشانی دور کرے گا، اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور فرمائے گا۔ (مسلم، ص1110، حدیث:6853)

پیارے بچّو! اس دنیا میں ہر انسان کو کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی مشکل، پریشانی یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بیمار ہو جاتا ہے، کسی پر قرض آجاتا ہے، کسی کا کوئی عزیز وفات پا جاتا ہے، کوئی غربت اور تنگ دستی کا شکار ہو جاتا ہے تو کوئی کسی اور مشکل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی ہماری مدد کرے، ہمیں تسلی دے یا ہماری مشکل آسان کرنے کی کوشش کرے تو ہمارا دل خوش ہو جاتا ہے اور اس کے لیے بہت ساری نیک تمنائیں ہوتی ہیں۔

ہمارا پیارا دینِ اسلام ہمیں صرف اپنی فکر کرنے کا نہیں بلکہ دوسروں کے دکھ درد بانٹنے کا بھی درس دیتا ہے۔ شروع میں لکھی حدیث پاک میں یہی پیغام دیا گیا ہے۔

پیارے بچّو! اگرچہ آپ ابھی چھوٹے ہیں لیکن پھر بھی بہت سے ایسے کام کر سکتے ہیں جن سے دوسروں کو راحت اور سکون ملے۔ مثلاً بیماروں کے لیے دعا کرنا، غم زدہ لوگوں کی دلجوئی کرنا، بوڑھوں کی مدد کرنا، راستہ بھولے ہوئے شخص کی راہنمائی کرنا، کسی ضرورت مند کی خبر اپنے والدین تک پہنچانا اور ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ یہ سب کام اللہ پاک کو پسند ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کی ضرورتیں پوری فرماتے اور تکالیف و پریشانیاں دور کرتے۔ چنانچہ

صحابیِ رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد شہید ہو گئے تھے اور ان پر قرض باقی تھا۔ (اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ پریشان تھے۔) وہ بارگاہ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوئے اور پریشانی عرض کی تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے کھجور کے ڈھیر کے پاس تشریف لے گئے پھر قرض خواہوں کو بلانے کا حکم دیا اور سارا قرض ادا کر دیا اور کافی کھجوریں بھی باقی بچ گئیں۔

(دیکھیے: بخاری، 2/247، حدیث:2781)

اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے صحابہ کی مالی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالے کے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

لیے بھی فکر فرمایا کرتے تھے۔

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی پریشانیاں بھی دور فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک سفر میں چند لوگوں نے ایک چڑیا کے بچے اٹھا لیے۔ جب چڑیا واپس آئی تو اپنے بچوں کو نہ پا کر بے چین ہو کر پھڑ پھڑانے لگی۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اس کی پریشانی دیکھی اور فرمایا: اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے واپس کر دو۔

(ابوداؤد، 3/75، حدیث:2675)

دیکھا آپ نے! ایک چھوٹی سی چڑیا کی پریشانی بھی ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے دیکھی نہ گئی۔

پیارے بچّو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو جانوروں پر بھی ظلم نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

پیارے بچّو! ہمیں بھی اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی مبارک سیرت سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بیمار ہو تو اس کے لیے دعا کریں۔ اگر کوئی غمگین ہو تو اسے تسلی دیں۔ اگر کوئی بوڑھا یا کمزور شخص مدد چاہے تو اس کی مدد کریں۔ اگر کسی جانور کو تکلیف پہنچ رہی ہو تو اسے بچانے کی کوشش کریں۔ اگر کسی پر کوئی مشکل آجائے تو اپنے والدین یا بڑوں کو اطلاع دے کر اس کی مدد کا سامان کریں۔

یاد رکھئے! دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرنے والے لوگ اللہ پاک کو بہت پسند ہیں۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے کام آنے، ان کی پریشانیاں دور کرنے اور اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی مبارک سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

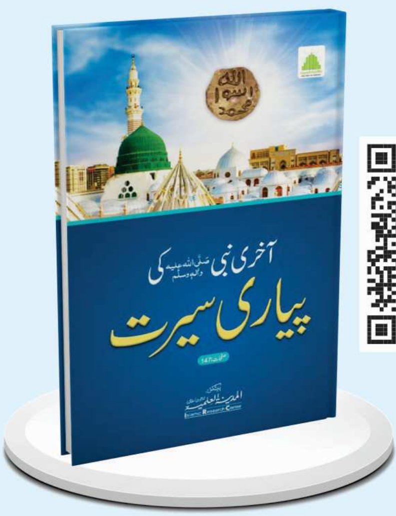

سیرت ایوارڈ (اول انعام) یافتہ کتاب
"آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیاری سیرت"

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کے لئے کتاب "سیرتِ مصطفیٰ جانِ رحمت"

ان کتب کو آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا QR-Code سے ڈاؤن لوڈ کر کے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

صرف لشکر پر بارش

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

پیارے بچو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات صرف حیرت انگیز ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے راحت، مدد اور اللہ پاک کی رحمت کے ظہور کا ذریعہ بھی تھے۔ آج ہم ایک ایسے ہی ایمان افروز معجزے کے بارے میں پڑھیں گے جو غزوۂ تبوک کے سفر میں ظاہر ہوا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہُ عنہ سے عرض کی گئی کہ ہمیں غزوۂ تبوک کے کسی اہم لمحے کے بارے میں بتایئے تو آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ہم غزوۂ عُسرت یعنی تبوک کے لیے شدید گرمی میں روانہ ہوئے تھے۔ ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ہمیں ایسی شدید پیاس کا سامنا کرنا پڑا کہ ایسا لگتا تھا جیسے جان ہی نکل جائے گی۔ اس نازک موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ پاک نے آپ کی دعاؤں میں بڑی خیر رکھی ہے، ہمارے لیے دعا فرمایئے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو؟ عرض کی گئی: جی ہاں۔ چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے۔ ابھی آپ نے ہاتھ نیچے بھی نہ کیے تھے کہ بادل نمودار ہوگئے، انہوں نے لشکر پر سایہ کرلیا اور پھر خوب بارش برسی۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے اپنے تمام برتن پانی سے بھر لیے۔ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ بارش کا بادل صرف لشکر کے اوپر تھا اور اس سے آگے (پیچھے) نہیں گیا۔

(مستدرک للحاکم، 1/384، حدیث: 582)

یہ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے کہ صرف لشکرِ اسلام پر بارش ہوئی آگے (پیچھے)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

نہ بڑھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ

◉ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و معجزے بیان کرنا صحابہ کے عمل سے ثابت ہے۔

◉ سخت ترین حالات میں بھی اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

◉ مشکل وقت میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرنا مؤمن کا ہتھیار اور بہترین سہارا ہے۔

◉ اچھے مشورے کا فائدہ بسا اوقات پورے مجمع اور جماعت کو پہنچتا ہے۔

◉ بزرگوں سے دعا کروانی چاہیے۔

◉ دعائے نبوی بارگاہِ الٰہی میں فوری طور پر قبول ہوتی ہے۔

◉ اجتماعی مشکلات کے وقت ہمیں باہمی ہمدردی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کی تکلیف سمجھنی چاہیے۔

◉ دین کی راہ میں آنے والی مشکلوں کے لیے تیار اور ثابت قدم رہنا چاہیے۔

◉ پریشانی سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

◉ اللہ پاک جب چاہے بظاہر ناممکن نظر آنے والے حالات کو آسان بنا دیتا ہے۔

◉ اسباب اختیار کرنا اور آئندہ پیش آنے والی متوقع ضروریات کا پہلے ہی بندوبست کرنا توکل کے خلاف نہیں۔

◉ اگرچہ کسی چیز کی وقتی ضرورت پوری ہو جائے مگر پھر بھی اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ آئندہ کے لیے محفوظ رکھنا چاہیے خاص کر اللہ کی نعمتوں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

1 جانوروں پر بھی ظلم نہیں کرنا چاہیے 2 میلاد کا مطلب ہے ولادت یعنی پیدائش کا ذکر 3 والدین سنتوں کو روز مرہ زندگی کا حصہ بنائیں 4 حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و معجزے بیان کرنا صحابہ کے عمل سے ثابت ہے 5 اسلام نے رحم دلی کی بہت زیادہ تعلیم دی ہے۔

◂ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

سوال 01: ہم شکل مصطفےٰ کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

سوال 02: مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کا نام بتائیے؟

◂ کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ ◂ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی "مجلس تقسیم رسائل" کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

Go To Index

حروف ملائیے!

ا	غ	ہ	م	د	ر	د	ۃ	ژ
ر	س	آ	ک	ط	ز	س	م	ر
آ	ی	ک	ا	ن	ق	ی	ش	ن
ن	ا	س	ل	ا	م	س	ر	ر
آ	ق	ر	ن	ع	ت	ا	خ	م
ق	ث	ن	ی	د	ہ	ک	ف	ی
ت	ص	ف	ت	ل	ش	ز	ی	ح
ر	ج	ص	ت	ز	ل	ھ	ن	و
خ	م	د	د	ک	ہ	ع	ت	م

رحم دلی انسان کے بہترین اوصاف میں سے ہے۔ اس کا مطلب ہے دوسروں کے ساتھ نرمی، محبت اور ہمدردی کرنا۔ رحم دل انسان ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتا ہے اور کسی کو تکلیف دینے سے بچتا ہے۔ اسلام نے رحم دلی کی بہت زیادہ تعلیم دی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پوری دنیا کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچوں، بڑوں، جانوروں بلکہ ہر مخلوق پر شفقت فرماتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری،4/100،حدیث:5997)

پیارے بچو! ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دوستوں کے ساتھ رحم دلی سے پیش آئیں، ان کی مدد کریں، ان سے جھگڑا کرنے سے بچیں اور ان کی عزت کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رحم دلی جیسی عظیم صفت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "نعت" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔
تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 مدد 2 ہمدرد 3 اسلام 4 صفت 5 نرمی۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔
(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2026ء)

نام مع ولدیت:______________ عمر:____ مکمل پتا:______________________________
موبائل/واٹس ایپ نمبر:______________ (1) مضمون کا نام:______________ صفحہ نمبر:______
(2) مضمون کا نام:______________ صفحہ نمبر:______ (3) مضمون کا نام:______________ صفحہ نمبر:______
(4) مضمون کا نام:______________ صفحہ نمبر:______ (5) مضمون کا نام:______________ صفحہ نمبر:______

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اگست 2026ء)

جواب 1:______________ جواب 2:______________
نام:______________ ولدیت:______________ موبائل / واٹس ایپ نمبر:______________
مکمل پتا:______________________________

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان اکتوبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

Go To Index

کلاس رُوم

میلاد

مولانا حیدر علی مدنی*

گرمیوں کا موسم بس اختتام کے قریب تھا تبھی کلاس روم میں زیادہ گرمی نہیں تھی بلکہ پنکھوں کی ہوا بہت بھلی لگ رہی تھی۔ بچے کافی خوش اور جوش سے بھرے نظر آرہے تھے کیونکہ آج اسکول میں میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سلسلے میں ”بزمِ میلاد“ نامی پروگرام ہونا تھا اور پرنسپل صاحب نے پہلے ہی بچوں کو بتا دیا تھا کہ جمعہ کے دن پہلے لیکچر کے بعد یہ پروگرام ہوگا جس میں شہر سے ایک بڑے عالم صاحب بیان (Speech) کے لیے بھی تشریف لارہے تھے۔

جیسے ہی پہلے لیکچر کی گھنٹی بجی **سر بلال** کلاس روم میں داخل ہوچکے تھے، کچھ بچے تو اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور کچھ باتوں میں مگن تھے جب کہ دو بچے زور زور سے گفتگو کر رہے تھے، **سر بلال** کو دیکھ کر سبھی بچے خاموش ہوگئے، ابتدائی سلام اور حال احوال پوچھنے کے بعد **سر بلال** نے ان دونوں بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: کیوں بچو! کس مسئلے پر زور و شور سے بحث جاری تھی؟

ان میں سے ایک بچے کا نام **حمزہ** تھا وہ جلدی سے کہنے لگا: سر! **عمر بھائی** پوچھ رہے تھے کہ میلاد کیسے منانا چاہیے؟

سر بلال مسکرائے: جی **عمر** بیٹا بہت اچھا سوال ہے آپ کا، چلیں پھر آج ہم اس موضوع پر بھی گفتگو کر لیتے ہیں، پھر **سر بلال** نے وائٹ بورڈ پر سب سے اوپر لکھ دیا:

میلاد کا معنیٰ و مفہوم

بچو! میلاد کا مطلب ہے ولادت یعنی پیدائش کا ذکر تو جب ہم میلاد النبی کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت مبارکہ کا ذکر کرنا۔ اس ذکر کے مختلف انداز ہوسکتے ہیں۔

پھر سر نے وائٹ بورڈ کے درمیان میں ایک لائن کھینچ کر اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور دائیں بائیں لکھ دیا:

میلاد کیسے منانا چاہیے؟

میلاد کیسے نہیں منانا چاہیے؟

اور بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے بات دوبارہ شروع کی: بچو! یقیناً میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منانا بڑی عظیم نیکی ہے لیکن بقیہ نیکیوں کی طرح ہمیں اس نیکی کو بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منانا چاہیے تو آج ہم یہ بھی سیکھیں گے کہ میلاد النبی کی خوشی منانے کا اسلامی طریقہ کیا ہے۔

پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ میلاد مناتے ہوئے ہمیں کن چیزوں سے بچنا چاہیے، پھر سر نے بائیں طرف والے حصے میں پہلا پوائنٹ لکھ دیا:

ڈھول باجے: دیکھیں بچو! پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے کہ مجھے آلاتِ موسیقی (Musical instruments) توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہے تو اب کتنی بری بات ہے کہ ہم اسی نبی کے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

میلاد کی خوشی منانے کے لیے ڈھول باجوں کا استعمال کریں۔

مسلمانوں کو تکلیف: دوسرا پوائنٹ جس کا ہم نے میلاد مناتے ہوئے خیال رکھنا ہے کہ ہمارے کسی بھی انداز سے مسلمانوں کو تکلیف نہ ہو جیسے کچھ لوگ سارا دن اسپیکروں پر اونچی آواز میں نعتیں چلائے رکھتے ہیں جس سے ظاہر ہے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہوگی، تو نعتیں سنیں گے لیکن کسی کو تکلیف دیے بغیر۔

بے ادبی: تیسری چیز جس سے بچنا ہے وہ ہے بے ادبی مثلاً میلاد کے جھنڈے، جھنڈیاں، یونہی کچھ لوگ اس موقع پر خانہ کعبہ و سبز گنبد کے ماڈل بنوالیتے ہیں تو میلاد گزرتے ہی انہیں حفاظت سے ایسی جگہ رکھ دینا چاہیے جہاں بے ادبی نہ ہو۔ ایسے ہی میلاد کی نیاز بانٹنے میں خیال رکھنا ہے کہ رزق زمین پر نہ گرے، ضائع نہ ہو بلکہ پیار سے لوگوں کے ہاتھ میں پکڑائیں۔

اب ہم آتے ہیں کہ میلاد کیسے منانا چاہیے؟

نیکیوں کا تحفہ: بچو! ہم اپنے پیاروں کی سالگرہ پر انہیں گفٹس دیتے ہیں ناں لیکن پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہمارے دنیاوی تحفوں کی تو ضرورت نہیں ہے لہٰذا ان کے میلاد کے موقع پر ہمیں انہیں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کے تحفے بھیجنے چاہئیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیث مبارک ہے کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (سننِ کبریٰ للنسائی، ص5280، حدیث:8888) تو اب میلاد کی خوشی میں پانچوں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں اور آئندہ بھی پابندی سے پڑھتے رہیں، والدین کے فرمانبردار بیٹے بن جائیں، غریبوں کی مدد کریں یقیناً پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان تحفوں سے بہت زیادہ خوش ہوں گے۔

درودِ پاک: بچو! ویسے تو روزانہ ہی کچھ نہ کچھ درودِ پاک پڑھنے کی عادت بنانی چاہیے لیکن میلاد النبی کے مہینے میں خاص طور پر اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر زیادہ سے زیادہ درودِ پاک بھیجنا چاہیے۔

سیرت النبی کا مطالعہ: بچو! سمجھانے کے لیے کہہ رہا ہوں آج ہم میں سے کوئی کسی مشہور شخصیت (Celebrity) کا بہت بڑا مدّاح (Fan) ہو تو اس کی کوشش ہوتی ہے اس کے بارے میں ساری معلومات حاصل کرے پھر کوشش ہوتی ہے اس کو کاپی کرنے کی، اس جیسے بال بنانا، لباس پہننا۔ یونہی میلاد النبی کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اس موقع پر ہم اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں، آپ کی سیرتِ مبارکہ (Blessed biography) پڑھیں اور پھر اس کی روشنی میں اپنی زندگی کو سنوار لیں، کیونکہ ہم میلاد اس لیے مناتے ہیں کہ ہمیں آپ سے محبت ہے تو اگر ہم آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت نہ پڑھیں، آپ جیسے اخلاق نہ اپنائیں، آپ کی سنتوں سے ناواقف رہیں تو یہ کیسی محبت ہوئی؟

اتنے میں بیل بج چکی تھی تو سر کہنے لگے: بچو اب قطار میں درودِ پاک پڑھتے ہوئے سب بچے ہال میں پہنچیں۔

خواتین کے لئے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

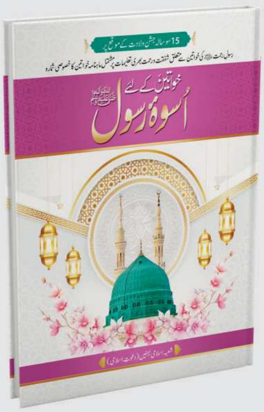

کل مضامین: 52
کل صفحات: 320
4 کلر ڈیزائننگ
A4 سائز
صرف اسلامی بہنوں کے لیے رابطہ نمبر
0317-9522226
اسلامی بھائیوں کے لیے رابطہ نمبر
0313-1139278

بچوں کو عاشقِ رسول بنائیے

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی*

اللہ تعالیٰ نے والدین کو اولاد کی دینی و اخلاقی تربیت کی عظیم ذمہ داری سونپی ہے۔ اس تربیت کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ بچوں کے دل میں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت اور عقیدت پیدا کی جائے، کیونکہ جس دل میں جتنا عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مضبوط ہوتا ہے وہ گناہوں سے اتنا ہی بچنے اور نیکیوں کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ ذیل میں بچوں کے دل میں عشقِ رسول پیدا کرنے کے چند طریقے بیان کیے جاتے ہیں:

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تعارف پیش کریں

1 شان و عظمت بیان کیجیے: بچوں کے دل میں عشقِ مصطفےٰ پیدا کرنے کے لیے ان کو بتائیے کہ ہمارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کون ہیں! نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت بیان کیجیے، بچوں کو بتائیے کہ شانِ مصطفےٰ ایسی بلند و بالا ہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السّلام، فرشتے اور ساری مخلوق آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقامِ عظمت کی معترف ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس علم، حلم، رحمت، عدل اور اخلاقِ حسنہ کا کامل نمونہ ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (1) دنیا کے ہر گوشے میں اذانوں، نمازوں اور درود و سلام کے ذریعے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر جاری ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ بے شک حضور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے، کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت اور تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔

2 بچوں کو سیرتِ رسول سنائیے: بچوں کے دل واقعات سے بہت متأثر ہوتے ہیں۔ اس لیے روزانہ یا ہفتے میں چند بار بچوں کو حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی، اخلاق، رحمت اور محبت بھرے واقعات سنائیں۔ اس حوالے سے بچوں کے لیے وہ واقعات زیادہ متأثر کُن ہو سکتے ہیں جن میں بطورِ خاص بچوں پر شفقتِ مصطفےٰ کا ذکر ہو۔ مثلاً

1 نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بطورِ تحفہ ایک برتن میں حلوا پیش کیا گیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا حلوا دیا، جب میری باری آئی اور مجھے ایک بار دینے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں اور دوں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری کم عُمری کی وجہ سے مجھے اور بھی دیا، اس کے بعد جو لوگ باقی رہ گئے تھے اُن کو دیا۔ (2)

2 حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جب میرا چھوٹا بھائی پیدا ہوا تو میں اسے حضور کی بارگاہ میں لایا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہایت شفقت و محبت سے اپنی گود میں لیا، پھر کھجور منگوائی، اپنے مبارک منہ میں چبا کر نرم کیا، جب خوب نرم ہو گئی تو میرے ننھے بھائی کے منہ میں رکھ دی۔ وہ اسے چوسنے لگا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: انصار کی کھجور سے محبت دیکھو! آپ نے اس کے چہرے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔[3]

اس کے علاوہ کئی طرح کے واقعات سیرت کی کتابوں میں موجود ہیں جن میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچائی، امانت داری، شفقت، عفوو درگزر اور جانوروں تک پر رحم کرنے کی عجیب مثالیں موجود ہیں جب بچے یہ واقعات سنیں گے تو ان کے دل خود بخود آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے بھر جائیں گے۔

مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب ”آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سیرت“ جو کہ صرف 147 صفحات پر مشتمل ہے وہ بھی پڑھ کر سنائیں اور کڈز مدنی چینل پر سلسلہ ”Life Of Mohammad“ نشر ہوتا ہے اس میں بھی نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنہری حیات کے واقعات بیان کیے جاتے ہیں یہ سلسلہ دیکھنے کی طرف بچوں کو راغب کرنا بھی مفید ہو گا۔

3 سیرتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر مشتمل کتابیں مہیا کریں:
بچوں کی عمر کے مطابق سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر لکھی گئی کتابیں، رسائل اور بچوں کی اسلامی کہانیاں گھر میں موجود ہونی چاہئیں۔ بچوں کو ایسی کتابوں کے مطالعے کی ترغیب دی جائے جن میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کے واقعات آسان زبان میں بیان کیے گئے ہوں۔ یہ مطالعہ ان کے علم میں اضافہ کرے گا اور محبتِ رسول کو مزید مضبوط بنائے گا۔

محبتِ رسول ایمان کی جان ہے

بچوں کو محبتِ رسول کی اہمیت بتائیے۔ ان کو بتائیے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔[4]

یہ حدیث اس بات کی طرف راہنمائی کر رہی ہے کہ اگر والدین اپنے بچوں کو کامل ایمان والا، بااخلاق اور نیک مسلمان دیکھنا چاہتے ہیں تو بچپن ہی سے ان کو عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلائیں۔

درودِ پاک پڑھنے کا عادی بنائیں

درودِ پاک عشقِ رسول کو بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات پر درودِ پاک پڑھنے کی عادت ڈالیے۔ اس کے لیے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ انور ہونے پر محبت کے ساتھ دُرود شریف مثلاً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھئے اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیبِ خدا پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی دُرود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، گھر کا ماحول درودِ پاک کی فضا سے معطر رکھیں۔

نعتیں اور عظمت و عقیدت بھرے کلام سنائیں

گھر میں بچوں کو ایسے نعتیہ کلام سنائے جائیں جن میں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان، محبت اور سیرت کا بیان ہو۔ نعت خوانی کی محفلیں اور خوبصورت نعتیہ کلام بچوں کے جذبات کو بیدار کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شمع روشن کرتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ نعتیہ اشعار بچوں کی ذہنی صلاحیت اور فہم کے مطابق ہوں جن کا معنیٰ و مفہوم بآسانی بچوں کو سمجھ میں آجائے، اگر کوئی مشکل شعر آجائے تو اس کا معنیٰ سمجھانے کا اہتمام کیجیے۔

سنتوں پر عمل کا اہتمام

والدین سنتوں کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں تاکہ بچے سنتیں سیکھ کر عمل کریں اور عشقِ رسول میں اضافہ ہو جیسے کھانے پینے کے آداب بتائیں، سلام کی عادت ڈالیں، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چھوٹی چھوٹی دعائیں یاد کروائیں۔

جذباتی وابستگی پیدا کریں

والدین بچوں کے سامنے مدینۂ منورہ اور روضۂ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حاضری کی خواہش کا والہانہ اظہار کریں۔ اس کے علاوہ دین، شعائرِ اسلام اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب چیزوں کا تذکرہ کریں ان کا ادب کرنا سکھائیں۔

اللہ پاک ہمیں اور ہماری اولاد کو سچا عاشقِ رسول بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ30، الم نشرح:4 (2) شعب الایمان، 5/99، حدیث:5935 (3) معجم کبیر للطبرانی، 25/118، حدیث:288 (4) بخاری، 1/17، حدیث:15۔

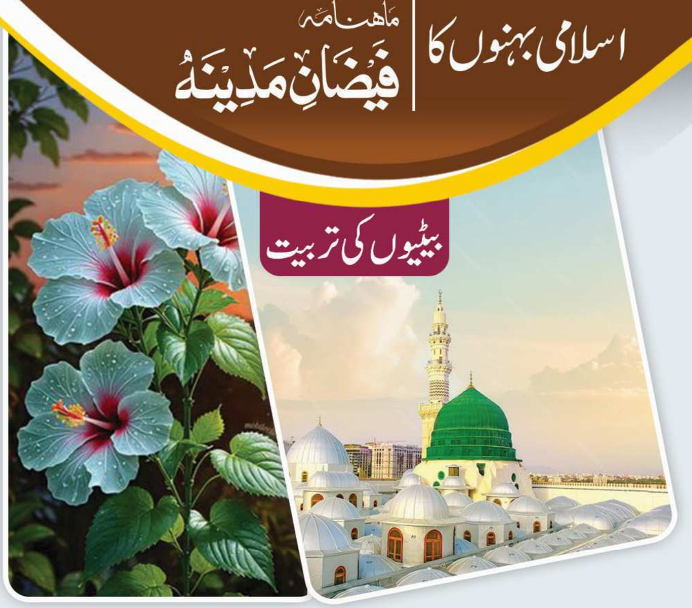

بیٹیوں کو سنّتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت دیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لیے اپنے محبوب رسول حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مبعوث فرمایا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا۔ ایک مسلمان کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ اپنے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق اور معاشرت میں سنّتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنائے۔ والدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد، خصوصاً مائیں بیٹیوں کی ایسی تربیت کریں کہ ان کے دلوں میں سنّتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت پیدا ہو، سنتوں کو سیکھنے کا شوق پیدا ہو اور سنتوں پر عمل ان کی زندگی کا حصہ بن جائے۔

آج کے دور میں والدین اپنی بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم، جدید مہارتوں اور دنیاوی آداب سکھانے کے لیے تو بہت فکر مند نظر آتے ہیں، لیکن یہ فکر نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے کہ ہماری بیٹی اسلامی تعلیمات و سنّتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتنا جانتی ہے؟ اسے کتنی سنتیں یاد ہیں؟ وہ روزمرہ زندگی میں کتنی سنتوں پر عمل کرتی ہے؟ حالانکہ اصل کامیابی سنّتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی میں ہے۔ جس گھر میں سنتوں پر عمل اور ان کا چرچا ہوتا ہے، وہاں خیر و برکت بھی نازل ہوتی ہے اور دینی ماحول بھی پروان چڑھتا ہے۔

بیٹیوں کی سنتوں کے مطابق تربیت کا آغاز بچپن ہی سے ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے والدین خود سنتوں پر عمل کرنے والے ہوں کیونکہ بچے والدین کے کردار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ اگر ماں گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتی ہے، کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں پڑھتی ہے، پردے کی پابند ہے، نرم لہجے میں گفتگو کرتی ہے، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرتی ہے تو بیٹی کے دل میں بھی انہی عادات کی محبت پیدا ہوگی۔

بیٹیوں کے دل و دماغ میں سنتوں کی عظمت اور اہمیت بھی بٹھانی چاہیے۔ انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ سنتیں محض رسم و رواج یا چند ظاہری اعمال کا نام نہیں بلکہ یہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کے وہ طریقے ہیں جن پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ جب بچیوں کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوگا کہ میں اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سنت پر عمل کر رہی ہوں، تو ان کے لیے سنتوں پر عمل آسان اور خوشگوار ہو جائے گا۔

بیٹیوں میں سنت سیکھنے کا ذوق پیدا کرنے کے لیے گھر میں باقاعدہ سنتوں کا تذکرہ ہونا چاہیے۔ روزانہ یا ہفتہ وار چند سنتیں سیکھنے کا معمول بنایا جاسکتا ہے اور روز پیش آنے والے معاملات میں ان کی یاددہانی کرائی جاسکتی ہے۔ مثلاً کھانے پینے کی سنتیں، لباس کی سنتیں، سونے جاگنے کی سنتیں، سلام کی سنتیں، والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک اور دیگر روزمرہ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

سنتوں کے بارے میں گفتگو کی جائے۔ اگر بیٹی کوئی نئی سنت سیکھ کر اس پر عمل کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اسے انعام یا تحسین کے ذریعے مزید شوق دلایا جائے۔

سنتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے مطالعے کی عادت پیدا کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ بیٹیوں کو بچپن ہی سے دینی کتب پڑھنے کی ترغیب دی جائے بالخصوص مکتبۃ المدینہ کی وہ کتابیں جن میں سنتوں، اسلامی آداب، سیرتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اسلامی اخلاقیات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، مثلاً سیرتِ مصطفےٰ، 550 سنّتیں اور آداب، جنتی زیور، آدابِ دین اور اسلامی زندگی وغیرہ کتب کا مطالعہ کروایا جائے۔

مائیں خود بھی ان کتابوں کا مطالعہ کریں اور گھر میں مطالعے کا ماحول قائم کریں۔ بچیاں جب اپنی ماؤں کو دینی کتابیں پڑھتے دیکھیں گی تو ان کے دل میں بھی کتاب دوستی اور علمِ دین کی محبت پیدا ہوگی۔

اسی طرح مدنی چینل پر نشر ہونے والے اصلاحی پروگراموں، بالخصوص "مدنی مذاکرہ" سے ان کا تعلق قائم کرنا تربیت کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس سلسلے میں مختلف دینی، اخلاقی، معاشرتی اور تربیتی موضوعات کو نہایت آسان اور دلنشین انداز میں پیش کیا جاتا ہے، جس سے بچوں اور بڑوں دونوں کو سنّتیں، آدابِ زندگی اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں قیمتی راہنمائی ملتی ہے۔ اگر گھر والے مل کر مدنی مذاکرہ دیکھیں اور پھر اس میں بیان ہونے والی باتوں پر آپس میں گفتگو بھی کریں، تو یہ بچوں کی ذہن سازی کا ایک بہترین اور مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

یہ اقدامات بیٹیوں کی دینی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ گھر میں فضول اور غیر ضروری پروگرامز کے بجائے ایسے پروگرامز دیکھنے کی عادت ڈالیں جن سے دینی معلومات، اخلاقی تربیت اور سنتوں کی محبت حاصل ہو۔

بیٹیوں کے دل میں محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بڑھانے کے لیے انہیں سیرتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے واقعات سنائے جائیں، درودِ پاک پڑھنے کی عادت ڈالی جائے، نعتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سننے اور پڑھنے کی ترغیب دی جائے اور یہ سمجھایا جائے کہ سنتوں پر عمل دراصل رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کا عملی اظہار ہے۔ جو جتنا زیادہ سنتوں پر عمل کرتا ہے وہ اتنا ہی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب ہو سکتا ہے۔

اسی طرح گھر میں سنتوں کا عملی ماحول بنایا جائے۔ مثلاً گھر میں آتے جاتے سلام، مسنون دعاؤں کا اہتمام، نماز کی اہمیت، باپردہ رہنے کی ترغیب، سادگی اختیار کرنا، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، صفائی ستھرائی، وقت کی پابندی، سچائی اور امانت داری جیسے اوصاف کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ اس طرح سنّتیں صرف کتابوں تک محدود نہیں رہیں گی بلکہ عملی زندگی میں بھی نظر آئیں گی۔

یاد رکھیں! بیٹیوں کی بہترین تربیت یہ نہیں کہ انہیں صرف دنیا میں کامیاب بنا دیا جائے بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت پیدا ہو جائے۔ اگر بیٹی سنتوں سے محبت کرنے والی، سنّتیں سیکھنے والی اور سنتوں پر عمل کرنے والی بن جائے تو وہ اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور پوری امت کے لیے خیر و برکت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

لہٰذا ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سنتوں کی تعلیم دیں، سنتوں پر عمل کی ترغیب دیں، سنتوں کی عظمت ان کے دلوں میں بٹھائیں، دینی مطالعے کی عادت پیدا کریں، مدنی چینل اور مدنی مذاکرہ دیکھنے کی ترغیب دیں، مکتبۃ المدینہ کی کتب سے وابستہ کریں اور انہیں ایسے دینی ماحول میں پروان چڑھائیں جہاں سنتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت اور اس پر عمل زندگی کا مقصد بن جائے۔ یہی تربیت دنیا و آخرت کی حقیقی کامیابی کی ضامن ہے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطّاری*

1 عورتوں کا اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بال کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورتوں کے لیے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بالوں کو کاٹنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بال کاٹ سکتی ہے، شریعت میں اس کی ممانعت نہیں۔ البتہ اگر یہ کام کسی دوسری عورت سے کروایا جائے تو پردے کا خیال رکھنا ضروری ہے یعنی ہاتھ اور گھٹنوں سے نیچے کے بال تو صاف کروانا درست ہے لیکن ٹانگوں کے بالوں میں گھٹنوں سے اوپر کے بال کاٹنے کے لیے اس حصے کو دوسری عورت کے سامنے کھولنا جائز نہیں، کیونکہ ایک عورت کا دوسری عورت کے سامنے بھی بغیر شرعی ضرورت کے اپنے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ کھولنا جائز نہیں۔ اسی طرح اس کام کے لیے کسی غیر مسلم عورت کے سامنے اعضائے ستر جیسے کلائیاں، بازو، پنڈلیاں کھولنا بھی جائز نہیں ہوگا، کیونکہ مسلمان عورت کا غیر مسلم عورت سے بھی وہی پردہ ہوتا ہے جو عورت کا ایک اجنبی مَرد سے ہوتا ہے یعنی جن اعضاء کو اجنبی مرد کے سامنے کھولنا جائز نہیں، اُنہی اعضاء کو غیر مسلم عورت کے سامنے بھی کھولنا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 مخصوص ایام میں استعمال کی گئی چیزیں دھونا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورتیں مخصوص ایام میں جو چیزیں استعمال کرتی ہیں، مخصوص ایام گزر جانے کے بعد کیا وہ چیزیں بھی دھو کر استعمال کرنی ضروری ہوں گی مثلاً بال باندھنے والی پونی، کیچر وغیرہ۔ اگر کوئی اُنہیں بغیر دھوئے استعمال کرے اور نماز پڑھے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض و نفاس کی حالت میں عورت حکمی طور پر ناپاک ہوتی ہے لیکن اس کا ظاہری جسم بدستور پاک ہوتا ہے، سوائے اُس مخصوص مقام کے جہاں خون لگا ہو کہ وہ حصہ ظاہری طور پر بھی ناپاک ہوگا۔ جب عورت کا اصل ظاہر بدن پاک ہے تو اس حالت میں وہ جو کپڑے، برتن، بستر یا دیگر اشیاء استعمال کرے، وہ محض اس کے استعمال سے ناپاک نہیں ہوں گی، بلکہ پاک ہی رہیں گی، لہٰذا بغیر ناپاکی کے اُنہیں دھونے کی کوئی ضرورت نہیں اور اُن کے ساتھ نماز درست ہوگی۔ البتہ اگر بدن، کپڑوں یا کسی اور چیز پر حیض یا نفاس کا خون لگ جائے تو وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی اور جس قدر حصہ نجاست سے آلودہ ہوا ہو، اُسے پاک کرنا ضروری ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دار الافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

3 نفل روزے میں قضا روزے کی نیت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا نفل روزے میں قضا شدہ فرض کی نیت کی جاسکتی ہے؟ مثلاً شعبان کے روزے میں کوئی عورت جس کے فرض روزے باقی ہیں وہ نفل اور قضا دونوں کی نیت کرلے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک ہی روزے میں نفل اور قضا دونوں کی اکٹھی نیت کرنا درست نہیں، اگر ایسا کیا جائے تو بھی وہ روزہ قضا ہی کی ادائیگی کا شمار ہوگا؛ کیونکہ نیت میں قضا کو نفل پر فوقیت حاصل ہوتی ہے کہ فرض ہونے کی حیثیت سے وہ اہم و مؤکد ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں ایسی عورت صرف اپنے قضا روزے کی نیت کرے اور کوشش کرکے جلد اپنے ان روزوں کو پورا کرے ورنہ اندیشہ ہے کہ اس کے نفل بھی قبول نہیں ہوں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 ناپاکی کے ایام میں آیات کو بطورِ دعا پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک خاتون کی دعا مانگنے کی یوں عادت ہے کہ وہ اپنی دعا میں عموماً آیتِ کریمہ ﴿لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۸۷)﴾، اسی طرح ﴿حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۱۷۳)﴾ اور آخر میں سورۃ الصافات کی آخری تین آیات ﴿سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (۱۸۰) وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱۸۲)﴾ پڑھتی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ خواتین کے جب ناپاکی کے دن ہوں، تو ان مذکورہ آیات کو دعا کے طور پر پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آیتِ کریمہ اور سوال میں بیان کردہ دیگر آیات دعا کے دوران خواتین اپنے مخصوص دنوں میں پڑھ سکتی ہیں یا نہیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ حالتِ جنابت، اسی طرح خواتین کو ناپاکی کے مخصوص دنوں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا ناجائز و حرام ہے، لیکن جو قرآنی آیات ذکر و ثنا یا دعا و مُناجات کے معانی پر مشتمل ہوں، ان کو ذکر و ثنا اور دعا و مناجات کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، کیونکہ ان میں نیت کی تبدیلی کی وجہ سے حکم تبدیل ہوجاتا ہے اور دعا مانگتے ہوئے عموماً ذکر و ثنا اور دعا و مناجات کے طور پر ہی یہ آیات پڑھی جاتی ہیں، لہٰذا خواتین اپنے مخصوص دنوں میں دعا مانگتے ہوئے آیتِ کریمہ ﴿لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۖ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۸۷)﴾، ﴿حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۱۷۳)﴾ اور سورۃ الصافات کی آخری تین آیات ﴿سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ (۱۸۰) وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱۸۲)﴾ دعا و ثنا کی نیت سے پڑھ سکتی ہیں اور اگر آیات کی تلاوت کی نیت ہوئی تو حرام ہے۔

نوٹ: وہ آیات کہ جن میں ذکر و ثنا کا معنیٰ نہیں پایا جاتا، ان میں نیت کی تبدیلی فائدہ نہیں دے گی، اس لیے ایسی آیات مخصوص دنوں میں ذکر و ثنا کی نیت سے بھی پڑھنے کی اجازت نہیں ہے؛ اسی طرح ذکر و ثنا اور دعا و مناجات کے معانی پر مشتمل آیات کسی مقصد کے حصول، یا کسی عمل کے لیے بطورِ وظیفہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، جیسا کہ کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے آیتِ کریمہ یا ﴿حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (۱۷۳)﴾ کا مخصوص تعداد میں وظیفہ کیا جاتا ہے، تو اس نیت سے ذکر و ثنا والی آیات بھی نہیں پڑھی جاسکتیں۔ نیز جن لوگوں کو عورت کا مخصوص حالت میں ہونا معلوم ہو، تو بہتر ہے کہ ان کے سامنے ذکر و ثنا والی آیات بطورِ ذکر و ثنا پڑھنے سے بچا جائے، کیونکہ ایسی صورت میں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ لوگ بحالتِ حیض و نفاس تلاوتِ قرآن کو جائز نہ سمجھ لیں، یا اِس پڑھنے والی عورت پر گناہ کی تہمت نہ لگادیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

پریٹوریا ساؤتھ افریقہ میں دو دن کا عظیم الشان اجتماع نگرانِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات کئے

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 16 اور 17 مئی 2026ء کو Heartfelt Arena Pretoria Gauteng South Africa میں عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان اجتماع میں ساؤتھ افریقہ، مختلف ممالک، گرد و نواح اور مختلف شہروں سے کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ تلاوت و نعت سے اجتماع کا آغاز ہوا۔ عظیم الشان اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی، اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری، حاجی خالد عطاری، نگران ملاوی مولانا عثمان عطاری مدنی اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے مختلف لینگویجز میں وقتاً فوقتاً بیانات کئے اور عاشقانِ رسول کی دینی، اخلاقی اور معاشرتی راہنمائی کی۔ بیانات میں فکرِ آخرت، اسلام اور پاکیزگی، جماعت کے ساتھ نماز کی اہمیت اور دیگر اہم موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تربیتی اجتماعات پاکستان بھر سے علمائے کرام اور مدرسین کی شرکت

یکم تا 3 جون مدرسۃ المدینہ اور 6 تا 8 جون 2026ء کو جامعۃ المدینہ کے زیرِ اہتمام دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں تین دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں پاکستان بھر سے مدارس المدینہ کے کم و بیش 7440 مدرسین و ناظمین اور جامعۃ المدینہ کے کم و بیش 3100 اساتذۂ کرام، 1750 دورۂ حدیث و تخصصات کے طلبۂ کرام اور دیگر عملہ شریک ہوا۔ اجتماعات کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک و نعتِ رسولِ مقبول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہوا۔ پاکستان بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام اور مدرسین نے مدنی مذاکرے میں شرکت کی اور شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی شرعی و معاشرتی راہنمائی سے فیض حاصل کیا۔ اجتماعات میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی، شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مَدَّظِلُّہُ العالی، رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری، رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی اور دیگر اراکینِ شوریٰ نے وقتاً فوقتاً سنتوں بھرے بیانات کئے اور شرکا کی تدریسی، انتظامی، تنظیمی و معاشرتی حوالے سے راہنمائی کی۔

حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کا 1296 واں عرس مزار شریف پر قرآن خوانی و محفل کا سلسلہ ہوا

کراچی کے علاقے کلفٹن کے مشہور صوفی بزرگ حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے 1296 ویں سالانہ عرس کے موقع پر شعبہ مزارات اولیاء کے تحت 6 جون 2026ء کو مزار شریف پر قرآن خوانی کا سلسلہ ہوا جس میں جامعۃ المدینہ کے طلبہ و اساتذۂ کرام سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اس موقع پر مزار شریف پر آنے والے زائرین کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے مختلف دینی کورسز کروائے گئے اور شرکا کو قافلوں

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

Go To Index

میں سفر کا ذہن دیا گیا۔ عرس کے دوسرے دن مزار شریف پر محفل نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں زائرین اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ محفل نعت میں مبلغ دعوتِ اسلامی فضیل عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ پر گفتگو کرتے ہوئے اولیائے کرام کی شان بیان کی۔ بعد ازاں عاشقانِ رسول نے مزار شریف پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی اور دعا کی۔

امریکہ کے مختلف اسٹیٹس میں گریجویشن سیریمنی کا انعقاد طلبہ میں تحائف اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے

امریکہ کے اسٹیٹ ٹیکساس(Texas) کے سٹی ہیوسٹن(Houston)، شوگر لینڈ(Sugarland)اور وائلی(Wylie) سمیت دوسرے اسٹیٹ ایلونائی(Illinois) کے سٹی شکاگو(Chicago) میں 17 مئی 2026ء کو دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز فیضانِ مدینہ میں الگ الگ مواقع پر شعبہ فیضان ویکینڈ اسلامک اسکول کے تحت گریجویشن سیریمنی کا انعقاد کیا گیا جس میں فیضان ویکینڈ اسلامک اسکول کے اسٹوڈنٹس سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ عاشقانِ رسول شریک ہوئے جبکہ فیضان ویکینڈ اسلامک اسکول کے ٹیچرز اور ذمہ داران دعوتِ اسلامی نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا جس کے بعد مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرے بیانات کئے۔ بیانات کے بعد شعبہ فیضان ویکینڈ اسلامک اسکول کے تحت علم دین سیکھنے والے طلبہ میں حوصلہ افزائی کے لئے تحائف اور سرٹیفکیٹ تقسیم کئے گئے۔

لاہور میں PhD اسکالرز کے لئے meetup کا انعقاد حاجی شاہد عطاری نے مدنی پھول بیان کئے

فیضانِ مدینہ، جوہر ٹاؤن لاہور میں آئے ہوئے پی ایچ ڈی (PhD) اسکالرز کے لیے میٹ اَپ (meetup) کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ اسکالرز، ریسرچرز اور ماہرینِ تعلیم نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس علمی و فکری meetup کا بنیادی مقصد جدید سائنسی و سماجی علوم کے ماہرین(PhD Scholars) اور دینی اقدار کے درمیان روابط کو مضبوط کرنا اور معاشرے کی نظریاتی و اخلاقی رہنمائی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کے کردار کو اُجاگر کرنا تھا۔ نگرانِ پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری نے شرکا کو نیکی کی دعوت دی اور انہیں اپنے ہم پلہ اور ماتحت لوگوں میں نیکی کی دعوت عام کرنے، خود بھی زیادہ سے زیادہ علم دین سیکھنے کی کوشش کرنے، سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ذہن دیا۔

مئی 2026ء میں غمزدہ خاندانوں اور بیماروں کے نام امیرِ اہلِ سنت کے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے مئی 2026ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ(اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3102 پیغامات جاری فرمائے جن میں 609 تعزیت کے، 2367 عیادت کے جبکہ 126 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لئے مغفرت اور بلندیِ درجات کے لئے دعائیں کیں۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (مئی 2026ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ مئی 2026ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: (1) عجیب آزمائش: 16 لاکھ، 97 ہزار 101 (2) دلجوئی کے فضائل: 16 لاکھ، 49 ہزار 225 (3) عقل مند باپ: 15 لاکھ، 41 ہزار 387 (4) فضول باتوں سے بچنے کی فضیلت: 10 لاکھ، 33 ہزار 284۔

Go To Index

ربیعُ الاوّل کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
5 ربیعُ الاوّل 50ھ	یومِ شہادت: نواسۂ رسول، حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "امام حسن کی 30 حکایات"
10 ربیعُ الاوّل 10ھ	یومِ وصال: شہزادۂ رسول حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1440ھ، اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 688"
12 ربیعُ الاوّل 241ھ	یومِ وصال: حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "فیضانِ امام احمد بن حنبل"
13 ربیعُ الاوّل 227ھ	یومِ عرس: مشہور ولیُّ اللہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1440ھ
14 ربیعُ الاوّل 94ھ	یومِ وصال: اسیرِ کربلا حضرت امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "ارشاداتِ امام زینُ العابدین"
14 ربیعُ الاوّل 179ھ	یومِ وصال: مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "امام مالک کا عشقِ رسول"
17 ربیعُ الاوّل 1235ھ	یومِ عرس: شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ
21 ربیعُ الاوّل 1052ھ	یومِ وصال: حضرت علّامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور 1440ھ
22/27 ربیعُ الاوّل 656ھ	یومِ عرس: محی الدین ابو نصر محمد جیلانی رحمۃ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ
ربیعُ الاوّل 12ھ	جنگِ یمامہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ ہوئی جس میں 1200 صحابۂ کرام شہید ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "فیضانِ صدیقِ اکبر، صفحہ 381 تا 390"
ربیعُ الاوّل 50ھ	وِصالِ مبارکہ: اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی جُوَیریہ رضی اللہُ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ، 1441ھ اور "فیضانِ امہاتُ المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا 1500 سالہ جشن ولادت منائیں، مطالعہ سیرت کے ساتھ

سیرتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

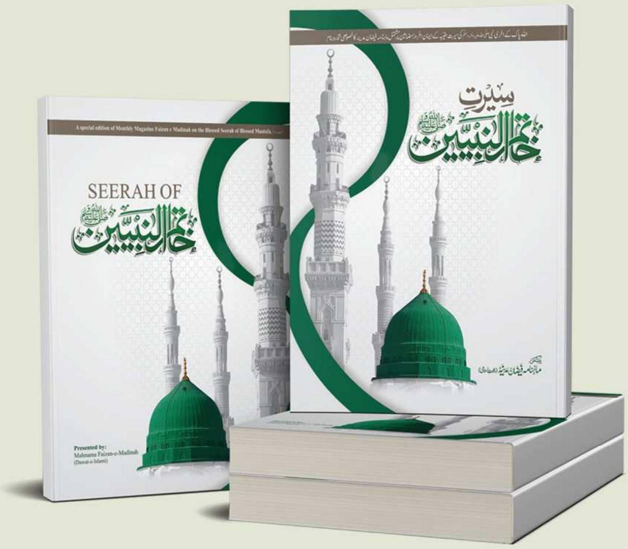

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سیرت وزندگانی ہمارے لئے کامل نمونہ ہے، جس کی آگاہی کے لیے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سیرت کا مطالعہ اَز حد ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے شعبہ **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی طرف سے 18 اہم ابواب اور 80 مضامین پر مشتمل خصوصی شمارہ بنام **"سیرتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم"** شائع کیا گیا ہے:

1. مطالعہ سیرتِ خاتم النبیین ﷺ
2. حضور سرورِ عالَم بحیثیتِ خاتم النبیین ﷺ
3. خاتم النبیین ﷺ کی آمد مبارک
4. خاتم النبیین ﷺ کے آباء واجداد
5. سیرتِ خاتم النبیین ﷺ
6. غزواتِ خاتم النبیین ﷺ
7. سیرتِ خاتم النبیین ﷺ کا تعلیمی وتربیتی پہلو
8. خاتم النبیین ﷺ کی سیرت کا معاشی پہلو
9. خاتم النبیین ﷺ کی عملی زندگی کے امتیازات
10. خاتم النبیین ﷺ کی شان وعظمت کی رفعت
11. خاتم النبیین ﷺ کے خاص امتیازات
12. خاتم النبیین ﷺ کے معجزاتی امتیازات
13. عشقِ خاتم النبیین ﷺ
14. خاتم النبیین ﷺ کی ثناخوانی
15. خاتم النبیین ﷺ اور غذائی نعمتیں
16. متعلقات واطرافِ سیرتِ خاتم النبیین ﷺ
17. سیرتِ خاتم النبیین ﷺ (بچوں کے لئے خصوصی مضامین)
18. سیرتِ خاتم النبیین ﷺ (خواتین کے لئے خصوصی مضامین)

آج ہی یہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجیے یا آن لائن منگوانے کے لیے اس نمبر پر واٹس اپ کیجیے: +92313-1139278

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔
بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

978-969-722-950-5
01130351
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net